فذکر الحبیب المن بض طیب

الحمد للہ والمنتہ کہ درین زمان سعادت اقتران ترجمہ نسخہ متبرکہ قدیمہ محققہ مستندہ
مطلع الانوار مصنفہ علامہ عارف باللہ محدث مفسر فقیہ ملا محمد نوری کاشانی قدس سرہ العزیز

موسوم بہ

سلطان التواریخ

از نتیجہ سعی موفور و تاکید اکید جناب مولوی مولینا غلام احمد صاحب سنبھلی فریدی حنفی

ترجمہ نسخہ ہذا سلیس اردو مین ۱۳۲۸ھ

محمد حسین فضل ربہ ...
ملتمسی فضل ابنی مطبع المطالع ...

اور مولوی غلام احمد صاحب نے سنبھل ضلع مراد آباد ... طبع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گو ہر حیثیت سے حمد پروردگار روزگار کے لئے اور حسن عاقبت ہر فرد پرہیزگار
کے لئے خاص ہے اور درود و سلام خاص سرور انام خاتم پیغمبران جناب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر ہے مگر کمترین بندگان بارگاہ سبحانی عفیفت نور کاشانی ہو چکا و [illegible]
اللہ تعالیٰ طرف متقصود ہے یہ کہتا ہے کہ چونکہ اس اضعف العباد کو احسان فضل باری
بچپن اور شروع جوانی سے مباحثہ علوم دینی اور مناظرہ احکام یقینی اور مطالعۂ تفاسیر
اور احادیث اور تذکرۂ تواریخ اور اخبار کی رغبت تمام اور تمنای مالاکلام عطا
فرمائی تھی۔ آغاز جوانی میں کہ سال اکیسواں تھا تقلید علمائے بزرگ مذہب حنفیہ کی
بمقتضائے شرع اور مسائل دین پروری کی اختیار کی۔ اور بہ برکت کثرت مطالعہ
تفاسیر کلام الٰہی کی محبت آل مصطفوی نے دل میں قرار پکڑا۔ اور یہ بندہ دل و جان سے
اونکا بندہ ہوگیا ایک مدت محبت نے اسپر برانگیختہ اور توجہ نے اسطرف راغب
کیا کہ کیفیت احوال سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم جو بڑی کتابوں اور چھوٹے
رسالوں میں متفرق اور جدا جدا اوراق میں مختلف نظر آئی تو حسب ترتیب دیگر

جمع کیجاے - تاکہ یادگار اہل صفا ہو بقصہ آنکہ کل الامور مرهونة باوقاتها یعنی کل کام اپنے وقتون مین رہن ہین اس رہن کے جمال کو پردۂ توقف مین رکہتا تہا جس وقت کہ دروازے سعادت کے کہلے اور فرصت ملی خدا کے فضل و کرم سے اس ارادے مین پختگی پائی اور یہ مقصود حاصل ہوا - اور قصہ حال اوس سلطان الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت طفولیت سے سفر آخرت تک اور مبدء نزول وحی کا اور اظہار نبوت کا اور اتباع اہل ایمان کا اور حسد حاسدون کا اور ایذا دشمنونکی اور عداوت قریشونکی اور غالب ہونا اونپر بوجہ فتح بلاد کے اونسے اور مغلوب ہونے دشمنونکے اور قایم کرنا دین کا ساتہ دلائل کے اور بیان جام مصائب اور سختیون کا اور بیان احوال آخرت کا قیام قیامت سے اور بعث و نشر اور حساب و حشر کا اور میزان اور صراط کا اور ذکر دخول جنت اور دوزخ کا اس ضعیف نحیف نور کاشانی نے بعد تحقیق و تصحیح روایات اور تنقیح اقوال کے کتب سلف اور تفسیر اور قرآن اور احادیث اور شرح احادیث قصص صحیحہ اور رسالہ امام منصور عبہری اور تمہید المعرفت وغیرہ سے خاص بنیت رضای باری و استرضای جباری ور انحالیکہ مطالب دنیا سے عاری ہوکر بطریقہ ایجاز و اختصار اکیس فصل پر منقسم کرکے اوسکا نام **مطلع الانوار فی ترجمہ الاثار** رکہا اور نقل عبارت مین اصلا مبالغہ نکیا تاکہ عام خلق کو اور سب کو سکہانا معانی کا اور سمجہانا معانی کا حاصل ہو شاید حق سبحانہ تعالی بہ برکت اوسکے اس ضعیف کو بخیر و عافیت اور سلامتی ایمان اور راضی رکہنے حضرت رحمان کا اور بعدہ اوسکے احسان و کرم کو سرفراز دارین فرماوے **فصل اول** کیفیت ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اور معجزات اور علامات نبوت مین کہ عہد طفولیت مین دیکہے گئے ہین **فصل دوم** ابتداے نزول وحی ملاقات جبرئیل صلوات اللہ علیہ مین **فصل سوم** اظہار پیغمبری مین اور بیان مین ظلم قریش اور ایذا کے کہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

عنہم اجمعین کی۔ **فصل بیسوین** کیفیت بناء خانۂ کعبہ اور ذکر ابرہہ حبشی اور پتھر برسانے ابابیل کے ہین۔ **فصل اکیسوین** کیفیت آخرت اور سوال قبر اور مقام ارواح اور احوال آخرت جو سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے علامات قیامت سے اور ذکر دجال سے اور دابۃ الارض اور نزول حضرت عیسی علیہ السلام کے بیان مین اور بعث و حشر اور کتاب و حساب اور میزان اور صراط اور ذکر اہل جہنم جنت اور دوزخ کے۔ واللہ اعلم۔ چونکہ غرض میری استرضاء الٰہی اور حاصل کرنا ثواب نامتناہی کا تھا۔ اس مجموعہ کو کسی امیر امرا کے نام سے موسوم و معنون نہ کیا۔ فقط اس کتاب کو استرضاء الٰہی کیواسطے تحریر مین لایا ہون۔ التماس جناب اہل دین سے یہ ہے کہ میری اس تالیف کو بنظر عنایت ملاحظہ کرین اور اگر کسی خطا پر اطلاع پائین تو غلطی سے اصلاح مین دریغ نفرمائین۔ قطعہ

نوای بلبل چو پردازی درین باغ
چو طوطی را ببینی جسم زاغ

چہ بینی یار از سہوے نشانے
بفرما کار از نیکو گمانے

بدو نیک مرا از ہم جدا کن
نکو برگیر و بد بر من رہا کن

فصل اول کیفیت ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین

واقدی مین مذکور ہے جاننا چاہیے اور اس کلمہ کا جاننا واجب بلکہ فرض عین ہے۔ کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابو القاسم محمد بن عبد اللہ بن ہاشم بن عبد المناف ہے۔ اور اونکی والدہ آمنہ بنت وہب بن ہاشم بن عبد المناف تھین اور مولانا حسام الدین غوری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح اوراد مین ارقام فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے نور محمد صلعم کو دس ہزار برس قبل خلقت عالم پیدا کیا۔ اور ایک جوہر مین

رکھکر عرش کے نیچے رکھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوے اوس نور کو اوس
جوہر سے باہر لاکر حضرت آدم علیہ السلام کی پیٹھ مین رکھا۔ بعض کہتے ہین کہ وہ جوہر نور آلہی
کے فراق سے ترق کر ذرہ ذرہ ہوگیا اور اوس سے چاول کے دانے پیدا ہوگئے
یہی وجہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الرز منی یعنی چاول مجھسے پیدا ہوا
واقدی مین مسطور ہے کہ جب سید المرسلین اباواجداد کی پشت مین تھے جسکی
پشت مین آتے اوسکی پیشانی سے ایسا نور ظاہر ہوتا کہ خلق الہی تعجب کرتی۔ اور
حیران ہوتی۔ اور عبد اللہ کی پیشانی مین اسقدر جلوہ افروز تھا کہ رات کو اوسی نور کی
روشنی مین خط پڑھ لیا کرتے تھے۔ قصص واقدی مین مذکور ہے کہ ایک روز فاطمہ
بنت نوفل کی نظر عبد اللہ پر پڑی۔ اوسنے ایک روشنی دیکھی کہ آفتاب و ماہتاب
اوس نور کے جلوہ سے چھپ جاتی ہین۔ یہ فاطمہ چچازاد بہن خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تہین
انہون نے کہا کہ مین اس مرد کو چاہتی ہون۔ اور پیغام نکاح کا کیا۔ عبد اللہ نے
کہا کہ مین مشورہ کر کے صبح کو جواب دونگا۔ اتفاقاً اوسی روز شب مین نور سید المرسلین
علیہ السلام والتسلیم کا پشت پدر سے رحم آمنہ مین جلوہ افروز ہوا۔ پیشانی عبد اللہ کی
اوس نور سے خالی ہوگئی۔ صبح کے وقت عبد اللہ فاطمہ کے قبیلہ مین گئے اور کہا کہ کل کا
پیغام مجکو منظور ہے۔ جب فاطمہ نے کہا حاجت نہین ہے۔ جس چیز نے کہ آرزو پیدا
کی تھی تجھ مین نرہی۔ اور تحفۃ المعرفت مین تحریر ہے کہ پیر کے دن ۱۶ جمادی الاول کو
وہ نور یکایک پیشانی عبد اللہ سے ناپید ہو کے آمنہ کی پیشانی مین ظاہر ہوا خلق اوسے دیکھے
متعجب اور حیران رہی۔ یوسف کاہن ایک روز عبد اللہ کے پاس آیا اور کہا کہ
آمنہ جمال پیغمبر آخر الزمان کا حمل تجھسے رکھتی ہین۔ ایک شب کو آمنہ نے خواب مین
دیکھا کہ ایک بزرگ نورانی شکل نے آکر کہا کہ اے آمنہ پیر کے دن پیغمبر آخر الزمان
تیرے رحم مین نازل ہوگا اور رسالہ عنبری مین مسطور ہے شب جمعہ پانچوین جمادی الثانی نے

وقت صبح کے عبدالمطلب نے خواب مین دیکھا کہ ایک ستارہ سرخ تابان ودرخشان
عبداللہ کے گہر مین نکلا ہے اور اوپر کو جاتا ہے۔ اور جتنا اوپر کو جاتا ہے۔ اوتنا ہی
بڑا ہوتا ہے۔ جب آسمان پر پہونچا تب تمام دنیا کی برابر معلوم ہوتا تہا۔ آفتاب
و ماہتاب اور تمام ستارے اوسکے نور سے چہپ گئے۔ صبح کے وقت عبدالمطلب نے
یہ خواب عبدالرحمن مغیرہ سے کہا۔ اوسنے کہا کہ ای عبدالمطلب تجکو خوشخبری ہو کہ
عبداللہ کے گہر مین پیغمبر پیدا ہونگے اور اونکا دین تمام عالم مین پہریگا۔ اور سب
دینون پر غالب آئیگا۔ اور اوس دین کے آگے تمام دین کمزور ہو جائینگے اور
قیام قیامت تک وہ دین باقی رہیگا۔ اور ہر روز قوت پکڑیگا عبدالرحمن مغیرہ نے کہا کہ
ای عبدالمطلب اگر مین زندہ رہونگا۔ انشاء اللہ خود سعادت بیعت حاصل کرونگا
ورنہ تم گواہ رہو کہ مین نے اونسے بیعت کی اور اونکے دین کی طرف متوجہ ہوا۔
تمکو لائق ہے کہ میرا اسلام اونکو پہونچادو اور میرا قول اونپر ظاہر کردو۔ اور انساب نامہ
مین مذکور ہے کہ بعد ولادت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے دو ماہ گذری تہی کہ
حضرت عبداللہ نے وفات پائی۔ لیکن شہری اور واقدی مین لکہا ہے کہ جب سید المرسلین
علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ آمنہ کے شکم مبارک مین سات مہینے کے ہوچکے تو
مشہورتر قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ مدینہ منورہ مین انہی
ایام مین تجارت کیواسطے گئے تہے کہ وفات پائی۔ وفات کے تیسرے مہینے پیر کے
دن وقت ہاجرہ یعنی دوپہر کے وقت ماہ ربیع الاول کی دسوین تاریخ عام الفیل
مین حضرت آمنہ کے درمیان دو نماز کے درد زہ شروع ہوا۔ اوسیوقت نجومی لوگ
کسری قباد عرف نوشیروان کے پاس پہونچے۔ اور یہ بادشاہ اوس روز دارالملک
مداین مین تہا۔ نجومیون نے کہا کہ آجکی رات پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم
دنیا مین تشریف لانیوالے ہین۔ اونکا دین تمام دینون کو منسوخ کریگی خود قیامت تک

قایم و باقی رہیگا۔ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم قریب تہائی رات رہی تھی
پردۂ شکم مادر سے مسند ہستی پر جلوہ فرما ہوئے تب تمام عالم کے بت سرنگون ہوئے
اور کسریٰ کی بارگاہ جو رانگ اور سیسہ ہی بنائی گئی تہی اور بلندی اوسکی ایکسوبیس گز
بلند تہی۔ وہ فوراً لرز کر مسمار و منہدم ہوکر زمین پر آپڑی۔ چنانچہ اس واقعہ کے متعلق
شعرا نے لکہا ہے۔ **بیت**

جزای حسن عمل بین که روزگار ہنوز	خراب می بکند بارگاه کسری را

محراب بیچ طاق اوس بارگاہ کا درمیان سے شق ہوا۔ اور اس زور سے شق ہوا کہ
اوسکی تراق کی آواز اطراف مین نشتر فرسنگ یعنی تقریباً دوسودس میل تک
بخوبی سنی گئی۔ کسریٰ خواب سے چونک پڑا۔ اور گہبرا کے کہا کہ یہ کیا واقعہ ہوا جو
بارگاہ ہماری گر پڑی۔ نجومیون نے کہا کہ حضور یہ کیفیت تو ہم کل ہی عرض کر چکے تہے
اوس مولود مسعود کا اسی وقت دنیا مین نزول اجلال ہوا ہے۔ جسکی قدر تی
توپونکی سلامی کی آواز دوسودس میل تک اطراف عالم مین پہونچی۔ یہ لڑکا مکہ معظمہ
مین ہوا ہے کسریٰ نے یہ تمام قصہ سنکر کچہ تحفہ تحائف برسم مبارکبادی حضرت کے
دادا عبد المطلب کے پاس بہیجے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نیز
دیگر اون بچونکی پرورش و حفاظت کی نسبت جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمعصر پیدا ہوئے تہے تاکید کہلا بہیجی۔ اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے انا ولدت فی زمن الملک العادل یعنی مین بادشاہ عادل
کے زمانہ مین پیدا ہوا ہون جب نوشیروان کے آدمیون نے عبد المطلب کو
یہ خبر کی کہ عبد اللہ کے گہر مین وہ لڑکا پیدا ہوا ہے کہ تمام جہان کا سردار اور جمیع
ادیان کا ناسخ ہوگا۔ یہ خبر سنتے ہی عبد المطلب بے اختیار حضرت عبد اللہ کے گہر کو
بہاگے گئے کیا دیکہتے ہین کہ افق قدرت سے خورشید رسالت جلوہ فرما ہے۔

عورتوں نے کہا اے عبد المطلب یہ ایسا عجیب لڑکا پیدا ہوا ہے جسکا پیدا ہوتے ہی
زمین نور سے معمور ہو گئی - یہانتک کہ شام کے مکانات اوسکی تجلی مین ہمنے بچوبی
ان آنکھوں سے دیکھ لئے - اور ہمارے اونٹ جو بصرہ مین چرتے ہین اونکی گردنین
اوس روشنی مین ہمکو نظر آگئین اور یہ روایت شرح مشارق مین موجود ہے - اور معارج
اور آثار مولدی مین منقول ہی کہ جب یہ مولود مسعود نہانخانہ قدرت سے بسیط ہستی پر
جلوہ فرما ہوا تو اس ہیئت سے کہ ایک ہاتھہ اپنا زمین پر ٹیک دیا - اور دوسرے
ہاتھہ کی مٹھی مین خاک لیکر آسمان کی طرف کو ہاتھہ اوٹھا دیا - اور دیر تک آسمان پر
نظر کی - یہ معاملہ دیکھکر آپ کے دادا عبد المطلب (چونکہ ایک عرصہ دراز سے اوس
خواب بشارت مآب کی تعبیر کے منتظر تھے جسکو اونہون نے رسول خدا صلعم کے
مژدہ ولادت کے متعلق دیکھا تھا) نہایت خوش ہوکر سجدہ شکر الہی بجا لائے -
اور کہنے لگے ای عزیزو دیکھو میرے پوتے کی پیشانی کیسی منور و نورانی ہے جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے اقبال و جاہ و جلال کا پھریرا فضای لامکان تک بلند ہوکر
ہوائے قدرت سے لہراویگا - امید کامل ہے کہ تمام ملک و ملکوت و سلاطین روزگار و
شاہنشاہان باتمکین اسکے آستانہ علیا کے خادم و خاکبوس ہونیوالے ہین - اور قوم
یوسف کاہن گھر بہ گھر فرط سرور مین یہ کہتا پھرتا تھا کہ آجکی رات پیغمبر آخر الزمان نے
اے مکہ والو تمہارے درمیان مین ہزارون برکات کے ساتھ نزول اجلال فرمایا -
یہ وہ مبارک سال ہے کہ ابرہہ حبشی جو واسطے خرابی و تباہی خانہ کعبہ کے فوج بیشمار
پیلان مست و سرشار لیکر منہدم و مسمار کرنیکے ارادے پر چڑھ آیا تھا - اور قدرتی نشان
قہاری سے جو طیور ابابیل کی ہیئت سے متمثل ہوئی تھی کافر بادشاہ اور اوسکے
ہمراہیون کو کعصف ماکول کا مصداق بنایا - یہ واقعہ حضور سید المرسلین
علیہ السلام کی ولادت شریف سے پچپن روز پہلے گذرا تھا - اہل عرب نے نام

اوس سال کا نام الفیل رکہا ہے - موافق ان تواریخ کے یہ سال سنہ جلوس
نوشیروان سے اکتالیسوان سال تہا - رسالۂ خیری اور واقدی مین لکہا ہے کہ
سب سے اول ثویبہ عورت نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا تہا جو آزاد
لونڈی ابولہب کی چہوکری تہی اوس زمانہ مین یہ دستور تہا کہ قبیلہ بنو سعد کی
عورتین مکہ شریف مین امرا کے بچون کو دودہ پلانے کے واسطے آیا کرتی تہین - اور اس
کا سبب یہ تہا کہ اسکے جنگل کا اثر مکہ شریف مین زیادہ رہتا تہا اپنے بچون کو پرورش کیواسطے
اونکے حوالہ کرتے تہے - وہ دایہ عورتین بادیہ بنو سعد مین بچون کو اپنے ہمراہ لیجا کر
پرورش کرتین - جب وہ بچے پرورش پاچکتے مکہ شریف مین واپس لاکر اون کے
ماباپون کے حوالہ کرتی تہین - حضرت بی بی آمنہ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو
حلیمہ دایہ بنت عبد اللہ بن حارث کے حوالہ واسطے پرورش و شیرخوارگی کے کیا -
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دہن مبارک سے پستان حلیمہؓ کو
چوسنا شروع کیا قدرت الٰہی سے اسقدر دودہ کی ترقی ہوئی کہ دس بچون کے واسطے
کافی تہا - اور اس سے پہلے دائی حلیمہؓ کے شیرخوار فرزند کو بہی سیری نہوتی تہی حلیمہؓ کے
پاس ایک بوڑہی دبلی اونٹنی تہی جو بہت آہستہ پیٹ سے ایک ایک قدم چلتی تہی - لیکن
جناب رسول اللہ صلعم کے سوار ہوتے ہی وہ ایسی طاقتور جوان تیز رفتار ہوگئی کہ بنو سعد
کی تمام اونٹنیون سے آگے جاتی تہی اور اوس اونٹنی کے ایک تہن مین دودہ کا ایک
قطرہ بہی نہ تہا - لیکن حضرت کی برکت سے وہ گویا دودہ کا چشمہ ہوگئی - حلیمہؓ کے تمام
خاندان کو اوسکا دودہ کافی ہونے لگا - القصہ جب حلیمہؓ حضرت کو لیکر بادیہ بنو سعد کی
طرف روانہ ہوئین - راستہ مین قبیلہ ہذیل مین سے ایک بوڑہا باہر آیا - اور حضرت کو دیکہ کر
کہنے لگا کہ یہ لڑکا اس شان و شوکت کے ساتہ مین تمام عالم کا بادشاہ ہوگا - وہان سے
چلکر جب حلیمہؓ دائی سعد ... مین پہونچین علماے حبشہ اوس جگہ فروکش تہے جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی بے اختیار سب کہنے لگے کہ بیشک یہ لڑکا وہی پیغمبر آخر الزمان ہے جسکے تشریف لانے کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دی تھی۔ الغرض جب حلیمہؓ اپنے گھر پہونچین اوسوقت فقط اونکے پاس ایک دنبہ تھا۔ مگر حضرت کی برکت سے اوس سال مین اونکے پاس تین سو دنبے جمع ہو گئے۔ اور مال و اسباب کی بہت ترقی ہوئی۔ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تین برس کے ہوئے حلیمہؓ کے لڑکے کیساتھ بکریان چرانے تشریف لیجانے لگے۔ لیکن ایک بادل کا ٹکڑا ہمیشہ حضرت کے سر پر سایہ کئے ہوئے برابر ساتھ جایا کرتا تھا۔ یہ معاملہ عجیب قبیلہ بنی سعد کے لوگ اپنی آنکھون سے دیکھا کرتے تھے اور تعجب کیا کرتے تھے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضور لڑکون کیساتھ برابر کسی مقام پر موجود تھے۔ اس درمیان مین دو ملائک بصورت انسان آئے۔ اونہون نے حضرت کو زمین پر لٹا کر آپ کا شکم مبارک چاک کیا۔ اور قلب مبارک حضور پرنور کا سینہ سے نکال کر اوس طشت مین جو آب مطہرہ سے بہرا ہوا تھا دہویا۔ اور نور معرفت اور تجلی ایمان سے اوسکو بہر کر پہر اوسی جگہ پر بجنسہ رکھدیا۔ شکم مبارک پہر ویسا ہی ہو گیا مشارق و مصابیح مین علامات نبوت کے متعلق یہ لکہا ہے کہ یہی واقعہ شق الصدر حضور کیساتھ شب معراج کو بھی واقع ہوا۔ مصابیح مین باب معراج مین اور علامات نبوت مین مذکور ہے لکہا ہے جیسا کہ واقدی مین لکہا ہے۔ صرف اسقدر فرق ہے کہ اوسمین فقط جبرئیل کا ذکر کیا ہے دوسرے فرشتہ کا ذکر نہین ہے۔ یہ ابو سعد کا ذکر ہے اتاہ جبرئیل وهو يلعب مع الصبيان واقدی مین لکہا ہے کہ جن لڑکون نے یہ واقعہ اپنی آنکھون سے دیکہا وہ ڈر کر بہاگ گئے۔ اور دائی حلیمہؓ کے گہر پہونچکر یہ کہا کہ اے حلیمہ دو آدمی آئے اور اونہون نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار ڈالا۔ حلیمہ یہ سنکر بے اختیار جنگل کو دوڑی کیا دیکھتی ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیوار کے سایہ مین بیٹھے ہین۔ چہرہ کا رنگ زرد ہے۔ اور خط شگاف شکم کا بجنسہ معائنہ کیا۔

بلکہ وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف تک موجود تھا۔ مصابیح مین
لکھا ہے کہ اصحاب کرام نے اس خط کو حضرت کی وفات شریف تک دیکھا تھا۔ الغرض
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماجرای گذشتہ حلیمہ سے بیان کیا۔ حلیمہ
حضرت کا ہاتھ پکڑکر اپنے گہر کو لے گئین۔ جب عمر شریف پانچ برس کی ہوئی حلیمہ آپکو
لیجاکر بی بی آمنہ کی سپرد کر آئین۔ واقدی اور نسب نامہ مین لکھا ہے کہ جب مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم چھہ برس کی عمر کو پہونچے ننہیال مدینہ کی ملاقات کی خواہش کی
بی بی آمنہ مع ام ایمن اور اونکی کنیزک کے حضرت کو واسطے زیارت ننہیال مدینہ
لیگئین۔ جب وہ واپس ہوئین راستہ مین ایک راہب ملا۔ جب اوسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا۔ فوراً پشت مبارک سے کپڑا علیحدہ کرکے مہر نبوت کا معاینہ کرکے
بوسہ دیا۔ پھر کہا کہ ای عورت یہ لڑکا پیغمبر آخر الزمان ہے۔ اسکی پرورش اور حفاظت
عمدہ طور سے کرنی چاہیے۔ اور جب یہ دعوت اسلام کریگا اگر مین اوسوقت تک زندہ
رہا تو ضرور قبول کرونگا۔ اور اگر مر گیا تو میرا اسلام اونکو پہونچا دو۔ الغرض جب آمنہ
حضرت کو لیکر آئین حضرت کے دادا عبد المطلب نے نہایت محبت سے حضرت کو اپنے
پاس رکہکر پرورش کیا۔ ثعلبی اور واقدی مین لکھا ہے کہ برابر علمای یہود اور بڑے بڑے
علما اور اصحاب توریت و انجیل آکر جمع ہوتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکھکر اور مہر نبوت کا معاینہ کرکے بالاتفاق یہی کہتے تھے کہ یہ وہی پیغمبر ہے جسکے
نزول اجلال کی خبر حضرت عیسی علیہ السلام نے پہونچائی تھی اور نیز توریت و انجیل
اس خاتم النبیین کے اوصاف حمیدہ سے مالامال ہے۔ واقدی مین لکھا ہے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ برس کے ہوئے آپکے دادا عبد المطلب نے وفات پائی۔
مرتے وقت حضرت کو ابوطالب کی سپرد کیا۔ ابوطالب نے حضرت کو اپنے پاس رکہکر اونکی
حفاظت اور پرورش مین کماحقہ کوشش کی جب حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

بارہ برس کے ہوئے ابوطالب آپکو اپنی ہمراہ ملک شام کی طرف لیگئے علماء یہود نے
(وجہ بڑی تیرا نے زمانے کے تھے) حضرت رسول خدا صلعم کے اوصاف دیکھکر صاف کہا کہ
یہ پیغمبر آخرالزمان ہے یہ مضمون مصابیح اور مشارق میں مشرح لکھا ہے جب حضرت
بصرہ میں پہنچے بحیرا نام ایک راہب حضور سے ملاقی ہوا اور کہنے لگا کہ اے ابوطالب
یہ لڑکا پیغمبر آخرالزمان ہے اور رحمۃ اللعالمین ہوگا جب حضرت کوہ عقبہ کی بلندی پر
پہونچے بحیرا نے بچشم خود دیکھا کہ ہر در و دیوار و درخت پتھر حجر شجر حضرت کو سجدہ کرتے تھا
یہ بات سوائے پیغمبروں کے اور کسی میں نہیں ہوسکتی پس تمام قافلے کو ہمراہ حضرت کی بلا
دعوت ضیافت کی سب لوگ گئے اور کھانا کھانے کے واسطے ایک درخت کے نیچے جمع ہوئے تمام
جگہ سایہ دار گھر گئی حضرت قبلۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کیواسطے جگہ باقی نہ رہی آخرالامر
حضرت دھوپ میں بیٹھ گئے فوراً درخت کی شاخیں ڈالیاں گھوم گئیں اور حضرت پر سایہ
کیا یہ حال دیکھتے ہی سب حاضرین اور بحیرا نے کہا کہ یہ عجیب شخص ہے تحقیق یہ شخص
پیغمبر آخرالزمان ہے اور بحیرا نے کہا کہ مدت سے میں اسکا منتظر تھا اے ابوطالب تم اس
فرزند ارجمند کی پرورش اچھی طرح سے کرنا تفسیر ثعلبی اور واقدی میں لکھا ہے کہ جب سید
سرور کائنات علیہ افضل التحیۃ والصلوٰۃ کی عمر شریف پچیس برس کی ہوئی تجارت کی
غرض سے حضرت نے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مال مع غلام میسرہ کے حضرت کی ہمراہ
ملک شام کو روانہ کیا راستہ میں برابر وہ غلام دیکھتا جاتا تھا کہ بادل کا ٹکڑا حضور کے
سر مبارک پر سایہ کئے ہوئے جاتا تھا اور جس درخت اور پتھر جنگل پہاڑ پر آپ کا گذر ہوتا تھا
اوس سے آواز اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کی آتی تھی میسرہ غلام
اور دیگر مسافروں نے یہ معجزہ بچشم خود دیکھا جب سفر سے واپس ہوکر مکہ شریف میں آئے
میسرہ نے تمام حالات سایۂ ابر و سلام رسانی شجر و حجر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے
بیان کئے بی بی خدیجہ نے نکاح اپنا حضور کے ساتھ کیا شرح اوراد میں لکھا ہے کہ ہوئی

خدیجہؓ کے شکم مبارک اور حضرتؐ کی پشت سے سات بچے پیدا ہوے منجملہ اونکے تین صاحبزادے
مسمی قاسم اور طیب اور طاہر رضی اللہ عنہم اور چار صاحبزادیان مسمی رقیہؓ اور زینبؓ
اور کلثومؓ اور فاطمہؓ رضی اللہ عنہا ہین مقدسی مین لکہا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے آٹھ صاحبزادے اور صاحبزادیان ہین سات بیوی خدیجہؓ کے شکم مبارک سے
اور آٹھوان صاحبزادہ مسمی ابراہیم علیہ السلام ماریہ قبطیہ کے شکم اقدس سے پیدا ابراہیمؑ
ایام طفلی مین انتقال فرما گئے تھے اسیطرح وہ تینون برخورداران علیہ السلام عہد طفولیت
مین رحلت فرما ہوے رقیہ اور ام کلثوم کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ
اور عتیبہ بن ابولہب کے نکاح مین دیا تہا لیکن بعد اظہار نبوت تعصب کی وجہ سے شوہرون کی
طرف سے دونون کو طلاق دیدی گئی تب رسولخدا صلعم نے حضرت رقیہ کو عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نکاح
مین دیا اونسے ایک بیٹا مسمی عبداللہ بن عثمان پیدا ہوا اور سات برس کی عمر مین
وہ مرگیا وجہ موت کی یہ تہی کہ مرغ ناگہان نے اوسکی آنکہ مین اپنی منقار سے صدمہ پہونچایا
اوسکا زخم آنکہ مین سرایت کرگیا اس وجہ سے بحکم خدا قضا کی اور تیسری سال ہجرت
نبوی کے حضرت رقیہ نے وفات پائی بعدہ اسی تیسری سال مین حضرت ام کلثوم عثمان غنی
رضی اللہ عنہ کے نکاح مین آئین پانچ برس تک اونکے گہر مین بقید حیات رونق افروز
رہین پہر رحلت فرمائی تیسری صاحبزادی مسمی زینب ابوالعاص کے نکاح مین تہین جب
جنگ بدر مین ابوالعاص مشرکین کی ہمراہ گرفتار ہوے تو وہ اس شرط پر رہا کئے گئے کہ
حضرت زینب بنت رسولؐ کو وہ مدینہ مین پہونچادین چنانچہ بموجب قرارداد اونہون نے
مدینہ مین پہونچادیا اور نیز طلاق دیدی کچہ دنون بعد ابوالعاص برسم تجارت ملک شام
کو گئے راستہ مین رسول خدا صلعم سے ملاقات ہوئی حضرتؐ نے معہ دیگر صحابہؓ اونکا تمام
مال واسباب لوٹ لیا وہ بہاگ کر مدینہ مین حضرت زینبؓ کے پاس آکر امن کے خواستگار
ہوے حضرت زینب نے اونکو امن دی پہر ابوالعاص مسلمان ہوگئے حضرت زینب

اونکے نکاح مین دی گئین اور ایک بیٹا مسمی علی بن ابو العاص اونکے پیدا ہوا لیکن
جب مدت معینہ کے بعد اوسکا دودھ چھوڑایا گیا تب وہ مرگیا پھر زینب کی ایک لڑکی
مسماۃ امامہ پیدا ہوئی دسوین برس ہجرت کے زینب نے وفات پائی اور مسماۃ امامہ
کو واسطے پرورش کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سپرد کیا آخر کا حضرت عثمان رضی کے عہد
خلافت مین قاضی مدینہ مسمی مغیرہ نوفل سے امامہ کا نکاح ہوکر ایک بیٹا مسمی یحیٰی
بن مغیرہ پیدا ہوا مگر وہ لاولد مرگیا لیکن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا لیکن فاطمہ رضی اللہ عنہا سے تین بیٹے ایک حسن
دوسرے حسین تیسرے محسن رضی اللہ عنہ اور دو بیٹیان ایک زینب دوسری ام کلثوم رضی
اللہ عنہما پیدا ہوئین یہ دونون لڑکیان ایام طفلی مین وفات پاگئین اور محسن پیدا
ہوتے ہی مرگئے تھے فقط دونون صاحبزادے امام حسن اور امام حسین بقاء نسل کا
باعث ہوے امام حسن علیہ السلام معاویہ کے زمانہ مین رحلت فرما ہوئے اور ایک بیٹا
مسمی عبداللہ حسین اپنے پیچھے چھوڑا جسکی نسل مبارک آجتک قائم ہے امام حسین علیہ السلام
کو دشت کربلا مین شامیون نے شہید کیا حسین علیہ السلام کے کئی بیٹے تھے سب کربلا مین
شہید ہوے فقط ایک بیٹا مسمی علی اصغر باقی رہا یعنی زین العابدین جسکی نسل آجتک ہے
پس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھ بیٹی بیٹا ہوے جنمین سے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا
شمار مین ہین لیکن حضرت رسول خدا صلعم کی نسل فقط دونواسون امام حسن و حسین علیہم السلام سے ہے

دوسری فصل مین بیان ہے شروع نزول وحی اور بیعت اصحاب کا

تفسیر سورۂ انعام مین کشاف اور واقدی اور ثعلبی مین لکھا ہے کہ حضور پرنور رسول خدا
صلعم راستی اور پرہیزگاری زہد تقوی صدق خوشخوئی مہمان نوازی بیمار پرسی غریب نوازی
دیانت داری خوش معاملگی حلم ضبط و صبر مین درمیان مکہ معظمہ کے مشہور و معروف کیا

بلکہ صفتین تہی اخلاق جمیلہ اور صداقت و امانت مین تو یہانتک نامور تہی کہ اہل مکہ
آپکو محمد امین اور صدوق کہتے تہے اور دعا مانگتے وقت حضرت سے التماس فاتحہ کیا کرتے
حضور قبلہ عالم مستجاب الدعوات تہے مکہ والے آپکی تواضع عزت وحرمت کا پاس لحاظ
کرتے تہے جو حضرت فرماتے لوگ بجان ودل اوسکو بجالاتے کوئی شخص آپکے حکم سے
مخالفت نکرتا ہے چنانچہ مذکور جامع القصص اور واقدی مین ہے جب بنا خانہ کعبہ مین
حجر اسود کے اوٹہانے پر قبائل عرب مین اختلاف عظیم پڑا جسکے سبب سے جدال و قتال
کی نوبت پہونچی تب سب نے بالاتفاق رسول خدا صلعم کو حکم اور منصف قرار دیا اور کہدیا
کہ جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرینگے ہم راضی ہوکر اوسکو قبول کرینگے چنانچہ یہ قصہ
انشاء اللہ فصل بنا خانہ کعبہ مین مفصل بیان کرینگے معارج مین لکہا ہے کہ سید المرسلین
علیہ السلام ہمیشہ غار حرا مین معتکف رہا کرتے تہے آخر الامر یہ نوبت پہونچی کہ رات دن
غار حرا مین رہنے لگے رات کے وقت گہر آتے اور کچہہ توشہ ہمراہ لیکر پہر وہین چلے جاتے اور
دنیا و صحبت اہل دنیا سے جدا رہتے تہے واقدی مین لکہا ہے کہ تمام عمر حضور سے کوئی گناہ
سرزد نہین ہوا نہ صغیرہ کیا نہ کبیرہ کیا اور اگرچہ شعر اہجاری اوس وقت مین حلال تہی مگر خدا تعالے
نے حضرت کو قطعی شعر اہجاری سے محفوظ رکہا اور اہل عرب اوس زمانہ جاہلیت مین لات
وعزا کی پرستش کرتے تہے مگر حضرت کو ہمیشہ لات وعزا کے نام سے نفرت تہی کسیکی مجال نہ تہی
جو حضرت کے سامنے لات وعزا کا نام لیتا اور نہ کبہی حضور نے لات وعزا کی طرف نظر التفات
سے دیکہا بلکہ آپ اونکے دشمن تہے واقدی اور مصطفائی مین لکہا ہے کہ جب زمانہ نزول وحی کا قریب
ہوا تو سب سے پہلے یہ آثار ظاہر ہوگئے کہ حضرت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی اور کوچہ
در و دیوار کی طرف گذر فرماتے تہے تو نکلتی یہ آواز اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ کی آتی تہی ایکدن حضرت نے افق آسمان پر ایک فرشتہ اوس ہیئت سے
بیٹہا ہوا دیکہا کہ وہ ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر رکہے ہوئے کہڑا ہے اور وہ حضرت سے باآواز

بلند کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو خدا کا رسول ہے اور میں جبرئیل ہوں تب حضرت نے
آسمان کی جس سمت پر نظر کی ہر طرف وہی فرشتہ نظر آیا آخر الامر حضرت گھبرا کر اور بی بی
خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سارا ماجرا بیان کیا انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اس معاملہ کی خبر کسی کو نہ کرو حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو بڑا خوف اور غم ہوتا ہے بی بی خدیجہ
نے فرمایا کہ حق تعالیٰ غمگین نہ کرے گا اس واسطے کہ آپ بڑے اخلاق کریم رکھتے ہیں چھوٹے بڑے سب کو
کبھی ظلم و فخر نہیں ہونے دیتے آپ راستبازی صداقت شعاری غریب نوازی مہمان نوازی
[illegible] مہربانی اور مسلمانوں [illegible] الشان میں [illegible]
اور بھاگ کر [illegible] ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں یہ دونوں شخص
میں نامی گرامی تھے نوفل بی بی خدیجہ کا چچا زاد بھائی تھا حضرت خدیجہ نے ورقہ سے
دریافت کیا کہ جبرئیل کس کو کہتے ہیں اس وقت تک شہر مکہ میں کوئی شخص جبرئیل
صلوۃ اللہ علیہ کو نہیں جانتا تھا کوئی نام سے واقف نہ تھا اور وہ لوگ [illegible]
کہا کہ اس ولایت میں بت پرست ہیں تو نے جبرئیل کا نام کہاں سے سنا اور
جبرئیل کو ناموس اکبر بھی کہتے ہیں وہ خدا کے اور پیغمبروں کے درمیان ایلچی ہے تب خدیجہ نے
کہا کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] ورقہ بن نوفل نے کہا کہ اے خدیجہ
مجھ کو بڑی بھاری خوشخبری ہو چکی کہ اب وہ پیغمبر آخر الزمان [illegible] ہرگز ملول نہ
ہوویں بلکہ خوش و خرم رہیں کہ یہ بات انکی نبوت کی گویا ابتدا ہے اور کاش جب
اظہار نبوت کریں میں اس وقت تک زندہ رہوں اور نصیب ہو انکی مدد اور حمایت کروں
یہ خبر پاکر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سید المرسلین علیہ السلام کو خوشخبری نبوت کی سنائی جب
حضرت صلعم منتظر وقت عنایات الٰہی کے ہوئے ساتویں تاریخ رمضان المبارک کی چالیس برس
کی عمر میں اور بقولی اکتالیس برس کی عمر ہونے پر حضرت سلطان دو جہان پر وحی الٰہی
نازل ہوئی مصابیح اور واقدی میں لکھا ہے کہ غار حرا میں ایک شخص آیا اور سید المرسلین

علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو گلا اور خوب دبایا [illegible] جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جواب دیا کہ اب یہ شخص مجھ کو جان سے مار ڈالتا ہے لیکن اس طرح دو بچے [illegible]
نے کہا اقرأ یعنی پڑھ اے محمد صلعم حضور سید المرسلین نے جواب دیا ما انا بقاری
میں پڑھا ہوا نہیں پھر اس شخص نے حضرت کو دوبارہ دبوچ دیا اور کہا اقرأ
یعنی پڑھ مگر سید المرسلین علیہ السلام نے پھر وہی جواب دیا ما انا بقاری میں پڑھا ہوا
نہیں ہوں اس شخص نے تیسری مرتبہ دبایا اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق
خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الا
نسان ما لم یعلم پس ان کلمات پر پہنچ کر کلام ختم کیا اور یہ کلمات حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر دریا [illegible] مشوش [illegible] الغرض یاد ہو گئے یہ آیات
ہیں جو سب سے پہلے نازل ہوئی تھیں لیکن اب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ سے
خیال میں پڑ گئے کہ میں شاید شاعر یا کاہن ہو گیا ہوں اس خیال سے یہ قصد کیا کہ پہاڑ
پر چڑھ کر اپنے آپ کو زمین پر گرا دیں تا کہ کاہن اور شاعر ہونے سے نجات ملے اس خیال کو
[illegible] دل میں ٹھان کر پہاڑ پر چڑھ گئے نصف راہ بلندی پر پہنچے تھے کہ پھر وہی شخص
نظر آیا اور کھڑے ہوئے یہ کہتا تھا کہ یا محمد انت رسول اللہ وانا جبرئیل
یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کا رسول ہے اور میں جبرئیل فرشتہ ہوں حضرت نے
جبرئیل علیہ السلام کو نہایت حسین وجمیل پیاری شکل صورت میں آسمان پر [illegible] دیکھا
[illegible] سے گھر [illegible] چنانچہ اس روز تمام دن جناب محبوب خدا
[illegible] جبرئیل علیہ السلام کی صورت کا تماشا کرتے [illegible] نظر کرتے تھے
[illegible] ایک [illegible] جب [illegible] جبرئیل صلوات اللہ علیہ غائب
ہو گئے جناب سید المرسلین علیہ السلام [illegible] اپنے گھر میں تشریف لائے اور [illegible]
[illegible] کہ سید المرسلین علیہ السلام نے تمام احوال [illegible]

عنہا سے بیان کیا ہو تنون نے حضرت کے دل کو ڈھارس اور تسلی دی کر ورقہ بن نوفل
اور عداس کے پاس جاکر تمام قصہ حضرت کا بیان کیا اونہون نے کہا کہ خدیجہ تجھکو مبارک
ہو کہ تیرا شوہر زادہ پیغمبر آخر الزمان ہوا اب تو اسطرح اسکی رسالت حضرت کا امتحان کر کہ
کہ جسوقت محمد صلعم اس شخص کی صورت کو معاینہ فرماوین تو فوراً اپنے سر سے اوڑہنی جدا
کیا اور سر ننگا کرلینا اگر اسوجہ سے وہ شخص غائب اور گم ہوجاوے تو یقین جان لے کہ
بالتحقیق وہ شخص جبرئیل ہے خدیجہ نے ایسا ہی کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا یا حضرت اگر اس شخص غیبی کو آپ اب کہین دیکھین تو مجھے فوراً خبر کرین حضرت
رسول خدا نے فرمایا کہ پھر وہ دیکھ گھر کے اوس گوشہ مین وہی شخص کھڑا ہے خدیجہ
رضی اللہ عنہا نے کہا اے رسول خدا دوسری طرف جاؤ اور دیکھو کہ اب کیا معلوم
ہوتا ہے حضرت وہان سے علیحدہ ہوکر دوسری طرف جا کھڑے ہوئے تب خدیجہ نے کہا اب
کیا معلوم ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسطرف جاتا ہون وہ شخص سامنے
موجود ہے تب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے سر ننگا کرلیا حضرت نے فرمایا اے خدیجہ
اب وہ شخص غائب ہوگیا پھر دوبارہ ایسا ہی کیا پھر وہ غائب ہوگیا پھر سہ بارہ ایسا ہی
کیا پھر وہ غائب ہوگیا۔ جب سر ڈھانپ لیتی تہین تب وہ شخص حاضر ہوجاتا تہا اور جب
کہول دیتی تہین پھر غائب ہوجاتا تھا اوسوقت باطمینان کامل حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
نے کہا کہ اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمکو مبارک ہو اور خوشخبری ہوجیو کہ تم اس
امت کے پیغمبر ہوگئے کیونکہ اگر یہ شخص غیبی کوئی دیو ہوتا تو میرے سر ننگا ہونے کا اسکو
کچہ شرم ولحاظ نہوتا چونکہ یہ ناموس اکبر جبرئیل امین ہے لہذا پیغمبر کی زوجہ ام المومنین کے
سر ننگا دیکھنے کی اوسکو تاب ومجال نہین ہے شرم ولحاظ سے غائب ہوجاتا ہے واقدی
مین لکھا ہے کہ طواف کعبہ مین حضرت مشغول تھے وہان ورقہ نوفل سے ملاقات ہوئی
ورقہ نوفل نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھو کیا کیا نظر آتا ہے۔ حضرت نے جو کچہ دیکھا تھا

بیان فرمایا ورقہ نے تبسم فرما کر کہا کہ اے محمد صلعم تم اس امت کے پیغمبر آخر الزمان ہو
میں نے توریت میں ایسا ہی دیکھا ہے کہ تمکو اہل قریش بہت ایذا و تکلیف پہونچاوینگے
یہانتک کہ شہر سے نکال دینگے اور جنگ و جدال حرب و قتال تمہارے ساتھ واقع ہونگے
لیکن بالآخر تم ہی فتحیاب اور کامیاب ہونگے اور اکثر مشرکین تمہارے مطیع اور فرمانبردار
ہوجاوینگے اکثر لقمہ تیغ بیدریغ کا ہونگے اگر اوس وقت تک میں زندہ رہا تو انشاء اللہ
تعالے تمہاری ہمراہ ہوکر جہاد کرونگا اور تمہاری فتحیابی کے واسطے بہت کوشش کرونگا
بعدہ سید المرسلین علیہ السلام کے سر مبارک پر ورقہ نوفل نے بوسہ دیکر کہا کہ اے محمد تم
خدا کے منتظر و مستبشر رہو اور اس غیبی صورت سے خوف نکرو کہ یہ جبرئیل امین ہیں اور
تمہاری پیغمبری کی خبر تمکو دیتے ہیں پھر چند روز تک یہ سلسلہ بند رہا بقول بعضے تین
روز تک جبرئیل حضرت کو نظر نہ آئے اس درمیان میں حضرت صلعم کے دل اقدس میں سخت
فکر و قلق عظیم واقع ہوا ہر وقت مغموم و محزون رہنے لگے۔ مصابیح میں لکھا ہے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر غمناک ہوئے کہ ہر بار پہاڑ پر اپنے کو نیچے گراکر
ہلاک کرنے کے قصد پر جاتے لیکن جب پہاڑ کے پاس پہونچتے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتے
کہ وہ یہ کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (یا محمد انک لرسول اللہ حقا)
یعنی اے محمد صلعم تو بالتحقیق اللہ کا رسول برحق ہے اس بات سے آپکے دل کو تسکین
ہوجاتی تھی القصہ اکبر وند اسی ہلاکت کے قصد سے آپ پہاڑ پر چڑھ گئے جب درمیان بلندی
کوہ کے پہونچے آسمان سے ایک آواز سنی اس آواز کو سنکر حضور بیہوش ہوگئے جب
تھوڑی دیر کے بعد ہوش میں آئے مہتر جبرئیل علیہ الصلواۃ والسلام کو ایک کرسی پر بیٹھے
ہوئے دیکھا وہ کرسی درمیان آسمان و زمین کے اوپر میں نظر آئی جبرئیل امین کہتے تھے
کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کہاں جاتے ہو تم تو خدا کے رسول برحق ہو اور میں جبرئیل
ہوں سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام کو اس بات کے سننے سے تسکین حاصل ہوئی

وہان سے جلدی جھپٹ کر اپنے گھر آئے اور فرمایا (زملونی) یعنی مجھے اوڑھاؤ کملی
اوڑھا دو گھر والون نے فوراً حضور پر کملی اوڑھادی اور آپ کملی کے اندر تھے پس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر تھوڑی تھوڑی جھرجھری تھی بعد اسکے وہ کرسی جبرئیل
علیہ السلام کے اوپر سے نیچے اتری تب ہوئی اور سیدھی حضرت رسول خدا صلعم کے گھر تک
آ پہنچی پھر جبرئیل کرسی پر سے اترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حضرت
کے پاس آکر آپکا نام مبارک یعنی وہ کملی آپکے جسم اطہر سے کھینچ لیتے لگے اور کہا یا ایہا المدثر قم
فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر یعنی اے کملی میں لپٹے
اٹھ اور پھر ڈرسنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور ناپاکی کو چھوڑ دے
پس جناب سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام قوی دل ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے
رسالہ عنبری میں لکھا ہے کہ تب بعد جبرئیل سے مصافحہ کیا اور آپس میں دونوں نے گلے ملکر خوب
روئے پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا سید المرسلین مجھسے آپ کیا خوف کرتے ہیں کیا آپ
نہیں جانتے کہ میں اللہ کا قاصد اور ایلچی ہوں درمیان پیغمبرون کے اور اسکے اور میں
پیغمبرون کے بات کسی دوسرے شخص سے نہیں کہہ سکتا اب میری آپسے ایک حاجت
اور التجا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ جلشانہ نے آپکو فضل وکرم سے بجد سرفرازی بخشی اور حضور کو پیغمبر
آخر الزمان کیا تمہاری محبت کے سبب سے زمین وآسمان کو پیدا کیا چاند سورج فلک ملک
تمہاری وجہ سے عالم ظہور میں آئے ہنوز آپکا وجود سراپا جود ملک عدم میں جلوہ فرما تھا کہ ہم
سب فرشتے بحکم رب العزت جل ذکرہ آپ پر درود بھیجتے تھے اور آپکی امت کی بخشش ومغفرت
خدائے غفور الرحیم سے طلب کرتے ہیں اے سید کون ومکان اسقدر حقوق ہمارے آپکے
اوپر ہیں اس لئے آپکو بھی لازم ہے کہ ہمارے حقوق خدمت وپیرو پر نظر فرما کر ہماری التجا کو شرف
قبول سے مشرف فرمائے وہ التجا یہ ہے کہ جب قیامت کے دن عرصہ عرصات میں اللہ
جل شانہ آپکے واسطے اذن شفاعت دیکر فرمائیگا کہ اے محمد تم نے اپنی ربوبیت کا

انھوں نے تیری محبت کی وجہ سے کہا آج تیری شفاعت کے سبب سے مخلوق کثیر کو انواع
انواع رحمت سے اپنی سرفرازی بخشونگا۔ تو اب ایسے مبارک وقت مین ہرگز ہرگز مجھکو
بھول نہ جائیو بلکہ اوسوقت مجھے یاد فرما کر میرے حق مین اللہ جلشانہ سے کمال استغنائی
الٰہی کی درخواست فرمائیگا یعنی اور واقدی مین لکھا ہے کہ شیاطین ابلیس لعین کے
گردا گرد جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ دنیا مین کوئی چیز ایسی عجیب و غریب پیدا ہوئی ہے
جو ہمارے زوال کا باعث نظر آتی ہے قبل ازین ہم آسمان پر جاکر استراق سمع کر لیا کرتے
تھے مگر اب ہم ہرچند قصد آسمان پر چڑھنے کا کرتے ہین لیکن نہین چڑھ سکتے شہاب ہمارا پیچھا
کرتا ہے اور ہم موت کے بل گر پڑتے ہین یہ سنکر ابلیس لعین اوچھل پڑا اور کہا کہ شاید محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوکر خلعت رسالت سے سرفراز ہوا یہ کہکر شیطان اسی جستجو مین
بھاگا اور دریافت حال کیواسطے ابوقبیس پہاڑ پر آیا کیا دیکھتا ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین
جناب محمد عربی صلعم موضع بطن نخلہ مین قرآن شریف پڑھتے تھے جب کسیقدر اور نزدیک
پہونچا تو دیکھا کہ حضرت مہتر جبریل صلوات اللہ علیہ ایک آیت قرآن کی لائے ہین یہ عجیب
نشانیان قدرت کی دیکھکر شیطان بھاگا اور شیاطین کے پاس پہونچکر کہنے لگا کہ احمد صلی اللہ
علیہ وسلم امت پر رسول ہوگیا اور جبریل اسکی ہمراہ ہے۔ واقدی نے لکھا ہے کہ جب شہاب
آسمان سے چھوٹتا تھا تو یہ علامت اس بات کی ہوتی تھی کہ کوئی پیغمبر پیدا ہوا پس جب
نوبت حضرت قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی اور شہاب آسمان پر نمودار ہوا اہل قریش نے سمجھا
اب قیامت آگئی عالم فنا ہوجاویگا۔ عبداللہ ولید نے کہا کہ یہ بات نہین ہے بلکہ یہ
بات ہے کہ کوئی نیا پیغمبر پیدا ہونیوالا ہے اسی درمیان گفتگو ہی وہان ابوسفیان آیا اور
کہنے لگا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے دعوی پیغمبری کا کیا ہے تب عبداللہ ولید نے
کہا کہ دراصل سبب نظر آجانے شہاب کا یہی تھا جو معلوم ہوا۔ رسالہ عمیری مین لکھا ہے
کہ سن لیجیو ایکدفعہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام جبل الصفہ پر بیٹھے اپنے صفہ

پ مشہور ہوا ہے کہ مشکوٰۃ میں) کہ اسی اثناء میں مہتر جبریل صلوات اللہ علیہ نے ایک بساط مکلل و مرصع یعنی ایک بچھونا بیش بہا قیمتی جڑاؤ وہان لاکر بچھا دیا اور ایک مقام پر اپنے پانو کی ایڑی مارکر زمین سے پانی نکالا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کا طریقہ سکھلایا اور دو رکعت نماز مستقبل حجر اسود طرف کعبہ کے بمعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کی واپس گئے رسول خدا صلعم خوش و خرم اپنے گھر آئے اور ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تمام واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ آج کے دن جبریل امین نے مجھے نماز اور وضو کی تعلیم کی اور میرے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی یہ سنکر بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آج وہ مقام مجھے بھی دکھلاؤ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام بیوی خدیجہ کو اس چشمہ پر لائے اور وضو سکھلاکر دو رکعت نماز پڑھائی اس سے پہلے اُس مقام پر کوئی چشمہ پانی کا نہ تھا اوسی روز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لاکر مسلمان ہوگئیں چند روز تک رسول خدا اور بیوی خدیجہ دونو نماز چھپ کر ادا کرتے تھے لیکن ایک دن یہ معاملہ زید حارث نے بھی دیکھ پایا وہ بھی حضرت پر ایمان لائے اور اسیطرح نماز ادا کرنے لگے قصص واقدی میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ رسول خدا صلعم کے گھر میں آئے حضرت کو نماز میں دیکھا دریافت کیا یہ کیا کرتے ہو سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ امر دین ہے جسکو اللہ جل شانہ نے اختیار فرمایا ہے اور مجھے اُسکی اشاعت کیواسطے پیغمبر مقرر کیا ہے میں تجھے بھی اسلام کی دعوت کرتا ہوں قبول کر لات و عزا سے بیزار ہوکر سوائے خدائے واحد لاشریک کے کسی کی پرستش نکر اللہ پر ایمان لاؤ سید المرسلین علیہ السلام نے تاکید کی کہ یہ خبر اپنے چچا ابو طالب کو نہیں کی تھی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے بجواب سوال رسول خدا کے عرض کیا کہ میں اس امر میں اپنے والد سے مشورہ کرلوں۔ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم اسوقت دین اسلام کو قبول نہیں کرتے ہو تو اس بھید کو کسی شخص پر نہ کیجیو۔ دوسرے روز حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ

حضرت پر ایمان لائے لیکن اپنے باپ ابوطالب کو اسکی خبر نکی تہوڑے دنون بعد
سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز چاشت علانیہ نزدیک خانہ کعبہ کی ادا کی
ایکروز ابوطالب نے علی کی بابت فاطمہ سے اپنے گہر مین دریافت کیا کہ وہ کہان ہے حضرت
علی کی والدہ نے جواب دیا کہ وہ اکثر محمد صلعم کی صحبت مین رہتا ہے ابوطالب حضرت علی
کی تلاش مین باہر نکلے جناب رسول خدا کو نماز پڑہتے ہوئے دیکھا اور امیر المومنین علی
حضرت کی حفاظت و دیدبانی کر رہے تھے یہ معاملہ دیکھکر ابوطالب وہان آئے
اسواسطے پشیمان ہوئے کہ گویا وہ بموقع آکر انکے امورات مخفیہ کے مخل ہوئے مگر چونکہ
قریب آچکے تھے لہذا آگے بڑہے اور کہا کہ اے محمد سالہا سال سے مین تو تیری نبوت
و رسالت کا منتظر ہی تہا تب مجھسے کیا چھپاتا ہے مین تیرا حال خوب جانتا ہون تو پیغمبر
آخر الزمان ہے اب تو مجھسے اپنے دین کا حال تو بیان کر کہ کیا دین ہے حضرت رسول خدا
نے فرمایا کہ یہ دین اسلام ہے جسکو اللہ جلشانہ نے اختیار فرمایا ہے اور مجھے پیغمبر اپنا کیا
ہے اور حکم الٰہی ہے کہ مین مخلوق کو اس دین اسلام کی دعوت کرون اے مشفق مہربان
چچا مین تمکو بھی اس دین اسلام کی دعوت کرتا ہون ابوطالب نے کہا اے بہتیجے تیری
دعوت کا قبول کرنا میری قسمت مین نہین ہے اگر مین اسلام لاؤنگا تو قریش مجھے لعن طعن کرینگے
لیکن تو بھیجی دفراغ خاطر اس دین اسلام کی اشاعت مین کما حقہ کوشش کر اور خلق خدا
کو دعوت اسلام سے مشرف فرما اور کسی قسم کا غم و اندیشہ ہرگز اپنے دل مین نہ لا جبتک
میرے دم مین دم ہے اور مین زندہ ہون ہرگز تیرا بال بیکا نہوسکیگا اور ہر طرح سے
تیرا مددگار اور حامی رہونگا تو آج سے میری اس بات کو خوب یاد رکہیو کہ تیرا دین تمام
دینون پر غالب آویگا اور عبد المطلب کی خواب بالتحقیق ظہور کریگی - پہر حضرت علی سے
مخاطب ہوکر کہا کہ اے علی بخوشی مین تجہے اجازت دیتا ہون کہ تو اپنے عم زادہ کا دین
قبول کرلے وہ پیغمبر برحق ہے مین مدت سے اسکو اور اوسکی حقیقت کو جانتا ہون

وہ بالیقین پیغمبر آخر الزمان ہے۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے پدر بزرگوار
مجھے تو یہ دین قبول کئے ہوئے مدت گذر گئی میں بتصدیق دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
ایمان لے آیا ہوں۔ یہ سنکر ابو طالب نے کہا مرحبا اے جان پدر یہ تو نے خوب کیا لیکن
اپنی ذات سے بضرورت مجبور ہوں۔ (اخترت النار علی العار) میں نے
ننگ و ناموس دنیا کو اختیار کیا اور عذاب دوزخ کے مقابلہ عار دنیا کی کچھ پروا نہیں
بعد اسکے سید المرسلین علیہ السلام قوی دل ہوئے ابو طالب اپنے گھر تشریف لے گئے حضرت
علی کی والدہ نے ابو طالب سے دریافت کیا کہ محمد اور علی کس حال میں ہیں ابو طالب نے
کہا کہ خیریت ہے تم خاموش رہو جو کچھ حال ہوگا وہ سب ظاہر ہو جاویگا (اول من
آمن بی وصلے علی من الصبیان علی) اول جو شخص ایمان لایا ساتھ میرے
بچوں میں سے اور درود پڑھا اوپر میرے وہ علی ہے۔ القصہ روز بروز اسلام کی
ترقی شروع ہوئی اور رسول اللہ کی رسالت اور ابو طالب کی حمایت کا شہرہ قریش میں
دور تک پہونچا دفعتہ اہل قریش سب برہم ہوگئے اور عداوت و کینہ کی بنیاد دلوں
میں پڑی اور بڑے طیش و غضب میں آکر سرکش و مغرور قریش کہنے لگے کہ اگر اللہ جلشانہ
کو قریش میں ہی پیغمبر مبعوث کرنا ہوتا تو باوجود موجودگی ایسے ایسے علماء جلیل القدر اور
روساے عظام کے ہوتے ہوئے کیا محمد ہی رسالت کے واسطے رہگیا تھا رسول ہوتے
تو یہ لوگ ہوتے نہ کہ محمد جو یتیم و غریب ہے اور باایں ہمہ اُمّی تفسیر البلیت سورہ کہف
کے بیان میں مرقوم ہے اور نیز دیگر تفاسیر میں بھی یہی مذکور ہے کہ بڑے بڑے روساے
عرب ایک جگہہ پر جمع ہوئے اور آپسمیں متعلق رسالت محمدی کے مشورہ کیا۔ ابن حنظلہ
یعنی ابو جہل ابو البختر ولید مغیرہ اور دیگر امراے جلیل القدر نے بالاتفاق چند
دانشمندان عاقبت اندیش کو مدینہ میں علماء یہود کے پاس بھیجا۔ یہ علما توریت اور
انجیل کے بڑے عالم و واقف تھے اور رسول خدا کا نام اور کنیت اور حلیہ اور طریق

اور سب مفصل لکھ کر قاصدون کے حوالہ کیا اور کہلا بھیجا کہ یہ شخص محمد دعوی پیغمبری کا کرتا ہے آپ
لوگ توریت کی طرف رجوع کریں اور یہ سمجھیں کہ صفات و علامات پیغمبر آخر الزمان کی کیا ہین۔
چنانچہ حسب المنشاء اہل قریش علماء مدینہ نے توریت و انجیل سے مطالب مذکور الصدر کو تحقیق
کیا تو فی الواقع وہ تمام نشانیان حضرت رسول خدا مین موجود تھین اور یہی وقت ٹھیک بعثت کا
نکلا اور مکہ شریف مین ہی مبعوث ہونا ثابت ہوا تب علماء مذکورین نے کہلا بھیجا کہ اے اہل
قریش تم اس رسول کو اس علامت سے پہچان لو کہ اس سے اول قصہ اصحاب کہف کا دوسرے
قصہ ذو القرنین کا تیسرے ماہیت روح کے متعلق سوال کرو اگر تینون سوالون کا جواب کافی
و وافی دے تب تو جان لینا کہ وہ ہرگز محمد پیغمبر آخر الزمان نہین بلکہ مصنوعی شخص ہے اور اگر دو
باتون کا جواب مفصل بیان کرے اور تیسری بات یعنی ماہیت روح کو بیان نہ کرے تو
تحقیق جان لیو کہ وہ پیغمبر برحق وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو خاتم النبین ہونے والا ہے
غرضکہ اہل قریش نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تینون سوال کئے حضرت علیہ السلام
نے دونون قصون حال مفصل بیان فرمایا اور ماہیت روح کے جواب مین ارشاد کیا کہ ماہیت
روح کے سواے خداے عزوجل کے کوئی نہین جانتا یہ تقریر سنکر قریش آپسمین ایک دوسرے
کا مونھ دیکھنے لگے۔ امام ناصر غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر مین اس آیت (الذین
یتبعون الرسول الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التورٰۃ والانجیل)
کی تفسیر مین لکھا ہے کہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ نے یہود و نصارا کے پاس
بھیجا اور یہ دریافت کرایا کہ توریت اور انجیل مین جناب پیغمبر آخر الزمان کی صفت اور علامت کیا
ہے اونہون نے توریت اور انجیل کھول کر دیکھی اور کہا کہ اے عمر توریت مین یہ لکھا ہے کہ آخر
زمانہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوگا جسکا نام احمد ہوگا اور انجیل مین یہ لکھا ہے کہ نام اس پیغمبر کا فارقلیط
ہوگا۔ سریانی زبان مین جسکا ترجمہ محمد ہے وہ پیغمبر حضرت اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ
علیہ کی اولاد مین خاتم النبین ہوگا مکہ مین پیدا ہوگا اور طیبہ اور یثرب یعنی مدینہ منورہ مین ہجرت
کرکے آویگا وہ اگرچہ امی یعنی بے پڑھا ہوگا لیکن کلام الٰہی اسکی زبان پر حفظ ہوگا اور اسکی بات
بات جزو کل سراپا وحی ہوگی کوئی حرف بغیر وحی اسکے مونھ سے نہ نکلے گا اور ملک اور سلطنت
اسکی سرزمین شام اور ملک عرب مین ہوگی اسکے پاس کچھ ساز و سامان نہ ہوگا جبرئیل امین

اسکا پار ہوگا اور ازار نیم ساق تک پہنے گا یعنی پاینچے اسکے ٹخنوں سے اونچے ہوں گے نہ
لمبا ہوگا نہ ٹھگنا ہوگا بلکہ درمیانی قد ہوگا۔ اسکی آنکھوں میں سرخی ہوگی درمیان دونوں شانہ اسکے
مہر نبوت ہوگی نہایت قلیل معاش پر بسر کریگا۔ یہ پیغمبر عربی ہوگا مخلوق الٰہی کو دین اسلام
کی دعوت کریگا اور سنت ابراہیم پھیلائیگا اگلی پچھلی خبریں بیان کریگا امر بمعروف و نہی عن المنکر کی تعلیم
دیگا۔ سخت خو درشت گفتگو مغلوب الغضب نہوگا۔ بدی کا بدلہ بدی سے نہ لیگا بلکہ بدی کرنیوالے
کے ساتھ نیکی کریگا۔ خطاوار کی خطا سے درگذر فرماتا رہیگا۔ قصوروار کا قصور معاف کریگا [illegible]
مرحومہ اسکی معظم ترین امم ہوگی۔ ہر وقت اللہ کی حمد و ثنا کریگی۔ وضو کرکے نماز پڑھا کرینگے [illegible]
نمازیوں کی صف بندی نماز میں ایسی ہوگی جیسے ہنگام جدال و قتال غازیوں کی صف بندی
ہوتی ہے (کلمہ لا الہ الا اللہ) اس پیغمبر کا شعار ہوگا [illegible]
اور اندھوں کی چشم غفلت اور بہروں کے [illegible] کھولدیگا [illegible] اور جہاد [illegible]
یار و مددگار رشک شیر غران حملہ آور ہونگے انکے رعب و ہیبت سے [illegible]
دین کا دل خوف سے تھرائیگا وہ اصحاب اسکے رات کے وقت عبادت [illegible]
ہونگے یہ پیغمبر اپنی قوم کے ہاتھوں سے بڑی بڑی سختیاں اٹھائیگا۔ سخت سخت [illegible]
حلم اور نرمی اختیار فرمائے گا کفر کی آگ کے شعلوں کو آب تیغ سے بجھاویگا [illegible]
و قتال کریگا اوائل غزوات میں کبھی غالب ہوگا کبھی مغلوب ہوگا کبھی فتحیاب ہوگا کبھی شکست کھائیگا
آخر الامر تمام عالم پر غالب آئیگا خانہ کعبہ کو بتوں کی نجاست سے پاک کریگا [illegible] اسکا [illegible]
عالم میں پھیل جائیگا اور قیام قیامت تک دین اسکا قائم و باقی رہیگا [illegible] ہوکر
جبکہ تمام ادیان باطلہ اور ملل سابقہ کو بالکلیہ منسوخ و محو کرکے ملت مستقیم [illegible]
تب تک وہ عزیز الوجود پیغمبر دنیا سے رحلت نہ فرمائیگا۔ اگر یہی عدیم المثال [illegible] پیغمبر
قوم نوح پر مبعوث ہوتا تو پھر ہرگز وہ قوم غرقاب نہوتی کبھی اس قوم پر طوفان نہ آتا اور اگر قوم
عاد پر یہ پیغمبر مبعوث ہوتا تو وہ قوم بھی عذاب الٰہی سے امن میں رہتی اسواسطے کہ اسکا حلم اور شان ضبط
بھی اس درجہ تھی کہ نرم خوی سے ان کافر قوموں کو بتدریج راہ راست پر لے آتا نہ ان کے
حق میں کوئی بددعا فرماتا جو وہ مورد عذاب ہوتے۔ سبحان اللہ کیا شان رسول عربی ہے۔ القصہ
جب امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فضائل محمد عربی ہاشمی و مطلبی صلعم کی آپکے

کافرون علما سے یہود ونصاریٰ کے ہو رہے تھے سنی گئی میں واپس آکر اہل مکہ کو ان حالات پر مطلع کیا
واقدی میں لکھا ہے کہ یہ حالات مذکورۃ الصدر سنکر تمام مکہ والے بالاتفاق کہنے لگے کہ بیشک
محقق یہی آخر تصدیق ہوگئی لیکن یہ ہم سے کیونکر ہوسکتا ہے کہ وہ ہمارے اوپر سردار اور بادشاہ
ہے اور ہم اسکی اطاعت کرین یہ تو ہم سے کبھی نہ ہوگا - ان غافلون کو یہ خبر نہ تھی کہ یہی محمد صلعم
عرب کیا ملک تمام عالم کے سردار ہونگے - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معظم ترین اہل
قریش سے تھے انہون نے کہا کہ مین محمد کے گھر کی طرف جاکر [illegible] وہ اسکی حالات کی
تحقیقات کرونگا کہ [illegible] حال اور کس خیال مین ہے کیا کرتا ہے کیا کہتا ہے - چنانچہ جس وقت
ابوبکر صدیق رسول خدا کے گھر مین آئی حسب اتفاق اسیوقت سید المرسلین علیہ السلام اپنے
گھر سے باہر نکلے تھے کہ ابوبکر [illegible] ہوئی دیکھتے ہی رسول خدا صلعم نے فرمایا اے
ابوبکر ایمان لا سنتے ہی ابوبکر صدیق ایمان لائے اور کلمہ توحید کہا (لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا
رسول اللہ) یعنی اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے اور اے محمد صلعم تو بیشک اللہ
کا رسول ہے - جب ابوبکر نے یہ [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ مبارک چومے
اور [illegible] بھی ابوبکر کو بغلگیر کیا اور بعض اہل [illegible] روایت کرتے ہیں رسالہ [illegible] مین لکھی ہے
حضرت ابوبکر کا اسلام لانا سب سے اول [illegible] ہے کہ نزول وحی کے نازل ہونے
[illegible] ایمان لائے [illegible] اہل قریش سے ابوبکر [illegible] مسلمان ہوکر اپنے گھر پہنچے تو
[illegible] فرمانبرداری [illegible] کو دعوت اسلام کی [illegible] تمام گھر والے مسلمان ہوگئے
جب قریش نے ابوبکر کے گھر [illegible] اور یہ قصہ اونکو معلوم ہوا [illegible] کہنے لگے یا ابوبکر تم بہت اچھی
تحقیقات کے واسطے محمد کے گھر گئے تھے کہ خود بھی [illegible] ہوگئے ابوبکر نے کہا یا معاشر
[illegible] (و اللہ ما بدل ابو بکر لکذب)
دیکھا مین نے ایسا موتی کہ خوب چمکتا ہے اور اسکا [illegible] پتھرون کے انوار پر قسم اللہ کی
یہ موتی جھوٹا نہین ہے - اہل قریش نے کہا کہ یہ بات تو ہمین بھی معلوم ہوئی جو اسی طرح محمد
کا کام [illegible] ترقی پر ہے اور ہم لوگ [illegible] ہونا چاہئے کہ اس سے
امر کے منع کرنے [illegible] دل [illegible] کوشش [illegible] کرنا چاہئے - سب سے اول ابن حنظلہ
یعنی ابوجہل [illegible] بزرگان عرب [illegible] رسول [illegible] اور بڑی سرگرمی سے

خصومت و مخالفت پر کمر باندھی ۔ قصص واقدی مین لکھا ہی کہ دوسری مرتبہ سعد بن وقاص
رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور اُن کے بعد دوسرے روز خالد سعید رضی اللہ عنہ ایمان لائے پھر
دوسرے روز اُن کے بعد عثمان و طلحہ ایمان لائے ۔ یہ دونون تجارت کیواسطے ملک شام مین
گئے تھے راستہ مین اونھون نے یہ سنا کہ اس مہینہ مین وہی پیغمبر آخرالزمان مبعوث ہوگا جس کے
خروج کی خبر متہر عیسی علیہ السلام نے بشارتاً پہونچائی ہے اُسکا نام محمد ہے وہ پیغمبر آخرالزمان ہوگا
حرم شریف مین نزول اجلال فرماویگا الغرض یہ سنکر جب عثمان اور طلحہ نے مکہ مین آکر جناب محمد
صلعم کی رسالت و نبوت کے اظہار کی خبر سُنی فوراً حضرت کی خدمت مین پہونچکر ایمان لائے ۔ پھر
دوسرے روز ابو عبیدہ جراح ایمان لائے ۔ پھر دوسرے روز عثمان مظعون ایمان لائے بعدہ
جناب ارث ایمان لائے بعدہ عامر وقاص ایمان لائے بعدہ عبد اللہ مسعود ایمان لائے
یہ عبد اللہ مسعود اوائل عمر مین دنبہ چرایا کرتے تھے ۔ ایک روز امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ عنہ
اور سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام یہ دونون اُن کے گلہ کی طرف ہوکر گذرے ابوبکر رضی اللہ عنہ
نے تھوڑا دودھ عبد اللہ مسعود سے مانگا عبد اللہ مسعود نے کہا مین امانت دار ہون دوسرے
شخص کا اور اُس کے دودھ دینے کو اجازت نہین ہے مین کسطرح دودھ دون سید المرسلین علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ایسی مادہ گوسفند لا جس نے کبھی دودھ نہ دیا ہو نہ اب دودھ دیتی ہو چنانچہ وہ
ایک مادہ گوسفند اسی قسم کی ڈھونڈھ کر لائے جس نے نہ کبھی دودھ دیا تھا اور نہ اب دیتی تھی سید المرسلین
علیہ السلام نے اُسکی کمر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اُسیوقت اُس نے اسقدر دودھ دیا کہ کافی
ہوگیا اور آیندہ کو اُسکی پستان مین گویا دودھ کے چشمے جاری ہوگئے اگر تمام عمر دوہے جاؤ ہرگز
کم نہووے سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ آؤ اسکا دودھ دوہ لے یہ معجزہ دیکھکر عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ ایمان لائے من بعد جعفر ابو طالب ایمان لائے ۔ پھر اکثر صحابہ ایمان لائے لیکن سب سے
پہلی مرتبہ قریب چالیس جوانون کے یا کچھ زیادہ دائرہ اسلام مین داخل ہوئے اُسوقت تک حضرت
صلعم نے دعوت اسلام علانیہ نفرمائی تھی جو شخص ایمان لاتا وہ پوشیدہ ایمان لاتا تھا اُسوقت تک فقط یہ
ہی دو وقت کی نماز فرض ہوئی تھی یعنی ظہر اور عصر کی دو رکعت سے نماز فجر و عصر ادا کیجاتی تھی مگر
خفیہ طور پر اور یہ پنجوقتی نماز ہجرت سے تین برس پہلے فرض ہوئی تھی اور مصابیح و مشارق کی
اور واقدی کی روایت کے موافق اٹھارہ مہینے پہلے ہجرت سے معراج کی رات مین نماز پنجوقتہ

فرض ہوئی اتنوں کے بعد دیگرے جوانان مکہ اور صفا اسلام لاتے گئے۔ لیکن بوڑہے بوڑہے لوگ
اپنی گمراہی اور کفر پر جمے رہے۔ رسالہ عہری اور واقدی مین لکہا ہی کہ ایک روز ابو جہل نے
جناب رسول خدا صلعم کو دشنام یعنی گالی دیکر ایک مشت خاک حضور کے سر مبارک پر پھینکی اور
لگد یعنی لات حضور کے کتف مبارک پر اُس بدبخت نے ماری دران حالیکہ حضرت سید المرسلین
علیہ الصلواۃ والسلام نماز مین مشغول تھے پھر اُس مردود نے یہ کہا کہ اے محمد تو نے ہمارے
کنبہ کی اولاد کو بہکا کر اپنے قابو مین کرلیا اور بنا دین سب کو تعلیم کرتا ہے اور اپنے باپ دادا
کے دین کو تو نے چھوڑ دیا۔ یہ بات بنی مطلب اور بنی ہاشم کو معلوم ہوئی کہ ابو جہل نے اس طرح
بے ادبی اور سختی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ کی ہے۔ سب کنبہ والے غیرت کہا کہا کر جوش
غضب سے سُرخ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ابو جہل کون ہوتا ہی جو اس نے ہمارے برادر زادہ
کے ساتھ یہ حرکت نالائق کی لیکن گرم ہو کر پھر مصلحتاً چپ ہو رہے اور وجہ یہ تھی کہ تمام اہل قریش
ایذاے رسول پر متفق اور کمر بستہ ہو چکے تھے مگر کسی شخص نے یا کو امیر حمزہ کے پاس بہیجا اور حمزہ کی
یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ جنگل مین شکار کی لت مین پہرا کرتے تھے جب وہ بلائے ہوئے آئے
تو عبد المطلب کی بیٹی یعنی رسول خدا صلعم کی پھوپھی امیر حمزہ کے سامنے روئی اور کہا کہ اے حمزہ
افسوس ہی کہ تو زندہ موجود ہے اور ابو الحکم ایسی ایسی زیادتی تیرے بھتیجے کے ساتھ کرے اور تو
تک ابو جہل کا نام ابو الحکم تھا لیکن صحابہ رضی اللہ عنہ نے بعد کو اسکی کنیت ابو جہل مشہور کر دی۔
یہ قصہ ہمشیر سے سنکر امیر حمزہ غصہ مین لال ہو گئے کمان لیکر گہر سے باہر نکلے ابو جہل ملگیا
اس زور سے کمان اُس کے سر پر ماری کہ اُس ناپاک کا سر پھٹ گیا اور امیر حمزہ کی کمان ٹوٹ
گئی ابو جہل بیہوش ہو کر گر پڑا امیر حمزہ علانیہ اہل قریش کے مجمع مین ایمان لاے اُس دن سے رسول
خدا اور صحابہ کبار کو کسیقدر اور بھی قوت حاصل ہو گئی مگر اہل قریش جلکر خاک ہو گئے اور سب نے
ملکر اتفاق کر لیا۔ اور براہ غرور اور گہمنڈ رسول خدا صلعم کے مقابلہ اور مقاتلہ پر آمادہ ہوئے لیکن بنو
ہاشم اور بنو عبد المطلب نے رسول خدا کی طرفداری کر کے اپنے جسمون کو سلاح جنگ سے
آراستہ کیا لیکن لوگون نے درمیان مین ہو کر لڑائی کو رفع دفع کر دیا۔

تیسری فصل مین بیان ہی اظہار دعوت پیغمبری کا اور اُس ظلم و ستم کا جو اہل قریش
نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ پر کیا۔

واقدی میں لکھا ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ شروع ایام رسالت رسول برحق میں قبلہ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سے انتہا دشمنی رکھتے تھے جب جنگ طرفین کی چھڑ گئی ہوئی بہت زور
شور ہوا [illegible] اور گلے میں تلوار لٹکا کر گھر سے باہر یہ کہتے ہوئے نکلے کہ میں بنو ہاشم اور
عبد المطلب کے خاندان کے واسطے تنہا کافی ہوں آج سب سے پہلے محمد کا کام تمام کرونگا اس
[illegible] کا خون بہاؤنگا دیکھوں آج میرے مقابلہ میں کون
[illegible] اپنے تئیں بچا سکیگا [illegible]
خوف سے تمام [illegible] اپنے قصد سے پلٹ [illegible] راستہ میں نعیم رضی اللہ عنہ سے
[illegible] انکے خون سے تلوار کو سرخ کروں نعیم رضی اللہ عنہ
[illegible] آپ اپنے بہنوئی کی تو خبر لیجئے کہ وہ دونوں مسلمان ہوگئے
عمر وہاں سے اپنے بہن کے گھر [illegible] تلوار لئے گھر میں گھس گئے دیکھا کہ بہن
اور [illegible] سورہ طٰہٰ پڑھ رہے تھے اور یہ کلمات الٰہی عمر
[illegible] نے اسکو دیکھی وہ صحیفہ سورہ طٰہٰ کا اٹھ کے
[illegible] ایک زخم [illegible] بہنوئی کے سر پر مارا وہ زخمی ہوئی اور
[illegible] ہم تو مسلمان ہو چکے ہیں [illegible]
[illegible] رسالت [illegible] روشن کر رہا ہے [illegible]
[illegible] کیا تو یہ
[illegible] اس آفتاب کی روشنی کو چھپا دے [illegible] تو
[illegible] ایمان کا [illegible] سرسبزی و شادابی پہونچ کر مراد
کے میوہ [illegible] میوہ بھری شاخیں ہم لوگوں پر جھکی آتی ہیں اگرچہ
[illegible] اپنا دامن بھر لے اور مضبوط وسیلہ محبوب خدا کا
[illegible] ادا [illegible] میں ڈال اگر بندہ ہونیکا دعوی ہے تو بندگی
[illegible] قیامت میں خدا و رسول سے شرمندگی
[illegible] ایسی ایسی باتیں سنکر امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ [illegible] رہ سکے وہ کیوں جلا دیا میں نے

جواب دیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے کبھی چل نہیں سکتا ہے ہرگز ہرگز نہ چلیگا عمر نے کہا پھر لاؤ کہاں ہے
ہمشیرہ نے تو میں ہاتھ ڈال کر وہ صحیفہ مسلم نقل کر دیا عمر رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفہ پڑھکر بڑی
تعظیم سے چوما اور کہا کہ تعریف ہے اس اللہ جل شانہ کی جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا یہ کلام ہرگز
بشر کا نہیں ہے تو خاص اللہ کا کلام ہے پھر تو عمر خطاب رضی اللہ عنہ زار زار رونے لگے اور
کہنے لگے کہ تعریف ہے اللہ بزرگ و برتر کی کہ اگر سچا دین ہے تو یہی دین اسلام ہے بس اسیوقت
تیار ہو کر ہاتھ میں تلوار لیکر ارادہ سے سعادت کی نیت سے رسول خدا صلعم کے طرف گئے اسوقت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم ارقم رضی اللہ عنہ کے گھر میں رونق افروز تھے امیر المومنین عمر رضی اللہ نے
پہنچکر دروازہ کھٹکھٹایا ارقم رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور رنگ زرد ہو گیا گھبرا کر حضرت رسول خدا سے
عرض کیا کہ عمر ننگی تلوار لئے ہوئے دروازہ پر ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ارقم خوف نکر
اسکو گھر میں بلا لو اسوقت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے انہوں نے کہا بلالو اگر وہ
لڑائی کے واسطے آیا ہے تو میں ابھی تلوار سے اسکا خاتمہ کرتا ہوں دروازہ کھولا گیا عمر رضی اللہ
گھر میں داخل ہوئے سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام اٹھ کھڑے ہوگئے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ کا استقبال
کرکے انکا مونڈھا قوت کے ساتھ پکڑکر ہلایا اور کہا کہ اے خطاب کے بیٹے میں جانتا ہوں کہ تو میری
ایذا سے اسوقت تک ساکت نہوگا جسوقت تک کہ کوئی بلا تجھپر نازل نہوگی۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا اے قبلہ عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سر پر خاک پڑے جو تیری
ایذا میں کوشش کرے سیدا سخن دراز کوتاہ ہوکر انکار اقرار سے بدل گیا۔ تمہاری فرقت کی
کی شامت نے سیاہ کام کر دیا۔ اب سر ربوبیت کی صدا میرے گوش جان تک پہونچگئی اور قفل دلکا
تیری ہدایت کی کنجی نے کھول دیا عقل مال اندیش غضبناک ہوئی اس لئے تمہاری طرف آیا ہوں
اب دیر نکیجیے للہ جلد مجھکو مسلمان کر لیجئے۔ شربت خوشگوار ایمان سے میرے کام جان کو شیرین
فرمایئے تمہارا احسان کا فرض ہے تب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکبیر کہی ساتھ میں دیگر صحابہ
نے تکبیر کہی پیغمبر رسول خدا نے اسلام کی تلقین کی عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے۔ الحمد
للہ علی ذالک اسیوقت جبرئیل آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم فرمان الٰہی یہ ہے کہ اللہ
فرماتا ہے کہ آج عمر اسلام لایا ہمارا اسلام عمر کو مبارک ہو کہا بعد جمیع اہل السموات اور اہل
ملک اور ملکوت تیرے اسلام سے نہایت خوش ہوئے کہ آج کے دن سے ہمیشہ ارادت تیری

موافق ارادت حق کے ہوا کرتی یعنی تیر ارادہ اللہ کا ارادہ ہوگا اور جس جگہہ پر تو غصہ مین
آویگا اللہ تجھکو غالب رکھیگا - امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ بتعداد چالیس مرد اور عورت کے اور
ایک روایت کی بموجب بیتالیس مرد اور گیارہ عورتون کی جمعیت کے ساتھ ایمان لائے -
امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ جب مین تمہارے سلک بندگان مین منسلک ہوگیا
تو اب تمکو لازم ہے کہ دعوت اسلام علی الاعلان کیجئے ہر کوچہ اور بازار مین برملا اصحاب کی معرفت
دعوت اسلام کا اظہار فرمایے پھر عمر رضی اللہ عنہ اُس گھر سے باہر آے اور اہل قریش کے
مجمع مین آکر کہا اے اہل قریش اب اچھی طرح سے آنکھین کھول کر دیکھیو کہ محمد کی بندگی اور غلامی کا
حلقہ اطاعت عمر بن خطاب نے اپنے کان مین ڈال لیا ہے آج کے دن سے اگر تم مین سے
کسی نے جناب محمد کی طرف ٹیڑہی نگاہ کرکے دیکھا یا اون کے کسی یار کی طرف دیکھا تم تیوری بد کی
تو مین تمکو ایسی گوشمالی دونگا کہ تمہارے ہوش و حواس اڑ جائینگے - ایتو حضرت عمر رضی اللہ
کے سلمان ہوتے ہی کفار مکہ پر اسلام اور باقی اسلام کی دہل بیٹھ گئی جہان اسلامی تعلیم و تلقین کے
سلسلے خایفانہ مخفی طور پر جاری تھی وہان اب علانیہ دلیرانہ دعوت اسلام کی ہر گلی کوچہ مین
منادی ہونے لگی اسلام بفضل خدا قوی ہونے لگا - واقدی اور جمہری مین لکھا ہے کہ اسی
روز سے اذان پکار کر کہی گئی - قبل اسلام عمر مسقف گھر مین جاکر اذان آہستہ کہتے تھے اور تمہید المعرفت
کی روایت کی بموجب علانیہ اذان مدینہ منورہ مین بعد ہجرت آکر کہی گئی لیکن نماز مخفی مکہ مین بعد
اسلام عمر برملا پڑہنے لگے تھے عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایمان لانا عمر کا فتح دعوت
کے اور خلافت عمر کی فتح اقالیم عالم کے تھے عمر کے اسلام لانے سے ہملوگ قوی دل ہوگئے اور
دعوت اسلام ایسی کہلکر پہیلنے لگی کہ اب جنس بنی آدم سے مکہ اور طایف مین کوئی متنفس ایسا
باقی نرہا تھا جسکو دعوت اسلام نہ پہونچی ہوتی اور اسی طرح خلافت امیرالمومنین عمر رضی اللہ کے زمانہ
مین ملکی فتوحات کا دروازہ کہلگیا دین محمدی چار دانگ عالم مین ہوگیا تمام جہان کفر سے پاک
ہوگیا ایک روایت کے موافق بعد گذرنے تین سال کے وقت نبوت سے دوسری روایت کے
موافق چہار سال بعد از نبوت امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ ایمان لاے تھے جب دعوت اسلام
آشکارا ہوئی تب اہل قریش سخت متفق ہوکر یکدل ہوئے اور اظہار عداوت کیا بنو ہاشم اور
بنو عبدالمطلب جو اشاعت اسلام مین سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام کے حامی و مددگار تھے

اب اوسکی نسبت یہ فرمان الٰہی نازل ہوا کہ (وانذر عشیرتک الاقربین)
یعنی ڈرا اپنے کنبہ والوں کو جو قریب تر رشتہ دار ہین۔
ثعلبی اور واقدی نے بھی لکھا ہے اور سورہ انعام کی تفسیر مین اسی امر کے متعلق لکھا ہے کہ اس آیت کے اترنے سے رسول مقبول ملول و محزون ہوئے اور کہنے لگے کہ خداوندا اگر مین اونکو دعوت اسلام کرونگا تو وے مجھے سنگسار کرین گے فرمان الٰہی آیا اے محمد انکی کیا مجال ہے جو تجھے سنگسار کرین خبردار ہو ہرگز کسی سے خوف نہ کہا ہم تیری حمایت و حفاظت کے واسطے ہر جگہ موجود ہین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مہینہ تک اسی فکر و تردد مین رہے کہ کس طور پر اور کس تدبیر سے کنبہ والوں کو دعوت اسلام کا صلہ پہونچاؤں پھر فرمان الٰہی آیا اے محمد اگر تو اونکو دعوت اسلام نہ کریگا تو مین تیرے اوپر عذاب بہیجونگا۔
مصابیح اور شرح مشارق مین لکہا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھ گئے اور وہان حاضر ہو کر اور بنو عدی اور بنو عبد المطلب اور بنو ہاشم کو بلا لیا چھتالیس نفر حاضر ہوئے سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بموجب حکم خدا کے اونکو دعوت اسلام کی اور یہ کہا کہ مین تم لوگون کو اگر یہ خبر دون کہ اس وادی سے ایک لشکر نکلکر تمکو لوٹنا چاہتا ہے تو تم اسکا یقین کروگے یا نہین سب نے بالاتفاق یہ کہا کہ ہم تمہارے قول کا فوراً یقین کرینگے اسواسطے کہ ہمنے تمہارے مونہہ سے کبھی کوئی بات جھوٹی اور خلاف واقع سنی ہی نہین ہمیشہ تم سچ بولتے ہو تب پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین تمکو آج ایک سچی بات کا علم دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ واحد و لاشریک پر ایمان خالص دل سے لاؤ اور بتون کی پرستش ترک کرو اور اگر میرا کہنا نہ سنوگے اور عمل نکروگے تو قیامت کے دن اللہ جلشانہ تمکو دوزخ کی آگ مین جلا دیگا اور عذاب کریگا۔ اس بات کے سننے سے منجانب اللہ اون کے دلون مین ایک قسم کی تسکین پیدا ہوئی اوس روز کسی نے رسول خدا پر غضب اور غصہ نہین کیا بلکہ ہر شخص نے نرم زبانی سے متفق ہوکر یہی کہا کہ اے محمد تجھے جس بات کا علم اللہ جلشانہ کی طرف سے ہوا ہے اوس کی تعمیل اور اسپر استقامت بخوبی فرما اور خوب مستعدی سے تعلیم اسلام کر ہم تیرے یار و مددگار ہین مگر ہم سے اپنی نسبت یہ نہوسکیگا کہ ہم معبودون اور دین آبا و اجداد کا ترک کرکے حلقہ عبد المطلب کا چھوڑ بیٹھین۔ مصابیح مین تفاسیر سورہ انعام مین

لکھا ہی کہ یہ گفتگو رسول خدا صلعم کی سنکر ابولہب حضرت کا حقیقی چچا بہت بگڑا اور بگڑ کر کہنے لگا کہ
اے قوم یہ شخص مسمی محمد تمہارے اندر گویا فتنہ عظیم پیدا ہوا ہے اسکو جان سے مار ڈالو یہ سنکر
ابوطالب نے کہا اے کمینہ تو کیا بکتا ہے اگر مجھکو ننگ و عار دنیا کا خوف نہوتا تو مین دین اسلام
فوراً قبول کر لیتے اور اسیوقت ایمان لے آتا جبتک مین زندہ ہون کسی کی مجال نہین جو محمد کے
بدن کا ایک بال بھی کج کر سکے۔ رسالہ عبہری مین لکھا ہے کہ ابوطالب نے حضرت سے کہا
یا محمد ہر روز یارون کو جمع کر کے کوہ صفا پر چڑہکر اہل قریش اور جمیع اہل مکہ پر دعوت اسلام کا
اظہار کیا کر اور اللہ کی طرف اونکو رہبری کر اور کسی سے خوف و اندیشہ نکر کیونکہ در پردہ خدا تیرا
حامی و مددگار ہے اور بظاہر مین تیری مدد پر ہون چنانچہ سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام
یارون کو ہر روز کوہ صفا پر لیجایا کرتے اور تمام مکہ والون کو دعوت اسلام کیا کرتے ابولہب نے کہا
تبا لک اُس کی شان مین قران مین سورہ تبت یدا نازل ہوئی
اور نیز ہر روز امیر المومنین ابوبکر اور عمر اور حمزہ اور عثمان اور علی اور سعد رضی اللہ عنہم اجمعین
ہر کوچہ و بازار مین برملا دعوت اسلام کرتے تھے اہل قریش کا کچھ بس نہ چلتا تھا اسواسطے کہ
بنو عبد المطلب سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام کے معاون و مددگار تھے۔
لیکن چونکہ سید المرسلین علیہ الصلواۃ والسلام علو مرتبہ مین تمام عالم پر فایق تھے اسواسطے
قریش کو حضرت پر رشک اور حسد باعث عداوت ہوا۔ عتبہ اور شیبہ اور ابوسفیان پوشیدہ
دشمنی کرتے تھے اور ابولہب اور عقبہ اور ابوجہل کھلی ہوی دشمنی کا دم بہرتے تھے۔ ان
ظالمون نے رسول کریم پر شورش و فتنہ عظیم برپا کیا اکثر ناپاک چیزین لاکر سید المرسلین علیہ الصلواۃ
والسلام پر ڈالا کرتے تھے دروازہ پر غلیظ اور پلید چیزین لٹکا دیتے واقدی مین لکھا ہے کہ
ایک روز ابولہب نے امعاء شتر مردہ یعنی مرے ہوئے اونٹ کی آنتین لاکر سید المرسلین
علیہ الصلواۃ والسلام کے دروازہ مبارک پر لٹکا دین امیر حمزہ رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا تو
اونہون نے ابولہب کو پکڑ کر وہ آنتین اُس کے مونہ اور داڑہی پر لپیٹ دین۔ ایک روز عقبہ
ایک زنبیل بھر کر غدود لایا تاکہ حضرت کے دروازہ پر لٹکا دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
دیکھکر عقبہ کو پکڑ کر وہ سب غدود اُسکے سر پر الٹ دئیے۔ القصہ جو جو کہ وہ حرکات ان کمبختون
نے عداوت اور حسد کی وجہ سے رسول خدا صلعم کے ساتھ کی ہین اونکا اگر مفصل بیان

کیا بلکہ وہ تو زمین و آسمان کا کلیجہ کانپ اُٹھے گا انسان مین اُس کے سننے کی طاقت نہین
ہوسکتی اور سنیں اُن نالائق و بیحیا جور و ستم کا بیان کرنا بھی خلاف مصلحت و خلاف تہذیب
انسانیت ہے اسوجہ سے وہ بالکل ناگفتنی ذکر متروک رہا بالآخر اُن حرکتون کے کرنے والے رسول
کریم کے علم و صبر کو دیکھ دیکھکر خود پشیمان و نادم ہوے اور انجام کار ایمان لائے پھر تو
وہ لوگ زمرہ صحابہ کرام مین داخل ہوئے اور اُن کے وہ سب ظلم اور زیادتیان جو حضرت
کے ساتھ کرچکے تھے اللہ اور رسول نے معاف فرمائین۔ (فذکر الجفاء فی
حال الوفاء مضی ما مضی) پس ذکر جفا کا حال وفا مین گذرا جو کچھ گذرا یعنی وفا
آنے سے ہمارا سابق کا ظلم الیبل ہوگی –
اور جو لوگ کفر اور عداوت پر قائم رہے اونہون نے اپنے ہاتھون سزا و جزا اوس سرکشی کی یہ
پائی کہ غلامان محمدی کے ہاتھون وہ بڑے بڑے مغرور سرکش ہزارون ذلت و خواری کے
ساتھ گرفتار ہو کر کتے کی موت مارے گئے اور دوزخ کا ایندھن بنگئے لیکن بعض بعض حکایتین
اُن قریشیون کے جور و جفا کی جو کفر کی حالت پر مرگئے اور دوزخ مین پہونچے قلمبند ہوتے ہین
شرح مشارق مین لکھا ہے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام حرم کعبہ مین نماز پڑہتے تھے۔
ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ مع جماعت مشرکین حرم مین موجود تھے اونہون نے دیکھا کہ رسول
کریم دیر تک سجدہ مین رہتے ہین۔ یہ لوگ کسی جگہ ایک شبکیہ اونٹ کا پڑا ہوا دیکھ رہے تھے
کہ وہان اُس کے لہو اگر رہے تھے آپسمین کہنے لگے کہ تم مین سے ایسا کون ہے جو وہان
جاکر وہ شبکیہ شتر لے آوے۔ آخر کوئی شخص ان مین سے گیا اور لے آیا کسی نے وہ شبکیہ شتر
حضرت کے شانہ مبارک پر رکھدیا۔ یہ شبکیہ ایک پوست ہوتا ہے جس کے راہ ہو کر بچہ ہوتا ہے
وہ شرعاً پاک ہے پلید نہین ہے۔ اس حال کی خبر لوگون نے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ
کی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز مین ایسے مشغول تھے کہ اونکو اس حال سے نا
علم تھا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا وہان تشریف لائین اور اُس شبکیہ کو اوتار کر پھینکدیا اور ان
بد ذاتون کو خوب للکارا لیکن اُن بدبختون نے ہنسکر اڑا دیا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نماز سے فارغ ہوئے یہ معلوم ہوا تو حضرت نے ہر ایک ملعون کا جو وہان اُس وقت موجود تھا نام
لیکر بددعا کی۔ اللہ کی قدرت دیکھو کہ ہر شخص اُس گروہ کا جنگ بدر مین مارا گیا۔ واقدی مین

لکھا ہے کہ ابوالبختری کو اس واقعہ کی خبر ہوئی وہ اگرچہ کفر کی حالت میں تھا لیکن وہاں آیا۔ اور ابوجہل کے سر پر کئی لاٹھیاں ماریں بنو مخزوم ابوجہل کی حمایت کیواسطے اٹھے ہوئے اور بنو اسد ابوالبختری کے طرفدار ہوئے قریب تھا کہ جانبین سے مقابلہ ہوا ابوجہل نے اپنے آپکو مغلوب دیکھکر مصالحت کرلی کچھ لوگ درمیان میں پڑکر مصلح ہوگئے ابوجہل معہ ساتھیوں کے چلا گیا عتبہ ابن ابولہب نے کہا کہ ہماری عداوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر روز ترقی پر ہوگی کبھی کم نہ ہوگی جب تک وہ اپنا نیا دین نہ چھوڑیگا ہم اسکا پیچھا نہ چھوڑینگے اس پر رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عتبہ کو بددعا کی اور کہا (اللھم سلط کلبا من کلابک علی عتبۃ) یعنی اے اللہ اس بے ادب عتبہ پر اپنا ایک کتا مسلط کر وہ اسکو پھاڑڈالے یہ سنکر عتبہ لرزنے لگا اور کہنے لگا کہ اے قوم قریش محمد نے آج عتبہ کا تو کام تمام کردیا بددعا سے اسکی دعا اللہ کے دربار سے ہرگز رد نہیں ہوتی اسکا ہم سب نے خوب امتحان کرلیا ہے عنقریب کوئی بلا ضرور آکر رہیگی۔ چنانچہ عتبہ ایک قافلے کے ہمراہ تھا رات کے وقت شیر اس قافلہ کے نزدیک آکر غرانے لگا۔ عتبہ اس کی آواز سے لرزتا تھا اور کہتا تھا کہ دیکھو اے قریش جس بلا کو میں تم سے کہتا تھا وہ آگئی یہ سنکر سب قریش جمع ہوگئے اور عتبہ کو اپنے درمیان میں لےلیا شیر آموجود ہوا اور ہر چند اہل قریش نے کوشش کی لیکن عتبہ کو پکڑ کے لئے چلا گیا اسکا کام تمام کیا اور وہ عتبہ شیر کے پنجہ میں یہ کہتا ہوا جاتا تھا کہ دیکھو میں نے آخر یہ کہدیا تھا کہ محمد کی بددعا خالی نہ جاویگی اس روز سے اہل قریش جناب رسول خدا کی بددعا سے بہت ڈرنے لگے گو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم باوجود ایسی سخت سخت گستاخیوں کی کبھی کسی کے حق میں بددعا نہ فرماتے تھے۔

مصابیح اور واقدی میں لکھا ہے کہ ایک روز ابوجہل نے قسم کھائی کہ اگر سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نماز پڑھتے ہوئے کہیں دیکھ لوں تو ایک لات زور سے آپکے مونھ پر مارونگا۔ ایسا ہی اتفاق ہوا کہ سید کائنات نماز میں مشغول تھے ابوجہل کو لوگوں نے خبر کرکے کہا کہ جا اب اپنی قسم سے بری الذمہ ہوجا ابوجہل نے قصد لات مارنے کا کیا لیکن حضرت کے نزدیک پہونچتے ہی الٹا بھاگا اور مونھ اسکا زرد ہوگیا قریشوں نے سبب دریافت کیا اس نے کہا کہ محمد کے چاروں طرف شیر مونھ پھیلائے کھڑے تھے انہوں نے میری طرف مونھ کرکے کہا کہ اگر آگے کو تو نے ایک قدم بھی بڑھایا تو تجھے ہم مع اہل مکہ کے نگل جاوینگے۔ مصابیح میں لکھا ہے کہ

ابوجہل ایسا ڈرا اور رنگ اسکا زرد ہو گیا اُلٹے پاؤں پیچھے کو پھر گیا بھاگتا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دونوں ہاتھوں سے کوئی چیز اپنے سامنے سے ہٹاتا آرہا ہے اور یہ کہتا تھا کہ میرے اور محمدؐ کے درمیان میں ایک خندق آگ سے بھری اور ایک ندی آگ کی اور فرشتوں کی صف نظر آرہی ہے۔ پس سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا کہ ابوجہل اگر تو نزدیک آتا تو فرشتے تجھکو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے اور ہر جوڑ بند تیرے جسم کا جدا جدا کرتے

ایک روز کسی غریب نے ابوجہل کے ہاتھ ایک اونٹ فروخت کیا تھا اور ثمن ابوجہل نے اوس کو نہیں دیا وہ غریب اہل قریش کے مجمع میں آکر رونے لگا اور کہا کہ افسوس ہے تم ایک غریب کا زر ثمن ابوجہل سے نہیں دلا سکتے۔ اسوقت سید المرسلین علیہ السلام حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے ان قریشوں نے مسخراپن کے طور سے اس غریب سے جناب رسول کریم کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ شخص کے پاس جا ہم روپیہ تیرا دلا دینگے ابوجہل انکا کہنا بہت مانتا ہے وہ غریب ناواقف انکا حضرت کے پاس پہنچا اور اپنا قصہ کہہ سنایا حضرت اسیوقت اس کی ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوجہل کے گھر پہنچے قریش یہ تماشا دیکھنے کے لئے ساتھ ساتھ رسول خدا کے گئے حضرت نے ابوجہل کا دروازہ بجایا وہ باہر آیا ابوجہل حضرت کو دیکھتے ہی تعظیم بجالایا اور کانپنے لگا حضرت سے پوچھا کہ اے محمدؐ تم اسوقت کہاں آئے تھے حضرت نے فرمایا تو مال اس غریب کا فوراً اسیوقت دیدے ابوجہل نے اوسیوقت گرہ کھول زر ثمن اُسکا شمار کر دیا اور حوالہ کیا وہ غریب خوش ہوکر حضرت کو دعائیں دیتا ہوا چلا گیا اور اہل قریش کے پیچھے دیکھکر ہکے بکے ہوگئے پھر آکر ابوجہل سے دریافت کیا کہ یہ کیا اُلٹا معاملہ ہو گیا۔ تُنے دشمن کا کہنا کیوں کیا ابوجہل بولا یارو میں نے کچھ خوشی سے محمدؐ کا کہنا نہیں کیا بلکہ ایک اور ہی قصہ نظر آیا اس کیساتھ دو شیر موہنہ پھیلائے ہوئے مجھے دکھلائی دیئے وہ شیر یہ کہتے تھے کہ ابوجہل اگر تو اس غریب کا مال محمدؐ کے کہنے سے نہیں دیگا تو ہم تجھے معہ جمیع قریشوں کے کھا جاوینگے ایسے ایسے واقعات اکثر ابوجہل دیکھتا اور ڈرتا تھا پھر کہا کرتا کہ نہیں معلوم محمدؐ کے ساتھ کیسے کیسے جادو رہتے ہیں کہ میں ہمیشہ شیر اور سانپ اور بچھو بڑے بڑے زہریلے اس کے آس پاس دیکھا کرتا ہوں وہ ڈر سے مجھے دیکھکر کہتے ہیں کہ ابوجہل اگر ذرہ بھی نافرمانی محمدؐ کی کریگا تو تجھکو ہم حیات سے ناامید کر دینگے یارو اس ضرورت سے میں اُسکا حکم مان لیتا ہوں

اور حضرت کی غیبت مین ابوجہل اہل قریش کو فساد و فتنہ پر برانگیختہ کیا کرتا تھا۔ ایک روز ابوجہل اور ولید بن مغیرہ نے کہ عمدۂ اہل قریش کا تھا تمام اہل قریش یعنی دشمنان رسول خدا کو جمع کرکے اتفاق رائے اس بات پر کیا کہ آج کے دن سے محمد کو تمام عرب مین جادوگر مشہور کردو تاکہ مخلوق اس کے معجزات پر فریفتہ نہو ہر شخص اسکو جادوگر کہے چنانچہ اسی روز سے قریش نے اسکا اعلان شروع کردیا۔ تفسیر ثعلبی اور بیہقی اور کشاف مین سورہ انعام کے آخر مین لکھا ہے کہ جب اہل قریش مجلس مین جمع ہوتے کبھی تو متفق ہوکر سب ملکر رونے لگتے اور کہتے کہ محمد بیشک پیغمبر برحق ہے اور ہم باطل کی پرستش مین افسوس ہمارے حال پر کہ ہم اسکی سعادت متابعت سے محروم ہین پھر ایک دوسرے کو منع کیا کرتا کہ دیکھو ہرگز محمد کا اتباع نہ کرنا اور پھر کبھی ایسا بھی ہوتا کہ اہل قریش جمع ہوتے اور حضرت کا قرآن پڑھنا کان لگا کر سنتے اور کہتے کہ یہ کلام آدمی کا نہین ہے وہ بیشک پیغمبر برحق ہے لیکن شامت اعمال اونکو پھر ان سعادات سے باز رکھکر ایذا رسول پر آمادہ کرتی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ ایک روز جناب سید المرسلین علیہ السلام غائب تھے ابوطالب نہایت فکرمند تھے ہر طرف جستجو مین جاتے کہین پتا نملتا آخرکار یہ یقین ہوگیا کہ اہل قریش نے جناب محمد کو جان سے کہین مار ڈالا تب جوانان بنی ہاشم اور دلیران بنو عبد المطلب کو جمع کرکے ان کے ہاتھون مین تلوارین دیکر کہا کہ منتظر وقت رہو جب مین تمکو اشارہ کرون تو سب یکبارگی اہل قریش پر ٹوٹ پڑنا اور میرے بھتیجے علیہ السلام کے خون کا بدلا ان سے لینا اور سب سے اول ابوجہل ملعون کا سر کاٹنا چاہیے الغرض اسی ساز و سامان مین تھے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ آگئے اور بیان کیا کہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح و سلامت کوہ صفا پر رونق افروز ہین بعد کو اہل قریش پر یہ بھید کھل گیا کہ آج در پردہ ایسے اہتمام ہوے تھے پھر قریشیون نے ابوطالب کی ہمراہیون سے یہ حال پوچھا اونہون نے کہا آج تم سب کی خیر ہوگئی اگر خدا نخواستہ آج محمد کا ایک بال بھی بیکا ہوتا تو ہم تم مین سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتے جب اہل قریش نے یہ اتفاق دیکھا تو ابوطالب کے پاس متفق ہوکر گئے۔ مصابیح مین لکھا ہے کہ قریشیون نے ملکر ابوطالب سے کہا کہ آپ اپنے بھتیجے کو منع کردین وہ ہمکو اور ہمارے دین کو برا نہ کہے ہمارے بتون کو برا نہ کہے چنانچہ کہنے لگو انکو بہکانے سے وہ بڑے اشراف و سرداران قریش کی برائی کرتے پھرتے ہین ہمارے

دیکھا یہ جھنڈا ارسے ہی ابو طالب نے رسول خدا صلعم کو بلا کر کہا کہ تمہاری برادری کے لوگ آئے ہیں اور ایسا ایسا کہتے ہیں۔ سید المرسلین علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے چاچا ان لوگوں کو میری طرف سے فقط ایک کلمہ کہدو اور پھر جو تم چاہو کہو سکتے ہیں وہی کرونگا۔ سب نے کہا وہ کلمہ بتاؤ کیا ہے جسے کہا ہے تب حضرت نے فرمایا کہو لا اله الا الله محمد رسول الله (صلعم) یہ سنکر تمام قریش وہاں سے اٹھکر بڑے شور سے چلے گئے اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ خبردار دیکھنا اب محمد کو ہم سے کوئی اور مجھسے اور تمہاری یاروں سے کیسے کیسے مکر کیے ہوتے ہیں۔ قصص واقعی میں لکھا ہے کہ جب ابو طالب کے پیچھے اہل قریش کا داؤ حضرت پر نہ چل سکا اور نقصان نہ پہنچا سکے تو اپنی حرامزادگی اور سرکشی سے کمزور یاروں رسول خدا کو ستانے لگے بلال اور خباب اور عمار بن یاسر اور صہیب اور عامر بن فہیرہ وغیرہ کو گرفتار کیا اور ملامت کرنے لگے۔ چنانچہ کھانا پانی اونکا بند کر دیا اور تمام دن دوپہر کو آگ کے گرم ریت میں دھوپ میں اونکو لٹاتے اور رات کے وقت اُن پر اسقدر پتھر بار ڈالتے کہ وہ لوگ اُن میں چھپ جاتے پھر یوں اتنا اونپر ہوتا تھا پھر دن نکلتا تو وہی آگ پر کرتے اسی کے اس بار سے اونکی یہ بری حالت ہوگئی کہ چہرہ بدن کا خشک ہوگیا ہڈیاں صاف نظر آنے لگی تھیں لیکن باوجود وہ لوگ اپنے دین میں سے ہر بار نہ آئے تھے اہل قریش نے پھر رسیاں اُن مسلمانوں کی گردنوں میں ڈالیں کر لڑکوں کے حوالہ کیا وہ بچے ہر گلی کوچے میں ان لوگوں کو رسیاں اونکی گردنوں کی طرح پکڑ کے پھرتے۔

چوتھی فصل بیچ ہجرت حبشہ اور وفات ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور رحلت ابو طالب اور ایذائیں قریش کی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد ابو طالب کے

جب اہل قریش نے ستانا اختیار کیا تو اسوقت جناب رسول خدا صلعم اور حضرت لئے مجبور ہوکر یاروں کو اجازت دیدی کہ تم لوگ حبش کو ہجرت کر کے چلے جاؤ پہلی ہجرت میں گیارہ آدمی اور چار عورتیں گئے ان سب کے آگے حضرت عثمان تھے۔ اور

عثمان رضی اللہ عنہ معہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ابو حذیفہ اور عتبہ اور عمرو ان اور زبیر
عوام اور مصعب اور عمر اور عبدالرحمن عوف اور عبداللہ مسعود اور ابو سلمہ اور
عثمان مظعون اور عامر ربیعہ اور خلف پسر سہیل اور خاطب عمر اور سلیط سمیت دیگر سرداران
قوم اور ضعفاء اسلام مثل بلال اور خباب اور صہیب اور عامر اور عمار یاسر رضی اللہ
عنہم اجمعین بحکم رسول سب حبشہ میں چلے گئے اور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
ان سب کا امیر و سردار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کیا یہ ہجرت نبوت کے پانچویں
برس واقع ہوئی۔ اہل قریش نے ان مہاجرین کا بہت پیچھا کیا گر وہ [illegible]
میں پہونچ گئے حبشہ کے بادشاہ مسمی نجاشی نے ان لوگوں کی بڑی تعظیم کی اور ان کو
تمام امن سے ٹھہرایا۔

کتابوں میں سورہ حج کی تفسیر اور واقدی اور رسالہ عصری اور دیگر تفاسیر میں مرقوم ہے
کہ ایک روز جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم کعبہ میں سورۃ النجم پڑھتے
تھے جب ذکر لات و عزا کا پہونچا شیطان لعین نے اس سجع کو بآواز ان قریش کے
کانوں میں اس طرح سے پہونچایا (افرأیتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری
اسقدر تو قرآن شریف میں موجود ہے شیطان نے اس میں اتنا مضمون اور بڑھا دیا
تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی)

سید المرسلین علیہ السلام نے آخر سورہ پر پہونچکر سجدہ تلاوت ادا کیا تمام اہل قریش نے بھی
حضرت کے ساتھ سجدہ میں شرکت کی پھر کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے بتوں
کی تعظیم کی اور انکا نام آتے ہی سجدہ کیا۔ پس اب ہماری اور محمد کی لڑائی موقوف ہوئی کچھ
اختلاف نہیں رہا یہ خبر مشہور ہوکر حبشہ تک پہونچ گئی کہ درمیان سید المرسلین اور اہل قریش کے
موافقت ہوگئی جو اصحاب کہ حبشہ میں ہجرت کر گئے تھے وہ پیچھے کو لوٹ آئے جب قریب
مکہ شریف کے پہونچے تب انکو یہ معلوم ہوا کہ یہ بات شیطان کے وسوسہ ڈالنے سے
اور اہل قریش کی جہالت سے تھی دراصل کچھ وجود نہ تھا جب اہل قریش نے جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کو روز افزوں ترقی اور [illegible]

[illegible] تھا [illegible] تو واپس ہو گئے بلکہ مکہ معظمہ میں آئے
اور جو مسلمان تھے انہوں نے اپنی حمایت کرنے والے تجویز کئے اور ان حامیوں کی پناہ میں قریش کی
شرارت سے محفوظ رہے [illegible] کہ ایک روایت کی بموجب وہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] زہری کی روایت کے مطابق وہ بھی مکہ معظمہ میں آ گئے تھے مگر پھر بھی باجازت
سید المرسلین علیہ السلام و جمعیت یاران [illegible] طرف ہجرت کی یہ دوسری ہجرت تھی دسویں
سال [illegible] ہجرت کا واقدی اور تفسیر ثعلبی میں لکھا ہے الذین قالوا انا
نصاریٰ ذلک بان منھم قسیسین و رھبانا کی تفسیر میں مذکور ہے
واقدی میں لکھا ہے کہ جعفر ابو طالب [illegible] اور عمر سعید اور عاص اور خالد سعید اور عبداللہ جحش اور
عبید اور عتبہ غزوان اور زبیر عوام اور اسود نوفل اور عثمان عفان اور ضمیر عبد المغیرہ
اور عمر امیہ اور ابو العاص اور مصعب [illegible] اور سلیط سعد اور فراس النضر حارث اور جہیم قیس
اور [illegible] اور [illegible] کنانی اور ابو الروم عمر اور عبد الرحمن عوف اور سعد کا بھائی عامر
وقاص اور دونوں بیٹیوں سمیت مطلب اور مسعود اور حارثہ اور مقداد عمر اور عبداللہ شہاب
اور حارث خالد اور عمر عبداللہ اور عثمان کعب اور ابو سلمہ بن شماس اور شماس بن عثمان اور
بیٹے سفیان کے اور ہاشم بن عبداللہ اور ابو حذیفہ مغیرہ اور سلمہ ہشام اور عیاش ابو ربیع
یمنی اور معتب عوف اور عمار یاسر اور عثمان مظعون اور عبداللہ قدامہ اور بیٹے مظعون کے
اور سائب بسر عثمان اور حاطب حارث اور [illegible] حارث اور سعید حارث اور قیس حجاج
حارث اور [illegible] عبداللہ اور معمر حبیب اور دو بیٹے حبیب کے اور محمد حارثہ اور خطاب
حارث اور سفیان معمر اور [illegible] عثمان اور [illegible] اور حجاج حارث اور [illegible] حارث اور
سعید حارث قیس اور سعید [illegible] اور [illegible] اور عمر یاسر اور مخیمر زبیدی اور ہشیم عیاش
اور [illegible] عبداللہ اور عمرو [illegible] اور عامر سعد اور عدی فضیلہ اور ابو [illegible] اور [illegible] عبداللہ
اور قیس [illegible] اور مالک ربیعہ اور [illegible] اور [illegible] اور سعد خولہ اور عبداللہ خرقہ
اور [illegible] عمر اور ابو عبیدہ جراح اور سہیل بیضا اور عمر ابو سرح اور عیاض زہیر اور عمر
جابر اور عثمان [illegible] اور [illegible] اور قیس اور سلیط عمر اور سکران رضی اللہ عنہم

اجمعین ۔ اسی مرد اور اٹھارہ عورتون نے حبشہ کو ہجرت کی اور سردار اُن کے حضرت جعفر بن
ابوطالب کے ہوئے ۔ اب قریشیون نے یہ کیا کہ عمرو بن عاص اور عبد اللہ ربیعہ کو نجاشی کے
پاس حبشہ مین بھیجا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا کہ یہ لوگ ہمارے دین کے چور ہم سے
بھاگ کر تیرے پاس آئے ہین ان کے ہاتھ پاؤن باندھکر ہمارے پاس روانہ کر ۔ وہ نامہ پڑھکر نجاشی
نے جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بُلایا اور کہا کہ یہ قصہ کیا ہے مفصل بیان کرو حضرت
جعفر نے تمام کیفیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حال دین محمدی کا بیان کیا نجاشی
نے کہا کہ ایک سورۃ قرآن مجید کی پڑھو اور مجھے سناؤ جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کو پڑھا یہ
سنکر نجاشی رونے لگا اور بولا کہ تحقیق یہ شخص جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے پیغمبر آخر الزمان ہے
اور توریت مین حضرت مریم کا یہ قصہ ہم نے بعینہ اسیطرح دیکھا ہے عبد اللہ اور عمرو بن عاص کو
جو قریش کی طرف سے آئے تھے نجاشی نے محروم روانہ کیا ۔ واقدی مین لکھا ہے کہ چالیس
یہودیون نے نجاشی سے کہا کہ ہم چاہتے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کرینگے
ہمکو اجازت دیجئے نجاشی نے اونکو اجازت دیدی وہ آئے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم سے کعبہ شریف کے اندر قریش کے سامنے مباحثہ کیا اور کہنے لگے کہ یا حضرت
بتلایئے کہ دین ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کیا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین اُنکا اسلام تھا وہ لوگ کہنے لگے کہ یہودی تھے اور بعض اُن مین سے بولے
کہ نصرانی تھے اُسوقت یہ آیت حضرت پر نازل ہوئی ما کان ابراہیم یہودیا ولا
نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما یعنی ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے ولیکن تھے
پاک صاحب مذہب حنیفہ صاحب اسلام ۔ یہ مضمون سنکر سب ترسا ملزم ہوئے اور نادم ہو
کیفیت دیکھکر اہل قریش بولے کہ اے گروہ ترسا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کرو
غرض کہ اُس روز چودہوین تاریخ تھی اور بدر کامل اُس رات آسمان پہ چاندنی کی عجب بہار
دکھلا رہا تھا اس درمیان مین ان ترساؤن نے کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اپنی
اونگلی کے اشارہ سے چاند کو آسمان پر دو ٹکڑے کر دو تو ہم تحقیق جانینگے کہ تم پیغمبر خدا ہو حضرت
نے انگشت شہادت کا اشارہ جونہی چاند کی طرف کیا چاند درمیان سے دو ٹکڑے ہوکر ایک ٹکڑہ

طرف کوہ حرا کی اور دوسرا ٹکڑا بائیں جانب کوہ حرا کی گیا۔ الغرض جب چاند دو ٹکڑے ہو گیا تو
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشہدو یعنی گواہ رہو تم اے لوگو قدرت خدائے
تعالیٰ پر اور میری سچی نبوت پر۔ یہ کیفیت دیکھکر تمام علمائے حبشہ بول اٹھے لا الہ الا اللہ
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور چند سورتیں قرآن مجید کی لکھکر نجاشی پاس
لے گئے اور سارا حال بیان کیا۔ نجاشی نے کہا کہ تم تمام اوصاف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
صورت و سیرت انکی مفصل مجھ سے آگے بیان کرو تو جانوں میں کہ موافق توریت کے ہیں
یا نہیں وہ بیان کرنے لگے کہ قد مبارک بے ہمتا قامت مثل حسینان جہان میں یکتا مائل بہ
اعتدال گندم رنگ روشن چشم سرخی کی ڈوری آنکھوں میں چہرہ منور جیسے چودہویں رات کا
چاند چوڑی پیشانی گول منہ بھنویں کھلی ہوئی دانت کشادہ بینی بلند گھنی داڑھی رخسار سرخ
اور چمکیلی بڑی بڑی آنکھیں اور بالہائے دراز سیاہی آنکھوں کی سرتاسر سیاہ نازک پلکیں متوسط گوش
مقدس زیبا سر پر بال بدن مبارک کا کوتاہ نہ دراز گردن اوسط درجہ پر بازو کشادہ کف دست
قبضہ دراز انگشتان انگشت سبابہ اور وسطی دونوں برابر فراخ شانہ پشت متوسط کشادہ
سینہ کوتاہ سرین ساق درمیانی قدم درست استخوان چوڑی جوڑ بند جسم مبارک کے مضبوط
اعضاء نرم دیبا و حریر سے زیادہ نرم کسی عضو میں بال نہ تھے مگر سینہ سے لیکے ناف تک ایک خط
سا ایک بالوں کا باریک کھنچا ہوا اور دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی پسینہ بہت
آتا اور معطر زیادہ گلاب اور مشک اور عنبر سے پیشانی روشن کا نور چاند اور سورج کی روشنی
پر غالب تھا منہ اور رخسارے جیسے آئنہ اور دیدار اس چہرہ مبارک کا باعث راحت
سینہ اور وجہ قربت انوار الہی کا شان و شوکت با ہیبت و وقار تمام جلوہ نور خدائی لاکلام
یہ حلیہ بعینہ دیکھا ہوا بیان کیا۔ مصابیح میں لکھا ہے کہ نجاشی نے یہ حلیہ سنکر کہا صدقت
یعنی کہا ہی سچ بیان کیا تو نے حلیہ محمد عربی کا اور بیان کرنے والے حق ہے کہ صورت انکی
توریت میں بعینہ یہی لکھی ہے۔ اب عادت شریف کا بیان کرو وہ بولے کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم شیریں سخن اور میٹھے فصیح میں آواز انکی لطیف صورت پاکیزہ اور مرعوب کلام عزیز
اور تمام اوقات مصروف خیر خواہی خلائق علم و کمال انکا لاثانی حلم و مہربانی بیحد محسن جلیل

کریم عالی نسب والا حسب خلق عظیم لطف عمیم [illegible] و تبسم لب پر نوازش مشیار عدل کا
بنیاد [illegible] سے بدل سخاوت مین [illegible] از خدا [illegible] زیادہ [illegible] تبسم [illegible] تمام حرمت و
عظمت [illegible] الاکرام باتین [illegible] اور پیار [illegible] مگر [illegible] کسی سے [illegible] کسی
سے [illegible] خطا پوش عطا پاش [illegible] کے قصور سے درگذر کرتا
ہین [illegible] کی دلجوئی [illegible] کی [illegible] یگانہ آفاق
[illegible] محبت اور [illegible] دلمین [illegible]
اپنا [illegible] ہے کسی پر غصہ [illegible] آتا ہے [illegible] قول [illegible] سے
[illegible] انداز [illegible] تقریب [illegible] زیادہ [illegible]
مخالف سے انتقام [illegible] دیانت
[illegible] برجستہ [illegible]
[illegible] نوازندہ [illegible]
[illegible] خورشید [illegible] مشرق [illegible]
[illegible] میدان دلاوری گلدستہ باغ [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] علیہ [illegible]
[illegible] اسرار الہی کا [illegible]
[illegible] انوار [illegible] نطق [illegible]
آسمانی [illegible] اسرار [illegible]
[illegible] الفاظ [illegible]
باعث [illegible] شکستہ [illegible] محبوب [illegible]
دعا [illegible] بخشش [illegible] مغفرت گنہگاران [illegible]
اون کی بخشش [illegible] نور [illegible]
[illegible] عالم [illegible]
باجود جلال [illegible]

وابستۂ دامن ہوا ساکنان عالم کے چاہئے کہ وہ سب [illegible] حیات جن و انس متعلق بہ
محبت حضور عالم سرگردان ہو اور اسکے سوا [illegible] مصداق آدم و جسد و بناء
محبت ہوا کہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مبارک [illegible] جناب
حسن صباحت [illegible] شان [illegible] خدا ان [illegible] مصطفیٰ [illegible]
مرجع عالم مقبول [illegible] واشتیاق [illegible] خدمت [illegible]
دور [illegible] دندان مبارک کے [illegible] جبریل امین انکے پاس [illegible]
اوقات [illegible] خلوت [illegible] سرکار [illegible] شان محبت کے لباس کا
[illegible] حضرت [illegible] تاج [illegible] نعلین پاے مبارک [illegible]
سلطنت [illegible] دنیا [illegible] بشارت لا تقنطوا من رحمة اللہ ادا
وہ عالم [illegible] اور [illegible] باعث [illegible] بیماران لاعلاج [illegible]
شفاعت گنہگاران [illegible] الرسل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اوصاف
بیان ہوے [illegible] اوصاف آنکے [illegible]
[illegible] اوصاف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نجاشی نے آنکی زبانی سنے
بے توقف کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا الرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم [illegible] نجاشی [illegible] رسول برحق ہے تو [illegible]
[illegible] نجاشی [illegible] اور لشکر اور تابعین اور علماے حبشہ حضرت
[illegible] واقعہ [illegible] حضرت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا
[illegible] سال [illegible] مشکلات [illegible]
[illegible] رضوان [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] انتقال سے
[illegible] خدیجہ رضی اللہ عنہا [illegible]
[illegible] اسلام میں [illegible] خدیجہ رضی اللہ عنہا کی [illegible]

[illegible] حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ابو طالب نے بھی وفات پائی [illegible]

سورہ قصص کی تفسیر مین لکہا ہے کہ ابوطالب نے وقت وفات کے یہی وصیت کی
کہ اے اولاد ہاشم اور عبدالمطلب کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نبوت مین شتاب
لاؤ وہ سچا نبی ہے اُس کے دین کو تم قبول کرو اور اُسکی تابعداری کرو تاکہ عذاب آخرت
سے نجات پاؤ تم تفاسیر انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء
مین لکہا ہے کہ وقت وفات حضرت ابوطالب کے جناب قبلہ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے سرہانے ابوطالب کے آکر فرمایا کہ اے چچا مہربان اب یہ وقت ہے تم ایکبار
کلمہ شہادت زبان سے کہہ لو اور اگر آواز سے نہ کہو تو ایسے آہستہ کہو کہ مین سن لون
اور روز قیامت خدا تعالے کے حضور مین اسلام کی تصدیق کرون اور تمکو دوزخ سے
چھڑاؤن یہ سنکر ابوطالب نے کہا اے میرے بھتیجے میرا دل تو بہت ہی چاہتا ہے اس
امر کو کہ مین کلمہ پڑہ لون لیکن توفیق الٰہی رفیق نہین ہوئی لاریب فیہ کہ بیشک و شبہہ
خوب جانتا ہون کہ تو سچا نبی ہے اور پیغمبر حق ہے قسم ہے خدائے ذوالجلال کی کہ کمال
تمنا مجھکو تیری پیروی کی ہے اور نہایت ہی شوق کلمہ گوئی کا ہے و نہین بھر رہا ہون
مگر بڑی دشواری اور سخت مشکل یہ درپیش ہے کہ اگر مین نے مرتے وقت کلمہ شہادت پڑہ
لیا تو قریشی لوگ کہین گے کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑہا بڑی بزدلی کی ضرورتا
باپ دادا کے دین پر انتقال کرتا ہون چنانچہ اسی حال مین وحی الٰہی نازل ہوئی انک
لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء و واقدی اور ثعلبی مین لکہا ہے کہ بعد
وفات ابوطالب کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل قریش نے طرح طرح کی ایذا
دی اور بڑی بڑی گستاخیان اور سخت سخت بے ادبیان آنکی جناب مین شروع
کین اور نوبتہ غدر مین جور ہوکر ایسے گھمنڈ مین آئے کہ حضرت کو نہ اُٹھتے چین لینے
دیا نہ بیٹھتے آرام کرنے دیا۔ اس مقام پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیفین لکھتے ہوئے
رونگٹا رونگٹا بدن کا کھڑا ہوتا ہے اور قلم صفحہ قرطاس پر بادیدہ خونبار روتا ہے ہیہات ہیہات
اب وہ وقت آگیا کہ حضرت کا گھر مین سے نکلنا بھی دشوار ہوگیا۔ چند روز کو کمبخت ابولہب نے
حضرت کی حمایت کی آخر اُسکی جورو نے کہا کہ اے ابولہب افسوس ہے تجھپر کہ محمد صلی اللہ

علیہ وسلم ہماری ہجو کرے ہم کو کافر اور دوزخی بتاوے اور تو اُسکی حمایت کرے یہ سنکر وہ سنگدل بھی حضرت کی حمایت سے دست بردار ہوا اور اہل قریش کی ہمراہ درپے آزار ہوا اہل قریش نے ظلم کی یہ نوبت پہونچائی کہ رحمت عالم شہنشاہ دو جہان کے سر مبارک پر خاک برسائی اور پتھر اور اینٹین مارنا شروع کین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے درگذر کی اور طائف کو تشریف لیگئے طائف کی مخلوق نے بھی حضرت کی کچھ قدر اور خاطر نہ کی نو ثقیف اور بنو کندہ طائف کے باشندے تھے اور سردار قوم تھے انہون نے حضرت پر طعنہ زنی کی اور جو لعین آیا وہ کہا نوبت یہانتک پہونچی کہ حضرت کو طائف مین بھی نہ رہنے دیا۔

واقدی اور شرح مشارق اور مصابیح مین لکہا ہی کہ ان کمبختون نے اونٹ کی مینگنیان حضرت کے ماریں ابن عبد [illegible] کہ سردار قوم تہا وہ اُس جگہ کہڑا تہا حضرت رسول خدا صلعم نے یہ خیال کہ یہ سردار قوم ہے شاید بوجہ اپنی بزرگی کے میری کچھ حمایت کریگا اور اُسکے سمجھے سے یہ کمینے سرکشی سے باز آئینگے اُس خبیث کی طرف میل کیا لیکن اُس بدبخت نے بجاے حمایت اور یہ ستم کیا کہ لوگون سے آنکھون کا اشارہ مار کر کہا کہ مینگنیان کیا مارتے ہو اینٹ اور پتھر اور ڈھیلے مارو چنانچہ لوگون نے پتھر اور ڈھیلے ہی مارنے شروع کئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت جناب الہی مین رجوع کی اور عرض کیا کہ الہی مین جیسے وسیلہ ہون تو میری سناتی کر ادہر تو حضرت کی یہ کیفیت اور مزید ہائے حضرت کے اوپر جہکے پڑتے تھے اور اُس ظلم کی بارش پتھرون کی بوچہار مین آن کے کسی جگہ پہونچ آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ اور شیبہ کے دیوار کی طرف جا کر پناہ پکڑی ان ظالمون نے وہان بھی ہجوم کرلیا اور محبوب خدا کو کمال ایذا دی برابر پتھر مارتے تھے چنانچہ عتبہ اور شیبہ ملعون بھی پیچھے تھے اور اس حال کو دیکھا کہ حبیب خدا پر عالم مظالم سے تنگ تہا اور [illegible] نے کہا کہ او ظالمون بچیاؤ یہ کیا حرکت ہے خبردار بازآؤ [illegible] ہماری [illegible] ساتھ [illegible] کس [illegible] مین رو[illegible] یہ کہا اور اپنے غلام عداس کو بہیجا کہ تو [illegible] انگور [illegible] سے باز رکھ اور تہوڑے انگور واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بہیج [illegible] درمیان [illegible] کہ حضرت رسولخدا اُس مصیبت مین گہرے ہوے تھے

جبرئیل علیہ السلام سے پہاڑوں کے فرشتے ہمراہ لیکر آسمان سے اترے اور کہا اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا کے سردار یہ پہاڑوں کا فرشتہ ہے اس فرشتے کو اللہ نے
آپ کے پاس اس لیے بھیجا ہے کہ یہ آپ کی اطاعت کرے [illegible] اگر آپ حکم کریں
طائف کے [illegible] ان دونوں پہاڑوں [illegible]
تو جناب [illegible] آنحضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] الٰہا خدایا [illegible] اس قوم کو [illegible]
ان کی نسل سے کوئی گروہ ایسا پیدا ہو کہ جو تیری [illegible] تیری یاد
کرے عداس غلام نے یہ حال اپنی آنکھوں سے دیکھا اور فوراً سچے دل سے کہا۔
اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا ایک ہے اور محمد [illegible] جب عداس ایمان لا چکا تو عتبہ و شیبہ
بولے کہ عجب جادو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جس نے ہمارے غلاموں کو اپنا معتقد کر لیا عتبہ و
شیبہ کی بہن آسیہ [illegible] اور یہ تمام معاملات [illegible] دیکھ رہی تھی [illegible] آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر برحق ہے [illegible] عداس [illegible] ایمان نہیں لایا
اس نے ضرور کچھ دیکھا ہے جب عداس [illegible] طرف آیا [illegible] جبرئیل [illegible]
تقریر کا اور پیغمبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] بیان کیا یہ تمام قصہ سنکر
خواہر شیبہ و عتبہ بھی بصدق دل ایمان لائے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمان
ہو گئے دوسرے دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] عداس [illegible] حارثہ
مکہ کی طرف واپس آئے۔ [illegible]
[illegible] سردار جناب کے آئے اور حضرت قرآن شریف [illegible] ایمان لائے
اور اپنے بادشاہ پاس گئے اور کہنے لگے انا سمعنا قرآنا عجبا یہدی الی الرشد فامنا
بہ ولن نشرک بربنا احدا ترجمہ [illegible]
طرف راہ خدا کی پس ہم سب ایمان لائے [illegible]
[illegible] کسی وقت [illegible] حضرت [illegible]

وہ گویا گریبان چھپاتا ہوا سا دودھ حضرت کیواسطے لاتی تین روز پینے اسی سے حضرت
نے کچھ تھوڑا پیا تین روز بعد [illegible] پیا بعد دودھ پینے کے حضرت نے اُس شخص کو
کو مکہ [illegible] کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اگر تو مجھکو بیٹے قریب و جوار میں رکھے اور میرے
ساتھ [illegible] اُس نے یہ نہ قبول نہ کیا بعد اسکے اخنس کے پاس
بھیجا اُس نے بھی انکار کیا پھر مطعم بن عدی کے پاس [illegible] حضرت نے [illegible] اس نے
قبول کیا اور کہلا بھیجا کہ [illegible] تمہاری حمایت [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ میں گئے اور مطعم بن عدی [illegible] اپنے [illegible] حمایت [illegible] ظلم سے باز رہے
[illegible] قریش سے کہلا بھیجا کہ میں نے محمد کو پناہ دی ہے کوئی شخص [illegible]
[illegible] عدی [illegible] چنانچہ ایسا [illegible] ماہ شوال کے اخیر میں حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] گئے تھے [illegible] تیسویں تاریخ ذیقعدہ
[illegible] حضرت [illegible] اختلاف [illegible] تفسیر واقدی اور تفسیر [illegible]
میں [illegible] لکھا ہے کہ وہ سات جن مذکور [illegible] قرآن سنکر ایمان لائے تھے اور اونہوں نے
[illegible] بادشاہ کو مطلع کیا تھا اور وہ بادشاہ جنات کا تین سو جنات کو ہمراہ
لاکر حضرت کی طرف آیا [illegible] کے مہینے میں [illegible]
[illegible] نازل کیا [illegible] حضرت کی [illegible]
جناب سرور کرم صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیکر مکہ سے باہر
آئے اور ایک خط کھینچکر عبد اللہ بن مسعود کو اوس خط کے اندر [illegible] اور خود مقام
نزول جنات پر تشریف فرما ہوئے [illegible] آتے جاتے تھے [illegible] کلمہ کا [illegible]
تمام [illegible] جاتے تھے [illegible]
[illegible] العرش [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
جنات [illegible] حضرت کے پہنچنے [illegible] اللہ [illegible]
اور [illegible] حضرت [illegible] جب [illegible] جنات [illegible]
تو [illegible]

تھا وہاں سب کو دعوت اسلام کہلا بھیجی اور مضمون نامہ یہ لکھا انا سمعنا کتابا انزل من بعد
موسی مصدقا لما بین یدیہ یہدی الی الحق والی صراط مستقیم یاقومنا اجیبوا
داعی اللہ وامنوا بہ یغفر لکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم - ترجمہ
تحقیق سنا ہم نے قرآن کو جو نازل ہوا ہے بعد موسی علیہ السلام کے تصدیق کرنیوالا وہ قرآن اُس
چیز کی جو چیز اُس کے ہاتھوں میں ہے اور روبروہے یعنی شریعت اسلام اور قرآن ہدایت
کرتا ہے گمراہوں کو طرف راستہ سیدھے کی اے قوم ہماری قبول کرو تم داعی اللہ کو یعنی رسول
کو جو اللہ کی طرف بلاتا ہے تمکو اور ایمان لاؤ تم اُسپر اور بخشیگا اللہ گناہ تمہارے اور پناہ دیگا
اللہ تمکو دردناک عذاب سے - آخر الامر عام جنات روئے زمین پر دعوت اسلام پہونچی جس کی
قسمت میں توفیق الہی رفیق تھی دولت اسلام سے مالامال ہوا بیشمار جن ویری دائرہ اسلام
میں آئے - رسالہ عبہری میں لکھا ہی کہ ربیع الاول کے اخیر مہینہ میں مطعم عدی نے بھی وفات
پائی ادھر اہل قریش نے پھر رسول خدا صلعم پر ظلم کی ٹھہرادی اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بہت متفکر ہوے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ کو دربردہ مدینہ شریف کو انصار کے پاس ایک نامہ
دیکر روانہ کیا اور دعوت اسلام کا مژدہ دیا وہ لوگ حضرت کے بہائی برادر از روئے قرابت
قدیمہ کے تھے عبد اللہ مسعود رضی اللہ عنہ نامہ لیکر پہونچے سب انصاری عقبہ پہاڑ پر جمع ہوئے
اور غائبانہ بیعت رسول قبول کی اور کہا کہ محمد سے کہو کہ ہمارے درمیان آجاویں اور
ہمارے پاس رہیں ہم ہر طرح اُن کے ذمہ دار ہیں اہل قریش کی کیا مجال جو پھر اون کے ایذا
کا خیال بھی دل میں لاویں ادہر تو عبد اللہ مسعود کو حضرت نے مدینہ منورہ کو روانہ کیا تھا اور
ادہر خود نہایت حیران وپریشان تھے کہ الہی کیا کروں اسی درمیان میں عبد اللہ مسعود رضی اللہ
عنہ خوشخبری مثل نسیم سحر لیکر حضور کی خدمت میں حاضر ہوے - رحمت عالم صلی اللہ علیہ
وسلم یہ سنکر بہت خوش ہوے -

فصل بیچ بیان واقعہ معراج اور ہجرت طرف مدینہ منورہ کی

جب ایذاء قریش حد سے گذری سید المرسلین علیہ السلام نے قصد مصمم مدینہ کا کیا اور صحابہ کو

اجازت دیدی کہ سامان سفر مدینہ کا کرین اور خود منتظر وحی کے ہوئے - مصابیح مین لکھا ہے
کہ سب سے پہلے مدینہ مین مصعب عمیر گئے اور ابن ام مکتوم گئے - بعدہ عمار اور بلال اور سعد
رضوان اللہ علیہم اجمعین بعد اُس کے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ معہ بیس آدمیون کے اُن
سے بعد کو قبلہ عالم رحمت خداے اکرم تشریف لیگئے تھے بعد بیان معراج شریف کے
ہجرت رسول کا مفصل ذکر کیا جاے گا - رسالہ عمدی مین لکھا ہے کہ ستائیسوین تاریخ رجب المرجب
کی بارہوین برس نبوت کے حضرت کو پچاس برس کی عمر مین معراج ہوئی عالم ملکوت مین
فرمان الٰہی پہونچا کہ رضوان بہشت کو آراستہ کرے اور مالک آتش دوزخ کو ساکن کرے اور
جبرئیل قبور تجی آدم پر ملائکہ عذاب کو اُٹھادے اور غلمان وحور کو حکم الٰہی پہونچا کہ اپنے
آپ کو آراستہ کرین مہتر جبرئیل نے عرض کیا کہ بار الہا کیا قیامت قایم کرنیکا قصد ہے حکم ہوا
کہ اے جبرئیل آج ہماری محبوب کی معراج کی رات ہے آج اپنے دوست قریشی کو ہم تھوڑی
دیر کو اپنے پاس بلاتے ہین اے جبرئیل بہشت مین جا اور مرغزار بہشت سے ایک براق برق
رفتار واسطے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انتخاب کرکے لا اور ستر ہزار فرشتے ہمراہ لیکر
میرے حبیب کے در دولت پر حاضر ہوکر قروہ معراج سنا مہتر جبرئیل صلواۃ اللہ علیہ بہشت مین گئے
اور ایک براق سبزہ زار بہشت سے لیکر ستر ہزار فرشتون کے ساتھ شہنشاہ عالم کے دروازہ
عالی پر حاضر ہوے سید المرسلین علیہ السلام ام ہانی کے گھر مین سو رہے تھے کہ دفعتہً اُس
مکان کی چھت شق ہوئی اور مہتر جبرئیل صلواۃ اللہ علیہ خدمت مین قبلہ عالم کی حاضر ہوے
اور فرمان خدا پہونچایا کہ چلیے خدا نے آپکو طلب فرمایا ہے چنانچہ مصابیح مین لکھا ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب شرین سے جاگے اور حرم شریف مین آکر وضو کیا اور نزدیک
مقام خطیم کے دوگانہ ادا کیا اور براق پر سوار ہوکر روانہ ہوے مہتر جبرئیل ستر ہزار فرشتون
کے ساتھ حضور کی رکاب مین ہو لیے تھے جسوقت بیت المقدس مین پہونچے دوگانہ شکر
ادا کیا اُس جگہہ ایک سیڑہی نور کی آسمان سے زمین تک معلوم ہوئی حضرت اوسپر سوار
ہوکر اوپر کو چڑہے چلے گئے جب پہلے آسمان پر پہونچے مہتر جبرئیل نے کہا کہ اے
ملائکہ فلک اول آگئے میرے ساتھ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان اول پر رونق افروز

ہین یہ سنکر فرشتون نے علامہ سیاہ کا کھینچا افلاک مین بانگ کیا اور کہا مرحبا نعم المجی
اچھا آیا خوب آیا تو ۔ دروازہ فلک اول کا کھولا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسمین
رونق افروز ہوے حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت جبرئیل نے کہا کہ یا محمد آپ
باپ آدم کو سلام کرو سید المرسلین علیہ السلام نے حضرت آدم کو سلام کیا انہون نے جواب
سلام کا دیا اور کہا مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح پھر دوسرے آسمان پر پہونچے وہان
حضرت یحیی علیہ السلام سے اور حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات کی انہون نے کہا مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر تیسرے آسمان پر گئے وہان حضرت یوسف علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی انہون نے خوش ہوکر کہا مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر چوتھے
آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہون نے خوش ہوکر کہا مرحبا بالاخ الصالح
والنبی الصالح رسالہ عجیب میں لکھا ہے کہ پھر حضرت نے عزرائیل علیہ السلام سے ملاقات
کی اور دیکھا کہ ایک بہت بڑا درخت ہے اس درخت کے بہت تمام پتے ہیں اور داہنے
بائین انکے گروہ فرشتون کے کھڑے ہوے تھے جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آگے بڑھے اور حضرت عزرائیل سے سلام علیک کی عزرائیل نے بڑی تعظیم کی بات حضرت
نے انسے کیفیت روحون کے قبض کرنے کی دریافت کی حضرت عزرائیل
بہت خوش ہوا کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ درخت جسکو آپ دیکھتے ہیں اسکے پتے
بعدد بنی آدم کے ہیں جو دنیا مین پیدا ہوئے ہین اور قیامت تک دنیا مین پیدا ہونگے اور ہر شخص
کا نام اس درخت کے پتہ پر لکھا ہوا ہے جب کوئی شخص پیدا ہوتا ہے تو چالیس
دن پہلے وہ پتہ جس پر نام اجل رسیدہ کا ہے زرد ہونے لگتا ہے جب اسکی نوبت آتی ہے کہ
وہ مرنے لگتا ہے وہ پتہ بالکل زرد ہوکر گر پڑتا ہے اگر وہ مرنے والا نیک اور قابل رحمت ہے تو
داہنے ہاتھ کے فرشتے اسکی جان کو قبض کرکے مقام علیین میں لیجاتے ہین اور اگر بد اور لائق
لعنت کے ہے تو بائین ہاتھ کے فرشتے جاتے ہین اور جان اسکی نکالکر سجین کے مقام
پر پہونچاتے ہین لیکن مجھکو ہرگز معلوم نہین کہ روح کیا چیز ہے نہ کبھی مین نے روح کو ان
آنکھون سے دیکھا لیکن ہاتھ پر کوئی چیز گران معلوم ہوتی ہے اس سے تو البتہ یقین ہوتا ہے

کہ خبر ہو کہ کیا چیز ہوئی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر ظاہر ہو جیو بہشت کہ جس کے
نعمات بلند ہے کہ پہلو پیدا کیے ہیں [illegible] اور آج کا کام مجھے سونپا ہے اسی سبب
مجھکو حکم ہوا ہے کہ اے عزرائیل آخر زمانہ میں بھی آخر زمان کو پیدا کرینگے لڑائی
اونکی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا تجھکو [illegible] اوسکی امت جو مومن ہو اوسکی جان اسطرح نکالیو
جیسے مشفق ماں اپنے بچہ کے منھ سے [illegible] اپنی چھاتی نکال لیتی ہے مختصر
کہ جیسا [illegible] پانچوین آسمان پر پہونچے ہارون علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی اونہوں نے دیکھکر کہا مرحبا یا اخ الصالح والنبی الصالح جب چھٹے
آسمان پر پہونچے وہان موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اونہوں نے کہا مرحبا یا
اخ الصالح والنبی الصالح لیکن [illegible] موسیٰ علیہ السلام رونے لگے ملائکہ نے سبب
رونے کا دریافت کیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اسلیے روتا ہوں کہ یہ میرے بعد
جوان عربی کو حضرت حق نے پیغمبر و آخر ختم المرسلین فرمایا اور وہ قریب ہے کہ قیامت کو
[illegible] سے پہلے امت اوسکی بہشت میں داخل ہوگی اور اس شان سے داخل ہوگی کہ
[illegible] اوسکی امت کے آگے ایسے ہوگی جیسے [illegible] جنگل میں یا قطرہ دریا میں
غرضکہ جب حضرت ساتوین آسمان پر پہونچے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے
ملاقات ہوئی اونہوں نے حضرت کو دیکھکر کہا مرحبا یا ابن الصالح والنبی الصالح [illegible] پہنچے
پر پہونچے کہ وہ مقام جبرئیل علیہ السلام کا ہے اور سدرہ پر گئے درخت کا ہے وہ ساتوین
آسمان پر ہے مثال [illegible] عرش ہے اور اوسکی جڑ سے پانی کی نہرین
باہر نکلتی ہیں دو نہرین ظاہر دو نہرین پوشیدہ بہتی ہیں پتے اوسکے مثل کوش ہاتھی کے
ہیں اور پھل اوسکا جیسے [illegible] چار نہرین دیکھیں [illegible] کہا اے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم یہ دو نہرین جو پوشیدہ بہتی ہیں بہشت کے چشموں سے آئی ہیں اور یہ دو نہرین
ظاہر ہیں ایک رود نیل کہ مصر میں واقع ہے دوسری فرات کہ عراق میں واقع ہے
تیسری جیحون کہ خراسان اور ماوراء النہر میں واقع ہے چوتھی سیحون کہ [illegible] میں جاری
ہے بعد اوسکے بیت المعمور میں پہونچے سید المرسلین [illegible] وہاں بھی دوگانہ ادا کیا۔

اس کے بعد تین پیالے حضرت کی خدمت مین پیش کیے گئے ایک دودھ سے بھرا تھا
دوسرا پیالہ شہد سے بھرا تھا تیسرا پیالہ شراب سے بھرا تھا کہا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ان مین سے ایک پیالہ اختیار کیجیے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
دودھ کا پیالہ لیا تمام ملائکہ مین شور احسنت و آفرین کا بلند ہوا اور بالاتفاق سب کہنے
لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم شاباش تیری دانائی پر کہ تو نے اصل فطرت کو اختیار
کیا یہ پیالہ دودھ کا دین اسلام ہے پھر فرمان الہی پہونچا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم عرش پر آ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نعلین مبارک پائے اقدس
سے جدا کرین فرمان باری ہوا کہ خبردار نعلین پاؤن سے جدا نکرنا اسواسطے کہ تیری
نعلین کی گرد سے ہمارے عرش اعظم کو برکت حاصل ہوگی سبحان اللہ شان محمدی کا کیا
بیان ہوسکتا ہے جب حضور نے عرش پر جانے کا ارادہ کیا تو رف رف واسطے سواری
کے آیا حضور رفرف پر سوار ہوے پھر جبریل صلوات اللہ علیہ بولے کہ اب ہماری رخصت
ہے ہمارا سلام لیجیے ہمکو اس سے آگے جانے کی مجال نہین اگر مثل میرے ایک لاکھ جبریل
بھی ہون تو بال کی برابر قدم آگے نہ بڑہا سکینگے مگر تمکو اللہ جلشانہ نے یہ طاقت عالی عطا
فرمایا ہے کیونکہ عرش و کرسی کو تمہاری محبت مین اللہ نے پیدا کیا ہے تم جا سکوگے اور کسی
کی مجال نہین ہے حضور آگے بڑہے رفرف ستر ہزار پردون سے نور کے آگے نکل گیا
اقدس مقام پر پہونچکر نور تجلی ذات کبریا کا ظاہر ہوا سید المرسلین علیہ السلام نے اپنی آنکھون سے
دیدار الہی دیکھا اور اس طرح زبان مبارک پر لائے - التحیات للہ والصلوات والطیبات
حق سبحانہ تعالے نے زبان مہربانی سے ارشاد فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ پھر حضور نے عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
فرشتے پکارے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمان الہی پہونچا کہ سیدا تیری محبت مین ہم نے عرش و
کرسی زمین و آسمان لوح قلم املاک افلاک کو پیدا کیا اور اپنی خدائی اور شان ربوبیت کو بھی
تیری ہی ہستی کے سبب تیری محبت کے پردہ مین ہم نے ظاہر کیا اگر ہم تجھکو پیدا نہ کرتے

تو ہرگز زمین و آسمان حور و ملائک جن و انس کو پیدا نہ کرتے اگر تو نہ ہوتا تو عالم ہستی کا نشان کیا
وہم و گمان بھی نہ ہوتا نہ جان پیدا ہوتی نہ موت نہ ملک الموت محبوب میرے آج روز
روز بازار اوج و اقبال کا تیرے ہے اور آج کی شب شب معراج تیری ہے مانگ
مجھ سے جو تیرے جی میں ہو دے ماں سا جو مانگیگا پاویگا اے حبیب میرے اگر ان
دونوں عالم بھی تجھکو بخش دوں تو میرے دریائے کرم سے ایک قطرہ بھی کم نہ ہوگا۔
یہ فرمان عالیشان اور یہ انعام و اکرام اپنے خالق مہربان کے دیکھا دست بدعا بلند
کئے اور اسطرح التجا کی کہ اے میرے مہربان معبود امت گنہگار رکھتا ہوں اسکے
عذاب آخرت سے ڈرتا ہوں خداوندا میری عاصیان امت کو بخشدے اور دوزخ
کی آگ سے انکو امن عطا فرما فرمان الہی پہونچا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
ایک تہائی امت تیری ہم نے بخش دی سید رحمت عالم نے عرض کیا خداوندا اور
اس سے بھی زیادہ کرم فرما حکم ہوا کہ دو تہائی امت کو آج بخش دیا سید رحمت عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے عرض کیا الہی اور اس سے بھی زیادہ انعام عطا فرما فرمان الہی پہونچا
جا خوش ہو جا سب کو ہی بخشدیا مگر شرط یہ ہے کہ مجھ سے شرک نکریں جو شخص تیری امت
کا صدق دل سے ایکبار کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کہیگا وہ سب بہشت
میں پہونچیگا اگرچہ اس کے گناہ پہاڑ کی برابر ہوں لیکن میں بخشدونگا سب گناہ بخشدونگا
مگر شرک نہ بخشونگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہزار کلام الہی سنے
بعد اسکے عرض کیا خداوندا جب میں دنیا میں جاؤنگا تو میری امت پوچھے گی کہ تم معراج
میں خدا کے پاس گئے تھے ہمارے واسطے کیا تحفہ لائے ہو اسکے جواب میں فرمان
الہی ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تو کہدیجے کہ پچاس وقت کی نماز تم پر اللہ نے
فرض کی تمہارے لئے پروردگار کی طرف سے یہی تحفہ لایا ہوں حضرت نے معراج
مراجعت کی پھر موسی علیہ السلام سے راستہ میں ملاقات ہوئی اور ذکر پچاس وقت
کی نماز کا درمیان آیا موسی علیہ السلام نے حضرت کو پیچھے کو بھیجا اور کہا کہ اللہ سے
نمازوں میں کمی کراؤ تمہاری امت نہایت ضعیف ہے متحمل اسکی نہوگی چنانچہ حضور گئے

تخفیف چاہی نوبت [illegible] کی پہونچی کہ وہاں [illegible] نماز ہی گھٹتے گھٹتے رہ گئیں پھر حضرت موسی
علیہ السلام سے ملے موسی علیہ السلام نے یہ سنکر حضرت کو کہا کہ پھر جاؤ اور کمی چاہو حضرت
پھر گئے اور اللہ پاک کے دربار سے پانچ وقت کی نماز فرض رہی پھر موسی علیہ السلام
نے حضرت سے فرمایا کہ جاؤ اور کمی کراؤ تو حضرت نے فرمایا کہ اب مجھکو اپنے پروردگار
سے شرم آتی ہے اب زیادہ عرض نہیں کر سکتا ہوں اور اللہ پاک نے بھی فرمایا ہے
[illegible] ترجمہ تحقیق [illegible] اپنے کلام
پھر [illegible] علیہ السلام نے بہشت اور دوزخ کی رحمت و زحمت ملاحظہ فرمائی اور تمام
عالم کو عرش کرسی لوح قلم [illegible] اشیاء کو ملاحظہ فرمایا کہ اگر [illegible] ان
سب کا بیان کیا جاوے تو طاقت بشریت سے باہر ہے [illegible] حرف دنیا کی آمد
حدیث المعراج اور مشارق اور صحیحین اور مصابیح اور [illegible] لکھا ہے کہ شب
معراج حضور قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھے آسمان پر پہونچے تمام ملائکہ اور انبیا آ
پہونچے سید المرسلین علیہ السلام امام بنے اور وہ سب مقتدی دو رکعت نماز ادا کی
[illegible] تواریخ میں لکھا ہے کہ قریب سدرۃ المنتہی کے یہ دو رکعت نماز علیحدہ
فرشتوں کو حضرت نے پڑہائی اور دو رکعت نماز چوتھے آسمان پر انبیا کو علیحدہ پڑہائی
[illegible] حضرت کہ [illegible] اپنے گھر آئے تو بستر مبارک سے گرمی تھی اور پانی وضو کا
بچا ہوا [illegible] ہلتا تھا گویا ابھی [illegible] رکھا ہے اور سجدہ کی جگہ [illegible]
[illegible] حضرت کی پیشانی مبارک پسینہ سے تر تھی ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
ترجمہ بخشش اور مہربانی [illegible] ہے جسکو چاہتا ہے اوسکو دیتا ہے اپنے بندوں میں سے
[illegible] جناب رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصہ شب معراج کا اپنے
[illegible] بیان کیا سب نے تصدیق کی [illegible] فوائد الفواد میں لکھا ہے کہ
[illegible] کیفیت اسری کی تھی [illegible] سے پہلے آسمان
[illegible] معراج تھی [illegible] آسمان سے مقام قاب قوسین او ادنی تک شان اعراج تھی
[illegible] حبیب [illegible] اور [illegible] کی بیعت کا حال سنا [illegible]

اور نا امید ہوئے اور اس بات سے ڈرے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رونق بازار بڑھ گئی اور دین اسلام کو روز افزون ترقی نصیب ہے اس خیال سے اہل قریش نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا منصوبہ اپنے دل میں ٹھہرایا۔

ثعلبی اور بیہقی اور کشاف میں سورہ نحل کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اہل قریش واسطے مشورہ قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ ندوہ میں جمع ہوئے۔ ابلیس لعین بصورت شیخ نجدی کے دروازہ پر آیا اور کواڑ کھٹکھٹائے اور کہنے لگا اے قریش میں شیخ نجد کا اور زاہد و عابد تارک الدنیا ہوں میں گوشہ نشین ہوں جو مشورہ آج تم باہم کر رہے ہو اپنی قوت کشف اور نور باطن سے میں اوسپر مطلع ہوا چنانچہ میں اس خیال سے آیا ہوں کہ تمکو اس معاملہ میں نیک صلاح دوں اور بہتر رائے تمکو بتلاؤں۔ یہ سنکر قریش بہت خوش ہوئے اور بڑی تعظیم سے اس ملعون کو اندر لیگئے وہاں جاکر شیطان نے پوچھا کہ اے دوستو تم نے قتل رسول کا مشورہ کیا کیا ہے اور کس تدبیر سے ہلاکت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدنظر ہے۔ اول ابو البختری نے کہا کہ میں نے تو یہ سوچا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پنجرہ میں بند کیا جاوے اور وہ پنجرہ عبرت کے واسطے راستہ میں ڈالا جاوے۔ چلتے مسافر یہ حال دیکھتے جائیں اور پنجرہ کے روزنوں سے کھانا پانی اونکو پہونچایا جاوے۔ یہ تدبیر سنکر شیطان لعین نے کہا کہ یہ رائے بہت مناسب ہے کہ یہ فرصت وقت اور موقع تاک کر بیخبری میں اوسکی قوم پر اور اسپر حملہ کرو اور سب کو مع اوسکے قتل کرو۔ پھر ہشام نے کہا رائے میری یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جلا وطن کرو۔ شیخ نجدی یہ سنکر بولا کہ یہ رائے بھی گمراہ ہے بلکہ یوں کرو کہ دوسری قوم کو جمع کر کے کشت و خون کراؤ اور محمد کو قتل کراؤ۔ ابوجہل نے کہا کہ میری تو رائے یہ ہے کہ بس جیسے ہو محمد کو قتل ہی کرو زندہ نہ چھوڑو نا یہ سنکر شیخ سجادہ نشین علیہ اللعنۃ کہنے لگا کہ شاباش احسنت کیا کہنا ہے۔ یہ تجویز بہت ہی ٹھیک یہی ہونا چاہئے اون کے قتل ہوتے ہی سب فتنہ مٹ جائیگا۔ اسپر ابو البختری کہنے لگا کہ بنی ہاشم محمد کا بدلا لئے بغیر باز نہ رہینگے۔ شیطان علیہ اللعنۃ نے کہا کہ اے یارو تمکو کیا ہوا ہے کیوں ایسے متفکر ہو۔ میں ایک تدبیر تمکو ایسی بتلاؤں کہ تم بھی جس کو یاد کرو لو اب ایک کام کرو کہ ہر قبیلہ میں سے نکال کر سو آدمی جمع کرو اور سو تلواریں [illegible] کے

ہاتھوں میں دو اور کہہ دو کہ سو عدد یکبارگی بنی ہاشم پر حملہ کرکے اونکو خون میں نہلا دیں
اور قتل کردیں پھر دیکھیں کہ محمد کا بدلا بنی ہاشم کس کس سے لینگے انمیں ہمت اتنی قوت کہاں ہے
قصاص لے سکیں اور مصلحت یہ ہے کہ آج کی رات موقع کی تاک میں رہو جس وقت گھر
سے نہ نکلیں فوراً ہی محمد کو آج کی رات قتل کرو جیسا سمجھ میں صورت نکالنے میں آیا ہے
تمکو بتا دیا اب آگے تم جانو تمہارا کام ہے یوں میں تو جاتا ہوں پس اہل قریش نے شیخ نجدی
کو معظم تمام رخصت کیا اور خود آپکے قتل کی موافقت آپس میں ... یہ فکر کرتے ہوئے بیٹھے
شیخ نجدی آتشین علیہ اللعنۃ خوشی خوشی اس قوم سے رخصت ہو کر اپنی راہ لیا اور ادھر پیامبر
رب العزت یعنی جبرئیل امین دربار خدا سے ذوالجلال والاکرام سے حضور رسول میں نازل
ہوئے اور ایک ایک حال اور مشورہ ملعونان اہل قریش سے مفصل اطلاع دی اور
عرض کیا اے سلطان دوجہان آج کی رات تم اپنے بستر پر خواب نکرنا اپنی جگہ پہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ کو سلا دینا اور خود بہ رفاقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ شریف کو
چلے جاؤ۔ واقدی میں لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام نے بموجب فرمان باری امیر المومنین
حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر سلا دیا اور پہلی تاریخ کی رات کو ربیع الاول شریف
کی کہ نبوت ملے ہوئے تیرہ برس گذر چکے تھے معہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب رسول
علیہ السلام نے پوشیدہ طور پر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور باہر آئے جب آدھی
رات گئی تو مفسدان قریش قتل رسول پر کمربستہ حضرت کے گھر پر چڑھ آئے ہرچند کہ ادھر
اودھر تلاش کیا لیکن حضرت کا پتہ نہ ملا بلکہ بجائے حضرت کے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو
سوتا پایا آخر محروم لوٹ آئے راہ میں پھر شیخ نجدی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا اے جوانان
قریش تم کس خیال خواب میں ہو یہاں تو محمد معہ ابوبکر صدیق مدینہ کو سدہارے چھپ کر
پر لو ابھی تھوڑی ہی دور پہونچے ہونگے دیکھو سامنے ہی جارہے ہیں دوڑو۔ اہل قریش
پیچھے پیچھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے محبوب خدا کوہ اطحال کے غار
ثور میں چھپ گئے اس غیب کو حق نے بحکم خدا جالا تنا اور دو کبوتر آئے اونہوں نے غار کے
موں پر انڈا دیا۔ یہ قصہ تفسیر سورہ برات میں لکھا ہے جب قریش اس غار تک پہونچے جہاں
حضرت معہ ابوبکر صدیق رض کے مخفی تھے تو اونکو کبوتر اور نشان حضرت کے قدم مبارک کا

غار ثور تک پایا اُس سے آگے سراغ نہ چلتا تھا شیطان نے چاہا کہ آگے بڑھکر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو بکڑوا دوں اللہ تعالیٰ دون جبرئیل امین نے اپنے پیل (پر) ایک جھپٹ مار کر اوس ملعون کو سندھ کے بن میں پھینکدیا اگر دیکھنا چاہیے کہ تماشا ئے قدرت کہ سب اہل قریش در غار پر چنتے پھرتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن کے پاؤں دیکھتے تھے قریش دامن پائین ڈھونڈتے تھے اور حبیب خدا کو تلاش کرتے تھے اور غار کے اندر سے نظر کرتے تھے مگر ایسے اندھے ہوگئے تھے کہ حضرت کو نہ دیکھ سکے۔ اس جگہہ فقیر مولف کے دل میں ایک نکتہ موزون گذرا وہ یہ ہے کہ اگر اندھے نہوتے اور حضرت کے دیکھنے کی آنکھیں رکھتے تو کاہیکو بھٹکتے پھرتے اور کیوں ڈھونڈتے حضرت تو اُن کے پاس سا بہلے ہو رہے موجود تھے۔ غرض اس حالت کو دیکھکر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گھبرائے اور عرض کیا یا رسول اللہ قد ادرکنا۔ ترجمہ۔ اے رسول اللہ کے تحقیق پا لیا کافروں نے ہمکو اور آپہونچے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما ظنک فی الذین اللہ ثالثہما۔ ترجمہ۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا گمان تیرا ہے اے ابو بکرؓ درمیان دو شخصون کے جنکا ثالث اور نگہبان اللہ ہے۔

جب اہل قریش نے نشان ایمان کا نہ پایا اور سراغ رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کا قطعی اون کو ہاتھ نہ آیا جالا مکڑی کا اور انڈا کبوتر کا غار کے دروازہ پر دیکھکر ناکام پیچھے کو پھرے قریش کی واپسی کے بعد تین روز حضرت معہ یار غار اُسی جگہہ غار میں آئے۔ رسالہ عمہری میں لکہا ہے کہ دوسرے دن ایک سانپ اوس غار میں سے نکلا اور سوراخ سے مونہہ باہر کرنا چاہا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنا پاؤں سوراخ کے مونہہ پر رکھا۔ سانپ نے حضرت ابو بکرؓ کے پاؤں میں کاٹا پھر وہ سانپ رونے لگا اور بولا کہ خدا کیواسطے ابو بکرؓ مجھکو سعادت قدمبوسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محروم نہ کرے مجھے اوس حبیب خدا کے قدم مبارک چومنے دے جن قدموں کے غرض معلی ہنے اپنی آنکھوں میں لگا رکھے امیر المومنین ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنا پاؤں سوراخ سے اُٹھا لیا سانپ نکل آیا اور حضرت کے قدموں پر گرکر ایمان لایا اور کلمہ شہادت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لعاب دہن مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤن پر لگایا سانپ کا زہر دور ہوا
کہ اللہ جلت قدرتہ نے شفا دی کما اخرجہ کشاف مین سورہ برات کی تفسیر مین تفسیر مدارک تفسیر سورہ
انفال اور تفسیر ثعلبی اور حسینی اور ابن اسحاق مین لکھا ہے کہ جس روز حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اوس غار سے باہر آئے اور روانہ ہوئے۔ اہل قریش نے سراقہ بن جعشم کے پاس
نامہ لکھا تاکہ وہ حضرت کا پیچھا کرے اس نے گھوڑے پر سوار ہوکر حضور کا پیچھا لیا اور راہ
ناشیان مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہونچ گیا امیر المومنین ابوبکر رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکنا ترجمہ اے رسول اللہ
ہمکو کافرون نے پالیا۔ حضرت نے فرمایا ما ظنک فی اثنین اللہ ثالثہما ترجمہ
کیا ہے گمان تیرا اے ابوبکر صدیق درمیان ان دو شخصون کے خدا کا ثالث ہو نگہبان الغرض
اسی مین سراقہ آپہونچا اور چاہا کہ وار کرے کہ حضور قبلہ عالم پر ایسے زمین شق ہوئی اور قدرتًا
خدا سے گھوڑا اسکا پیٹ تک زمین مین دہس گیا سراقہ نے عرض کیا اور حضرت سے معافی
قصور کی چاہی حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا ارض خلی رجلہ ترجمہ
اے زمین چھوڑ دے تو دونون پاؤن اسکے۔ زمین نے اسکو معہ گھوڑی کے چھوڑ دیا اور
حکم رسول کی تعمیل کی سراقہ اوسی لئے پاؤن پھر گیا سید المرسلین علیہ السلام ایک مقام پر جس کا
نام کراع الغمیم ہے پہونچے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اس جگہ حضور کی خدمت مبارک مین
حاضر ہوئے اور سات سو آدمیون کی جمعیت کے ساتھ اسلام لائے۔ یہ کیفیت النابیہ نامہ
مین خوب لکھی ہے۔ اللہ اکبر کیسی شان کہ شام کی نماز پڑہی تو فقط رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور جب عشا کی نماز پڑھی تو سات سو ایک مقتدی اور
حضرت امام تھے۔

واقدی نے لکھا ہے کہ سید المرسلین علیہ السلام نبوت کے تیرہوین برس سولہ تاریخ ربیع الاول
کو قبا مین پہونچے پیر کا دن تھا مدینہ والون نے حضور قبلہ عالم کا استقبال کیا اور بڑی ہی تعظیم
وتکریم سے پیش آئے ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے تھے اور حضرت پیچھے جا رہے تھے تمام لوگون
نے غلطی سے یہی جانا کہ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف
متوجہ ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات سے ہراسے اور اپنی دونون آستینون سے

حضور قبلہ عالم کے چہرہ مبارک پر سایہ کر لیا تب لوگون نے سید المرسلین علیہ السلام کو جانا کہ
یہ ہین اور سب متوجہ حضرت کی طرف ہو گئے حضرت نے ہر ایک کو تعظیم کے ساتھ نوازش
کی چار روز برابر حضور قبا مین رونق افروز رہے - بعد روز جمعہ کے منورہ مین بہزار
شان و شوکت رونق افروز ہوئے - اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر مین نزول
اجلال فرمایا نماز جمعہ اُس روز واجب ہوئی سب سے اول وہی نماز جمعہ پڑہائی اس سے
پہلے نماز واجب ہوئی تھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہ تین برس پہلے سے مکہ
معظمہ مین حضرت سے اُنکا نکاح ہوا تھا خدمت مین حضرت کی داخل ہوئین -
مصابیح اور شرح مشارق مین لکھا ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہ یہودیون کے قوم کے
سردار تھے حضرت کے دیکھنے کو آئے جب روئے مبارک پر سید المرسلین علیہ السلام کے
نظر کی دیکھتے ہی کہنے لگے - واللہ ما ھذا الوجہ بکذاب ترجمہ - قسم ہے اللہ کی
نہیں ہے یہ چہرہ جھوٹ بولنے والا اور کہا یا سید المرسلین علیہ السلام تین سوال مجھکو ایسے
سے ہین کہ اون کو سوائے پیغمبرون کے دوسرا شخص نہین جان سکتا ہے - اول یہ
بتاؤ کہ بہشتیون کا کھانا کیا ہوگا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادت
کبد حوت - شرح اس کلام پاک کی یون کی گئی ہے کہ زیادتی جگر مچھلی کی بہشتیون کی غذا
ہوگی اور وہ کیا چیز ہوگی وہ اشتہ ہے شکم ماہی مین کہ لطیف اور شیرین تر جگر مین ہوتا ہے
پھر عبد اللہ سلام رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ اول علامت قیامت کی کیا ہوگی حضرت
رسول خدا صلی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آگ مشرق سے نکلیگی اور مخلوق کو مغرب
کیطرف لیجائیگی تیسرا سوال علیہ السلام رضی اللہ نے یہ کہا کہ حضرت اولاد ماں باپ کی
صورت پر جو شکل ہوتی ہے اسکا سبب کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تعلق
منی کے پانی سے ہے اول منی مرد کی اگر غالب آوے تو اولاد باپ کی صورت پیدا ہوگی
اور جو منی عورت کی مرد کی منی پر غالب آویگی تو اولاد ماں کی صورت پر ہوگی یہ سنکر عبد اللہ
سلام نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ یہ تمام حضرت
پر ایمان لائے باقی نو برس گیارہ مہینے چھبیس روز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ منورہ مین رونق افروز رہے اور وہین سکونت اختیار فرمائی اور مسجد بھی وہان بنوا

تشریف ہوئی اب اس عرصہ مین حضرت کا عروج و اقبال عرش معلی سے بھی گذر گیا تمام
روے زمین کی تنہا شہنشاہی خدا نے آپکو دی تھی فتح کے جھنڈے بلند ہوئے اور
افواج قاہرہ اسلامی بحد بے حساب عرب کا معرکہ مین جمع ہوئین اور سپہ سالار محمدی تھا سے کونین مین
عام نعمت یعنی دین و دنیاوی کا پہونچا اور صفحہ ہستی پر پنج وقتی اللہ اکبر کی نوبت
بجنے لگی رعب اور ہیبت اسلام نے سلاطین روے زمین کے موم کی طرح پگھلا دیے
اور شمشیر جانان عرب کی تیغ کی شعاعین ہفت اقلیم پر بجلی کی طرح کوندنے لگی اور نعرہ سے
غازیون کے تکبیر میدان وغا مین مشتاق شہادت مستی و سرور بادہ توحید سے رعد کی
طرح گرجتی سنائی دیتی ہے ان نعرون سے گنبد افلاک گونجنے لگا اور ان ہاشمی تلوارون نے
سطح خاک کو دست کف رنگین خلاصے حیوان کی جان بازی سے تنگ - ہفت اقلیم کے شہر
و قلعے فتح ہوسکین گے مفصل بیان اسکا آگے آتا ہے -

فصل چھٹی مین بیان ہی واپسی صحابہ کا حبشہ سے طرف مدینہ منورہ کی اور ذکر وفات نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا

تمہید المعرفۃ اور تفسیر لبستی مین لکھا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین
سکونت اختیار کرنے کے چند روز بعد عمر امیہ رضی اللہ عنہ کو نامہ لکھکر طرف نجاشی بادشاہ
حبشہ کے روانہ کیا اس مین لکھا کہ نجاشی اپنی نواح مین مخلوق کو اسلام کی دعوت کری
اور ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کے ان دنون حبشہ مین تھی اوسکو حضرت نے پیغام اپنے
ساتھ نکاح کرنے کا بھیجا - جب عمر امیہ حبشہ مین جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو جعفر
رضی اللہ نے کہا کہ نجاشی مسلمان ہوگیا چنانچہ نامہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا
نجاشی نے بڑی تعظیم سے لیکر آنکھون کو لگایا اور اسکے گروہ سے چند لوگ پہلے ایمان نہ
لاسکے تھے اس روز سب ایمان لے آئے اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کو بوکالت نکاح
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی نے چار سو چوبیس دینار اپنے خزانہ سے دیکر
مہر ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کا ادا کیا اور معہ اصحاب کبار سب کی مہمانی اور ضیافت کی

جو رات محل اسے نجاشی نے زیور اور عود قسم قسم کے اور شاہ نے مناکحت کے ام حبیبہ کو دیے اور چند عورتوں نے جو کہ ام حبیبہ سے جان پہچان والیان تہین ایک ایک جا ہتین ام حبیبہ سے اگر اسواسطے بیان کیتی کہ وہ حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اُن کی طرف سے عرض کرین چنانچہ ام حبیبہ طرف مدینہ منورہ کی روانہ ہوئین اور کبر اتفاقات تقدیر سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ بدر پیش آئی اور بفضل خدا حضرت کی فتح ہوئی اور ابوجہل لعین اور بڑے بڑے سرکش سردار قریش کے مارے گئے۔ چنانچہ بیان اسکا مفصل طور پر آئندہ کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ صحابہ نے نجاشی کو خبر فتح جنگ بدر کی اور صحابہ کو جو حبشہ مین تھے سنائی سب خوش ہوئے اور مشتاق قدمبوسی و دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور نجاشی نے واسطے سامان سفر مدینہ کے مدد چاہے اور کمر سفر باندھکر فوراً حضور قبلہ عالم مین آئے اور چشم مشتاق کو انوار دیدار محبوب باری سے منور کیا اور بہت مخلوق حبشہ کی اور بحیرا راہب بھی ہمراہ صحابہ کے خدمت حضور مین معہ تحف و ہدایا مرسلہ نجاشی حاضر ہوئے نجاشی بکمال نیازمندی و صدق و خلوص قلبی کے ساتھ انواع و اقسام سے تحفے اور نذرانے بھیجے منجملہ اُن کے دو عورتین ایک جاوا دوسری ماریہ نام کہ وہ قبیلہ بنی قرط مصر سے ہین حضرت کی خدمت کیواسطے بھیجین اور ایک روایت یون بھی ہے کہ ماریہ کو مقوقس بادشاہ اسکندریہ نے حضور کی خدمت مین بھیجا تہا اب اللہ نے اپنے حبیب کو وہ مرتبہ اور عزت بخشی کہ تمام عالم کی شہنشاہی کا تاج فرق مبارک پر رکہا روے زمین کی بادشاہ تحفے اور نذرانے بھیجنے لگے بیشمار فوجین جمع ہوئین تمام دنیا دائرہ اطاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین آگئے۔ جس روز کہ صحابہ معہ جمعیت حبشہ مدینہ منورہ مین آئے معلوم ہوا کہ اسلامی جھنڈا قلعہ خیبر پر بلند ہے اور وہین جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہین یہ سب لوگ خیبر پر پہونچے اور سب تحفے تحائف اُسی مقام پر حضور کی نظر اقدس سے گذرانے آپ نے سب قبول فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ نہین جانتا آج مین کونسی خوشی کرون آیا جعفر اور صحابہ کے بعد مدت ملنے کی خوشی کرون یا فتح خیبر کی خوشی کرون چنانچہ ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے ایک نبی زادہ مسمی ابراہیم پیدا ہوے صلوات اللہ علیہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے دو جامہ قیمتی نظر عطیہ

نجاشی رضی اللہ عنہ کو بھیجے یہ دونوں جامے ایک مقوقس والی اسکندریہ نے دوسرا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت کی خدمت میں نذر کیا تھا جب نو برس ہجرت کو گذر گئے تو نجاشی رضی اللہ عنہ نے وفات پائی۔

آخر تفسیر سورہ آل عمران میں لکھا ہی کہ جبریل امین نے وفات نجاشی رضی اللہ عنہ کی خبر حضرت کو پہونچائی حضرت صحابہ سمیت شہر سے باہر جنگل میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اس وقت حبشہ میں نجاشی کے جنازہ کی نماز ہو رہی ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم سب یہاں اُس کی نماز جنازہ میں شریک ہوں غرض نماز پڑھی مگر اسی روز جنازہ غائب کی نماز ہوئی پھر منسوخ ہو گئی اور حضرت کو جنازہ غائب کی نماز اس لئے جائز تھی کہ اللہ جل شانہ نے حضرت کے سامنے سے حجاب اٹھا دئے تھے اسکو دور و نزدیک یکسان نظر آتا تھا یا اگرچہ دیکھتے تھے مگر ان پر حضرت کی خصوصیت تھی بعد وفات نجاشی رضی اللہ عنہ بیٹا اسکا تخت پر بیٹھکر بادشاہ بنا یہ جعفر رضی اللہ عنہ کی بیبی کا دودھ شریکی بھائی تھا۔

واقدی اور رسالہ عبہری میں لکھا ہے کہ قیصر روم نے کیفیت اسلام نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی سنکر بڑا رشک اور افسوس کیا اور کہا کہ جائے تعجب ہی کہ ایک غلام حبشی ہم سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہم سے سبقت کر گیا دولت ایمان اُس نے لوٹی اور واے قسمت کہ ہم محروم رہے فوراً قاصد معہ تحفے تحائف حضرت کی خدمت میں بھیجے اور ایمان لایا اس دن سے اور بھی ترقی اسلام کی ہونے لگی اور روز بروز دین محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے رونق پکڑی گروہ گروہ چار سمت عالم سے آتے تھے اور اسلام سے مشرف ہو کر چلے جاتے تھے اور معجزے دیکھتے تھے۔

فصل ساتویں میں بیان ہے حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزوں کا

رسالہ عبہری میں لکھا ہی کہ معجزے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر ہیں کہ اگر سب جمع کئے جائیں تو بڑی ضخامت کے دس دفتر ہوں لیکن اسی مختصر کتاب میں

اون کی گنجایش ہوسکتی تہی لہذا اختصار کیا گیا اور صرف چالیس معجزے کتب احادیث سے
مثل مصابیح اور شرح مشارق اور صحیحین شریف کے انتخاب کر کے اور دس معجزے کہ
نہایت مشہور و معروف ہین تفسیرون سے نقل کی گئی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ ضماد افسونگر نزدیکی سے مکہ شریف مین آیا اس ایام مین جہان قریش نے حضرت
کو دیوانہ مشہور کر رکہا تہا اسیوجہ سے ضماد سے التماس کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنون ہوگیا
ہے تو ان پر افسون پڑھ تاکہ دیوانہ پن اونکا جاتا رہے ضماد حضرت کے پاس آکر بولا کہ من
آپکا جنون منتشر میکنم و دفع کردن سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب مین فرمایا
ان الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ من یہدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ہادی
لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
ضماد نے یہ سنکر کہا قسم ہے اللہ جل شانہ کی کہ مین نجومی اور ساحر اور دنیا کی خشکی اور تری
جنگل اور پہاڑ مین بہت سی جگہ پہر کر سیر کی ہے اور جادوگرون اور شاعرون اور کاہنون
کے کلام بہت سنے ہین مگر اس لذت کا کلام آجتک نہین سنا جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے سنایا اور حضرت کا نام حضرت کے مونہہ سے سنتے ہی ایمان لایا اور کلمہ
شہادت پڑہا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین روایت کرتے ہین کہ ایک روز جنگ بدر مین ہم نے اور عام
مسلمانون نے فرشتون کو بچشم ظاہر دیکہا کہ حضرت کی مدد کو آسمان سے آتے تہے اور
کافرون کو قتل کرتے تہے حاکم کہتے ہین کہ عبد اللہ عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی
جنگ بدر مین ٹوٹ گئی اور پنڈلی دوہری ہوگئی عبد اللہ عتیک رضی اللہ عنہ اس حال
سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے آپ نے دست مبارک اونکی پنڈلی پر رکہا وہ
ہڈی جڑ گئی اور یکسان ہوگئی۔ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ خندق کہودنے
مین ایک پتہر خندق مین نکلا کہ توڑنا اسکا محال ہوگیا کسی کو قدرت نہ تہی کہ اس پتہر کو توڑ سکے
جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور اللہ کا نام زبان مبارک پر لیکر اپنے ہاتہ سے اپنے
کدال اس پتہر پر مارا اسیوقت وہ پتہر مثل تودہ ریگ ہوگیا۔ اور آدمیون نے وہان سے

[illegible] گیا۔ ایک روز جابر رضی اللہ عنہ نے پایا کہ حضرت کو اپنے
[illegible] ایک بکری اور ایک پیالہ آٹا گھر میں ان کے تھا بکری کو ذبح کیا اور
[illegible] حضرت کی خدمت میں گئے اور عرض کیا کہ یا حضرت تشریف لے چلیے میں نے
[illegible] واسطے کھانا طیار کیا ہے میں اور تم ہی کھاوینگے آپ نے فرمایا کہ یاروں میں
[illegible] ساتھ لیجیو جابر نے عرض کیا یا [illegible] مجھے شرمندہ ہونا پڑیگا اس لیے کہ
[illegible] ایک آدمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
[illegible] فرمایا یا اصحاب الخندق جابر نے ہمارے واسطے کھانا طیار کیا ہے
[illegible] ہزار [illegible] مسلمان خندق کھود رہے تھے آواز مبارک سنکر سب حضرت
[illegible] کے گھر گئے جابر رضی اللہ عنہ کا چہرہ سب کو دیکھکر شرمندگی سے زرد ہو گیا
[illegible] خیال کیا کہ دو آدمیوں کا کھانا ہے اور اسقدر جمعیت ہو گئی کیا کرونگا
[illegible] علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر کچھ غم نہ کرو قدرت خدا اور [illegible]
[illegible] حضرت نے آٹے کے خمیر میں اور گوشت کی ہانڈی میں لعاب دہن
[illegible] ڈالدیا اور فرمایا ہرگز چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا آٹا پکانا شروع ہوا اور ادھر
[illegible] شروع کردیا۔ سالن ہانڈی سے اور روٹی توہ سے برابر آتی تھی اور لوگ پیٹ بھر
[illegible] جاتے تھے اور ہرگز کمی نہ تھی جتنا جس کسی نے گوشت اور روٹی مانگی
[illegible] اور کھانا بدستور تھا کم ہوا تھا ایک گروہ کھا کر اٹھتا تھا دوسرا گروہ بیٹھتا تھا یہاں تک
[illegible] پہونچی کہ ایکہزار بائیس آدمیوں نے خوب پیٹ بھر کر کھا لیا اور کھانا کم ہوا لیکن حضرت
[illegible] دو جہان نے شہنشاہ زمین و زمان مع جابر کے حسب دلخواہ کھانا کھا کر سیر ہو گئے۔
[illegible] گھر والے بھی سب کھا چکے جب حضرت اٹھ کھڑے ہوئے تو جابر کہتے ہیں
[illegible] قسم کھانا جو میں نے دیکھا تو گھٹا نہ تھا بلکہ بڑھ گیا تھا۔ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
[illegible] جنگ حدیبیہ میں پانی ختم ہو گیا مسلمان پیاس کے مارے جان بلب ہونے لگے سب
حضرت کی خدمت میں جمع ہوئے اور پیاس کی شکایت کی حضرت نے اپنا وضو کا لوٹا مانگا۔
دست مبارک اپنا اوس میں ڈالدیا آپکی انگلیوں سے ایسا چشمہ پانی کا جاری ہوا کہ تمام لشکر

سیر ہو گیا اور مشکیں پانی سے بھر لیں اور جانور اور آدمی سیراب ہو گئے۔ ایک ہزار پانچ سو
آدمی اور گیارہ سو جانور تھے سب سیر ہو گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر ایک
لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کم ہوتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی جاری
ہونے کا معجزہ چار مرتبہ ظاہر ہوا ہے یہاں مختصر کر کے ایک ہی جگہ بیان کافی سمجھا۔
براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دوسرے روز حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چاہ حدیبیہ پر آئے جو کنواں بالکل خشک پڑا تھا ایک قطرہ پانی بھی اس میں نہ
تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی لوٹے سے تھوڑا سا اس کنوئیں میں ڈال دیا بحکم خدا وہ کنواں
پانی سے لبریز ہو گیا تمام لشکر اور چارپایہ سیراب ہو گئے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں کہ پھر ایک مرتبہ آخر میں پانی کم ہو گیا تھا اور لشکر اسلام تشنگی سے جاں بلب ہوا
نزدیک تھا کہ سب مر جائیں یہ حالت دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا وہ آئے فرمایا کہ اے علی جاؤ کہیں سے پانی تلاش کر کے
لاؤ حضرت علی رضی اللہ چاروں طرف جنگل میں گئے کہیں پانی نہ ملا مگر ایک عورت ملی کہ اس کے
پاس لوٹا پانی کا بھرا ہوا تھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اس عورت سے
لیکر ایک طغار میں ڈالا۔ اور لشکر کو فرمان دیا کہ پانی پی لو اور چارپایوں کو پلاؤ۔ چنانچہ سب
آدمی اور جانور سیراب ہو گئے اور ایک ایک مشک پانی سب نے بھر لیا اور بہت پانی سے
بھرے لئے سبحان اللہ جل شانہ طغار پانی سے بجنسہ بھرا رہا۔
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت قضائے حاجت کو گوشۂ تنہائی ڈھونڈتے
تھے اور وہ حالت مسافرت کی تھی اور جنگل میں آڑ کا نشان نہ تھا آپ نے ایک درخت
کو اشارہ کیا وہ اکھڑ کے اور پھر چاروں طرف سے ایسا جھک گیا کہ حضرت کو بالکل چھپا لیا
گویا حجرہ بن گیا اس میں حضرت نے قضائے حاجت فرمائی اور باہر تشریف لے آئے تو وہ
درخت بدستور جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا اور اپنی جگہ پر چلا گیا۔ یزید ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں کہ خیبر کی لڑائی میں پنڈلی سلمہ بن اکوع کی ٹوٹ گئی اور گوشت علیحدہ ہو کے لٹک گیا
حضرت نے فوراً دم کیا وہ جڑ گیا۔ جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی۔ انس رضی اللہ عنہ

کہتے ہین کہ زید اور جعفر ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ایک مقام پر خالد رضی اللہ عنہ کی برابر لڑ رہے تھے جہاد مین وہ تو شہید ہو گئے ۔ اول جھنڈا زید کے ہاتھ مین تھا زید شہید ہوے تو جھنڈا اسلام کا جعفر نے اپنے ہاتھ مین لیا جعفر کے بھی ایک ایسا زخم لگا کہ شہید ہو گئے پھر ابن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی زخم کہا کر شہید ہو گئے پھر خالد ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور کافرون پر فتح پائی چند روز ایسا ہی ہوا۔

صحابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ سید المرسلین علیہ السلام نے حنین کی لڑائی مین ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ مین اس شخص کو دوزخی دیکھتا ہون اور حالانکہ اس شخص نے جہاد مین وہ بہادری کی اور ایسی جوانمردی سے لڑا کہ کافرون کی خون سے میدان وغا لالہ زار کر دیا۔ ندیان فرقان کے خون کی بہادین اصحاب اسکی جرات دیکھکر سر گریبان ہوے اور حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت یہ وہ غازی مجاہد ہے کہ سو شخص اس کی برکت سے بخشے جائین اور بہشتی ہون یہ کیسی دوزخی ہے ۔ حضور علیہ عالم نے پھر وہی فرمایا کہ یہ شخص دوزخی ہے ۔ صحابہ نے اسکی جان بازی اور جان نثاری کو دیکھکر اس کے دوزخی ہونے کا تعجب کیا اور کہنے لگے کہ کیا تعجب ہے جو دوزخی ہو ۔ ابھی گفتگو کے درمیان مین اس شخص بہادر کے زخم کثرت سے آئے اور ادھر کافرون نے اوسکو زخمون سے چور کر کے حملہ کیا اور پکڑ لیا چاہا وہ شخص بہادر اس ڈر سے کہ کافر نہ پکڑ لین اپنی چھری اپنے پیٹ مین مار کر مر گیا اور خودکشی کا عذاب سر پر لیکر بموجب فرمانے حضرت کے دوزخی ہوا اور بعضے یہ کہتے ہین کہ بوجہ درد زخمون کے اپنے آپ کو اس نے مار ڈالا یہ واقعہ دیکھکر یارون نے کہا صدقت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی النار

حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ سید المرسلین علیہ السلام پر لبید ابن عاصم یہودی کی لڑکیون نے جادو کیا تھا چنانچہ چند مہینے تک جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ اس بستگی کے ازواج مطہرات پاس نہ جا سکتے تھے اور اگر جاتے بھی تھے تو کچھ نہ ہوتا تھا ایک روز رات کو آپنے خواب مین کچھ معاملہ دیکھا صبح کو اوٹھکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے علی مقام چاہ ذروان پر جا اور اس پتھر کے کنوئین کی نیچے کی لڑکی

کھود کر دیکھو جو کچھ ملے اوسکو لے آؤ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور جا کر زمین کھودی تو اوس
مقام سے کچھ گانٹھیں ایک ڈورہ میں لگی ہوئی اندھیر گانٹھ میں ایک سوئی بندھی ہوئی تھی
اور بقول لے ہوئے تشریف آنحضرت کے تھے (اور بقول ابن عبد اللہ جناب رسول اللہ صلعم
کی کنگھی کے تھے اور ان پہ گرہ لگی تھی) یہ جادو نکلا حضرت علی رضی اللہ عنہ لیکر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے چند آدمیوں نے ملکر بڑی کوشش کی کہ
کسی طرح ان گرہوں کو کھولیں مگر ایک گرہ بھی نہ کھل سکی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو پڑھا ساری گرہیں کھل
گئیں اور وہ جادو دور ہو گیا سوئیاں نکل گئیں آپ صحیح سالم ہو گئے اور بعض مفسرین نے
نشان نزول معوذتین کا یہی لکھا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ماں کسی طرح ایمان نہ لاتی تھی میں حضور رسول میں
حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا حضرت دعا کیجئے میری ماں مسلمان ہو جاوے سید المرسلین علیہ السلام
نے دعا فرمائی اللهم اهد ام ابو هريرة اے اللہ ہدایت کی ابو ہریرہ کی ماں کو
جب ابو ہریرہ گھر آئے تو دیکھا کہ ماں سرد ہوئی ہوئی اور کپڑے بدلے ہوئے بیٹھی ہے
ابو ہریرہ کو دیکھتے ہی کہنے لگی کہ اے فرزند مجھے کلمہ پڑھا ابو ہریرہ نے کلمہ شہادت
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا الرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھایا اوسیوقت وہ مسلمان ہو گئیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زمانہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک سال مینہ نہ برستا تھا جمعہ کے دن حضور برسر منبر خطبہ
پڑھ رہے تھے ایک اعرابی آیا اس نے کہا یا سید المرسلین هلك المال وجاع العيال
اے رسول اللہ کے ہلاک ہوا اور بھوکے پیاسے ہوئے اہل وعیال ہمارے
یا رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہ سے مینہ کی دعا مانگو یہ سنکر حضور نے دعا
کی یا رب اسق عبادك وبلادك ودوابك - اے رب ہمارے سیراب
کر اپنے بندوں کو اور شہروں کو اور چار پایوں کو
یہ دعا ابھی زبان مبارک سے پوری نہ ہوئی تھی کہ بادل ہوا میں گرجا اور صورت پانی برسنے

اُس سے نمودار ہوئی یہانتک پانی برسا کہ حضور رحمت عالم بھی منبر مین بھیگ گئے اور
منبر سے نیچے اُتر گئے سات روز برابر مینہ کی جھڑیان ایسی لگین کہ زمین ہری بھری ہوگئی
اور ندی نالے اوبل پڑے اور رو چڑھ آئی پھر وہی اعرابی حضرت کے پاس بھاگ کر آیا اور
عرض کیا کہ یا سیدنا اَنتہدّم البنا و غرق الاشیاء - اے سید المرسلین گر گئے مکان
ہمارے اور غرق ہوئے ہوا اسباب ہمارا پھر حضرت نے دعا فرمائی یا رب حوالینا
لا علینا - اسے رب ہمارے گرداگرد ہو چنانچہ یہی مضمون مشکوٰۃ شریف
کی حدیث مین بھی موجود ہے - فوراً بحکم خدا مینہ برسنا موقوف ہوگیا - ایک روز سید المرسلین
علیہ السلام ایک درخت کے نیچے سفر مین بطریق قیلولہ سو رہے تھے اور تلوار مبارک آپ کی
اُس درخت کی ٹہنی مین لٹک رہی تھی ایک شخص اعرابی آن پہونچا اور تلوار کھینچکر حضرت پر
حملہ کیا حضرت جاگے وہ بولا کہ اب تمکو تمہین میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے حضرت
نے فرمایا کہ اللہ تعالے نگہبان میرا ہے بحکم خدا سے اسی درمیان مین اُس درخت نے
اپنا گدا اس زور سے اس ملعون کے سر پر مارا کہ بھیجا اوسکا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور وہ مرگیا
لکھتے ہین امام المحدثین ابن عباس کی تفسیر مین لکھا ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے
ہین کہ حضرت قبلہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے مسجد مین لکڑی کے ستون پر تکیہ لگا کر خطبہ
پڑہتے تھے جب منبر طیار ہوگیا تو آپ جمعہ کے دن منبر پر چڑہکر خطبہ پڑہا وہ لکڑی کا ستون
باواز بلند رویا اور قریب تہا کہ پھٹ جاوے کہ اس عرصہ مین حضرت نے دوڑکر اوس ستون
کو بغل مین لیا سینہ سے لگایا وہ لکڑی آواز دردناک سے مثل عاشقان ہجر کے روتے اور
چھوٹے چھوٹے بچون کی طرح ٹہرک ٹہرک کر تہم تہم کر گریہ کرتے تھے تمام حاضرین اُس کے ساتھ
ساتھ روتے تھے -
لکھتے ہین تفسیر احمدیہ مین ابو سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک شخص مجلس مین بائین
ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا اور داہنے ہاتھ مین اُس کے ریح کا مرض تہا وہ ہاتھ بغل مین چھپا رہتا
تہا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا کھاؤ اُس نے
دایان ہاتھ بڑہایا فوراً اچھا ہوگیا اور منہ تک پہونچنے لگا - جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ میرا

باپ مر گیا تو قرض اوسپر بہت تھا تہوڑے چہوارے ورثہ مین چہوڑے کہ ایک درم کی قیمت
نکے اور قرضہ وسہزار درم تھا جابر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا حضرت مین چاہتا ہون کہ میری عاقبت قرض سے
چہوٹ جاے اور بالکل قرض سے گلو خلاصی ہو جائے ۔ اور سواے ان چہوارون کے
میرے پاس کچہہ نہین ہے قرضخواہون سے آپ فرما دیجئے کہ وہ صبر کرین اور تقاضا
سخت نکرین سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا جاؤ ادل چہوارون کو لے اور فلان درخت
کے نیچے چار یا پانچ ڈہیریان لگا دے جابر نے وہ چہوارے لاکر چار پانچ ڈہیریان بموجب
ارشاد کے درخت کے نیچے لگا دین سید المرسلین علیہ السلام تشریف لائے اور ایک
ڈہیری کے برابر کہڑے ہو کر کچہہ پڑہتے رہے ایدہر قرضخواہون کو بلاکر قرضہ مین ہر شخص کو
چہوارے وزن کر کے دینا شروع کئے یہانتک نوبت پہونچی کہ سب قرضہ ادا ہو گیا
جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ تین ڈہیر چہوارون کے جیسے تہے ویسے ہی پڑے رہگئے
اور باقی ڈہیرے سب قرض وانے اپنا اپنا قرضہ لیگئے ان تین ڈہیرون کو کسی نے ہاتہہ
بہی نہ لگایا ۔

تفسیر بستی مین واللہ یعصمک من الناس کی تفسیر مین لکہا ہے کہ مکہ مین ایک شخص
پیدا ہوا تہا رکانہ نام وہ چرواہا پن کرتا تہا اسمین ایسی طاقت تہی کہ اگر سو آدمی اوسکا
پانوں پکڑکے زور کرتے تو زمین سے نہ اوٹہا سکتے تہے اور وہ بڑے سے بڑے پتہر کو ٹہوکر
سے گیند کی طرح جدہر چاہتا ادہر پہینک دیتا تہا اور درختون کو جڑ سے ایسے اوکہاڑ پہینکتا
تہا جیسے کسی نے گہاس اوکہاڑ کر پہینکدی ۔ ایک روز سید المرسلین کا بہی گذر اسی جنگل پر
ہوا جسمین وہ بکریان چراتا تہا اور رکانہ سے حضرت کی ملاقات ہوئی رکانہ حضرت کو دیکہکر
بولا کیا تم وہی شخص ہو جو ہمارے بتون کو جہٹلاتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہان مین وہی ہون رکانہ بولا اب مین تمکو قتل کئے بغیر نہ چہوڑونگا لیکن آگے آؤ پہلی طاقت
کا آپسمین امتحان تو کرلین آؤ مجہسے کشتی لڑو اور اپنے خدا سے اب تم مدد طلب کرو اور مین
اپنے بتون سے مدد مانگتا ہون اگر تم مجہے زمین پر گرادو تو مین تمکو دس بکریان دون

اور تمہارے خدا کو سچا اور اپنے بتوں کو جھوٹا جانوں اور جو میں تمہیں گراؤں تو میں تمکو قتل کر دوں اور اپنے بتوں کو سچا جانوں سید المرسلین علیہ السلام مستعد ہوگئے اور فرمایا لے آؤ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر اوس سے کشتی کی اور ایسے زمین پر دے پٹکا کہ جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر مارتے ہیں اور اُسکے سینہ پر سوار ہوگئے رکانہ کا مونھ زرد پڑ گیا اور کہنے لگا کہ یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اکبار اور کشتی لڑو اور پھر دس بکریوں کی شرط ہے تمکو دونگا آپ اوس کے سینہ پر سے اُٹھ کھڑے ہوئے پھر کشتی ہوی پھر حضرت نے اوس کو زمین پر دے مارا رکانہ کا مونھ فق ہوگیا۔ اور کہنے لگا کہ افسوس تم پر اسے بتوں میں نے برسوں تمہیں اس لیئے پوجا کہ آج مشکل کے وقت تم میرے کام آؤ میری مدد کرو نہ اس لیئے پوجا تھا کہ مجھے محمد سے شرمندہ کرو خدا اُسکا تم پر غالب آگیا اور تمہاری بات دو کوڑی کی ہوگی اگر آج تم میری مدد نکرو گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر مجھکو فتحیاب نکرو گے تو میں کبھی تمہارے پاس نہ آونگا اور تمہارا بھرم جاتا رہیگا۔ یہ کہکر سید المرسلین علیہ السلام سے پھر متوجہ ہوکر بولا کہ آؤ تیسری بار اور بھی کشتی لڑیں اگر ابکی مرتبہ تم مجھکو گرا لو تو دس بکریاں اور دونگا۔ حضرت نے تیسری بار بھی اللہ کا نام لیکر پھر اُسے زمین پر دے پٹکا رکانہ کہنے لگا اے محمد تیرا خدا سچا اور تو سچا ہے اور ہم جھوٹے ہیں اے بت جھوٹے تیس بکریاں بموجب عہد کے دینے لگا حضرت نے فرمایا یہ میرے کس کام کے ہیں ایمان لا رکانہ نے کہا کہ سیدا میرا دل تمہارا معجزہ دیکھنے کو بہت چاہتا ہے ایک معجزہ اور دکھلا دو وہ درخت جو جنگل کے کنارہ پر کھڑا نظر آرہا ہے اوسکو حکم کرو کہ درمیان سے دو ٹکڑے ہوکر ایک ٹکڑا تمہارے پاس اور ایک ٹکڑا وہیں کھڑا رہے سید المرسلین علیہ السلام نے اوس درخت کو طلب فرمایا وہ درخت درمیان سے شق ہوا اور ایک حصہ اُسکا وہیں جگہہ پر اپنی کھڑا رہا دوسرا حصہ زمین چیرتا ہوا چلا اور آپکے پاس آکر حاضر ہوا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر تو جا اور پیچھے کو پھر گیا اور اپنے دوسرے حصے سے ملکر کھڑا ہوگیا یہ ماجرا دیکھکر رکانہ نے کہا کہ معلوم ہوا مجھکو آپ پیغمبر برحق ہیں اور خدا بھی آپکا سچا ہے اور ہمارے بت بھی جھوٹے اور ہمی جھوٹے لیکن آپ سے ایک عرض میری ہے اور وہ یہ ہے کہ یا حضرت اگر میں اب

ایمان لاؤنگا تو لوگ کہینگے کہ رکانہ حضرت سے مغلوب ہوگیا اور عاجز اگر ایمان لایا ہی انشاء اللہ تعالی
جس روز مرے ایمان لانیکا وقت برابر آگیا فوراً ایمان لاؤنگا اسوقت معافی دیجیے چنانچہ عذر
اوسکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا اور حضرت صلعم واپس ہوکر آگئی حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ عنہ حضور کی طلب وجستجو مین پھر رہی تھے دیکھکر عرض کیا حضرت کہان رونق افروز تھے
حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب ماجرا رکانہ کا ارشاد فرمایا امیر المومنین حضرت ابوبکر رض
نے اللہ جلشانہ کی جناب مین شکریہ سجدہ کیے ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکبار
حضرت سید المرسلین صلعم نے مالک رضی اللہ عنہ کو ایک برتن روغن عطا فرمایا تھا پینتالیس برس تک
مالک اور فرزندان مالک رضی اللہ عنہ نے اوس برتن سے روغن کھایا اور خوب خرچ کیا لیکن برتن
بدستور بھرا ہوا تھا چنانچہ ایکدور برتن کو جھٹکا لگا اور اوس صدمہ سے ٹوٹ گیا اور روغن زمین پر گرگیا
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکدور حضرت سید المرسلین صلعم اسی آدمیونکی ہمراہ حضرت
طلحہ رضی اللہ عنہ کی گھر تشریف لائے اونکی بیوی نے چند روٹیون کا مالیدہ کرکے گھی ڈالکر حضور سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین پیش کیا حضور نے معہ اسی ہمراہیونکے اور معہ تمام اہلخانہ طلحہ رض کے
کھایا سب شکم سیر ہوگئے اور طعام بدستور باقی رہا جیسا تھا ویسا رہا بلکہ اور زیادہ ہوگیا اور ایسی
صورت سے چار مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ یہی معجزہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سے ظاہر ہوا ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ غزوۂ تبوک مین توشہ خورا و نوش لشکر
اسلام مین بہت قلیل رہگیا مخلوق شدت گرسنگی سے قریب ہلاکت ہوئی اور حضور سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وسلم سے فریاد کی حضور صلعم نے فرمایا کہ تلاش کرو جس شخص کے پاس جو چیز باقی ہو جستجو کرکے
لاؤ لوگون نے تلاش کرکے چند ٹکڑے روٹیون کے اور چند خرمے بہم پہونچائے اور حضور مین لائے
سید المرسلین علیہ السلام نے فرمایا انکو چمڑے کے دسترخوان کے نیچے چھپادو اور لشکریون کو حکم فرمایا کہ
اب چمڑے کے نیچے سی کھانا نکال نکال کر اپنی اپنی توشہ دان بھر لو چنانچہ تمام فوج محمدی نے اپنے
اپنے برتن کھانے سے حسب مراد بھرلئے اور خوب سیر ہوکر کھانا کھالیا ۔ جب سب لوگ کھا کر فارغ
ہوگئے اور کوئی شخص باقی نرہا تو چمڑے کے نیچے دیکھا اوسی قدر کھانا نظر آیا کہ جسقدر بہم پہونچاکر چھپایا
تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایکروز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب

روغن زیتون طلب فرمایا مری والدہ نے بقدر قلیل مرے ہاتھ حضور مین بھیجا تین سو آدمی حاضر آیے سبنے شکم سیر ہو کر کھایا اور حضور صلعم کے اہل وعیال نے کھایا جب سب سیر ہوئے اور بغور دیکھا تو برتن بدستور بھرا ہوا نظر آیا بلکہ کسی قدر اور زیادہ معلوم ہوتا تھا۔ جابر رضہ سے روایت ہے کہ میرا اونٹ سفر مین تھک کر ہار گیا حضرت نے دعا کی فوراً اوٹھکر ایسا تیز چلا کہ اوس قافلہ مین کوی اونٹ اوسکے مقابلہ پر نہ جاتا تھا

ابو حمید رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایکروز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر مین فرمایا کہ آج کی رات آندھی بہت چلیگی کوی شخص اپنی جگہہ سی نہ اوٹھے اور اپنی چار پایون کو مضبوط باندھی جب رات آئی حسب الارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور ہوا۔ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ جب حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ ابو طالب کے ملک شام کو جاتی ہی جسوقت عقبہ پہاڑ کی بلندی پر پہونچے تمام درختون اور پتھرون وغیرہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اوسجگہہ ایک راہب بحیرا نام رہتا تھا اوسنے یہ ماجرا بچشم خود دیکھا اور سر مبارک حضور صلعم پر بوسہ دیکر لوگون سے کہا کہ یہ ذات اقدس پیغمبر آخر الزمان ہی اور رحمت عالم وعالمیان ہی بعدہ قافلہ کی دعوت کی ابو طالب معہ ہمراہیان شریک دعوت ہوئے حضور کو ہمراہ نہ لیگئی بحیرا نے کہا کہ مینے جس شخص کیخاطر تمام قافلہ کی دعوت کی اسکو کہان چھوڑ آئی القصہ حضور بھی حسب الطلب راہب کے تشریف لاے ابر سر مبارک پر سایہ کئے ہوئے تھا جب حضور مجلس دعوت مین بیٹھگئے ابر واپس گیا اور اوس درخت پر کہ جہان حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیرے ہوی تھی اور جس مقام پر کہ لوگ جمع تھے وہان سایہ تہا اور سایہ کے نیچے کوی جگہہ باقی نرہی تھی اسلئے حضرت صلعم دھوپ مین بیٹھنے لگی اوسیوقت وہ درخت گھوما اور سر مبارک سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ پر سایہ کیا بحیرا نے کہا ای لوگو دیکھو درخت کیا اضطراب سی گھوم کر حضور کے سر پر سایہ افگن ہوا جب بعد فراغت تمام سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے ابر بدستور درخت پر آیا اور حضور کے سر مبارک پر سایہ کیا بحیرا راہب نے چلتے وقت دعا کی اور کہا ای ابو طالب اس ذات والا صفات کی محافظت مین سعی تمام کرنا چاہئے کہ یہ شخص پیغمبر آخر الزمان ہی۔ یعلی ثقفی رضہ سے روایت ہے کہ سفر مین ایکروز ایک

اونٹ نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سرور عالم کی حضور مین اپنے مالک کی شکایت کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے مالک کو بلاکر فرمایا کہ اسکی عزور دیرداخت کھانے پینے مین خبر
گیری مین غفلت نہ کیا کر۔ یہ روایت بھی یعلی ثقفی رضؓ سے ہے کہ ایکروز حضور سید المرسلین
محو خواب استراحت تھے کہ دھوپ چہرہ مبارک پر پڑی ایکدرخت اوسجگہ سے بہت فاصلہ پر تھا
وہ اپنی جگہہ سے علیحدہ ہوکر چلا اور حضور کے سر مبارک پر سایہ کیا جب حضور رحمت عالم صلعم
بیدار ہوے درخت بدستور اپنی جگہہ پر جاکر قایم ہوگیا اور یہ معجزہ تمام حاضرین نے بچشم ظاہر
دیکھا۔ یہ روایت بھی یعلی ثقفی رضؓ سے ہے کہ ایکروز ایک شخص کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
مین حاضر لائے اوس شخص کو جن نے پکڑ لیا تھا حضور صلعم نے ہاتھ مبارک اوسکے سینہ پر
رکھکر دعا پڑھی اوسکے شکم سے ایک سیاہ کیڑا باہر نکلکر زمین پر دوڑنے لگا اور وہ شخص بالکل تندرست
صحیح وسالم ہوگیا۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکروز حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک درخت کو بلایا وہ دور تر فاصلہ پر پہاڑ مین پہنچی جاتی تھی اور درخت آرہا
تھا لوٹتا ہانپتا رسید کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلواۃ کی حضور مین کھڑا ہوا سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیچھے کو لوٹ جا فوراً واپس ہوگیا۔ ابن عمر رضؓ سے روایت ہی کہ
ایک اعرابی حضرت سید المرسلین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین کی حضور مین آیا عرض کیا کہ مین
آپکی رسالت پر جب ایمان لاؤن کہ کوئی گواہ صحت نبوت پر شہادت دے سید المرسلین علیہ السلام
نے ایک پہاڑ کو جو کنارہ وادی مین تھا طلب فرمایا فوراً پہاڑ حضور مین حاضر آیا پھر
اوس پہاڑ نے حضور کی رسالت پر گواہی دیکر کہا کہ آپ اللہ جلشانہ کے رسول برحق ہین
یہ دیکھکر اعرابی ایمان لایا اور پہاڑ پیچھے کو اپنے مقام پر لوٹ گیا۔ حضرت ابن عباس رضؓ
سے روایت ہی کہ دوسرے روز دوسرا اعرابی آیا اور اسی طریق سے گواہ کو طلب کیا
اور کہا یہ خوشہ خرما کا جو درخت پر ہی اگر گواہ ہے مین ایمان لاتا ہون سید المرسلین علیہ السلام
نے خوشہ خرما کو اشارہ فرمایا اور بلایا خوشہ حسب الطلب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کے درخت سے نیچے آیا اور دوڑ کر حضور مین حاضر ہوکر رسالت پر گواہی دی پھر واپس
چلا گیا اور اپنی مقام پر قایم ہوا اعرابی یہ معجزہ دیکھکر ایمان لایا۔ ابن عباس رضؓ

روایت ہی کہ تیسری روز تیسرا اعرابی آیا اور اوسیطرح پر گواہ طلب کیا حضور صلعم نے درخت خرما کو اشارہ بلانیکا فرمایا درخت دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کی نبوت کی تصدیق کرکے چلا گیا وہ اعرابی بھی ایمان لایا۔

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ ایکروز ایک بھیڑیا گلہ سے ایک دنبہ کو اوٹھا کر لیگیا چرواہا دوڑا آیا اور دنبہ کو بھیڑیے سے چھڑا لیا بھیڑیا ناکام و محروم چلا اور چرواہہ کیطرف مونہ کرکے کہا مین اپنی روزی لئے جاتا تھا تو نے چھین لی چرواہہ نے تعجب سے کہا کہ واللہ آجتک مینے کوی بھیڑیا ایسا نہ دیکھا کہ وہ بولتا ہو۔ یہ سنکر بھیڑیے نے کہا یہ تعجب کی بات نہین ہی بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہی کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر آخر الزمان تمہاری درمیان پیدا ہوے ہین اور اگلی پچھلی خبرین دیتے ہین۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک روز یہودیہ دنبہ کے گوشت مین زہر ملاکر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلانے کیواسطے براہ عداوت لائی آپ نے اوس گوشت کھانیکو ہاتھ چلایا گوشت سے آواز آئی کہ یارسول اللہ آپ مجھے نہ کھائے مجھ مین زہر ملایا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس یہودیہ کو بلایا اور فرمایا کہ تو نے اِس گوشت مین زہر ملایا ہی اوس نے عرض کیا کہ سچ ہی ہان زہر ملایا ہی مگر آپکو کس نے خبر کی فرمایا اسی دنبہ نے خبر کی جسکا گوشت ہی۔ حضرت نے فرمایا تو نے کس لئے زہر ملایا تھا کہا کہ آپ کے امتحان کے واسطے ملایا تھا کہ آپ زہر ملے گوشت کو کھائین اور زہر اثر نہ کرے مین ایمان لاؤن۔ حضور نے اوسی وقت اصحاب باصفا کو بلاکر گوشت تمام کھایا اور کچھ ضرر نہ ہوا تب یہودیہ ایمان لائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایکروز حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خرمے ابوہریرہ کو عطا فرمائے اور اونمین برکت کی دعا فرمائی حضرت ابوہریرہ رض نے اونکو ایک برتن مین رکھ لیا تمام عمر اونکو کھاتے اور خرچ کرتے رہے کم نہوے لیکن حضرت عثمان غنی رض کے اخیر زمانہ خلافت مین وہ برتن زمین پر گر کر ٹوٹگیا۔

الغرض معجزات حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حد حصر سے خارج ہین اور سب سے اعظم معجزہ قرآن شریف ہی کہ تمام علما فصحا بلغا جمع ہوکر اوسکی ایک آیت کا بھی جواب نہ پیدا کر سکے۔ اگر تمام معجزات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کرنیکا قصد کیا جائے تو عمر نوح ع بھی کافی نہ ہو اور دفتر بر دفتر لکھ لکھکر بھرتے جائین۔